ALAHAZRAT NETWORK
اعلحضرت نیٹ ورک
www.alahazratnetwork.org

جزاء اللہ عدوّہ بابائہ ختم النبوۃ

۱۳۱۷ھ

دشمن خدا کے ختم نبوت کا انکار کرنے پر خدائی جزاء

تصنیف لطیف:
اعلیٰ حضرت، مجدد امام احمد رضا

ALAHAZRAT NETWORK
اعلحضرت نیٹ ورک
www.alahazratnetwork.org

رسالہ

جزاء اللہ عدوّہ بابائہٖ ختم النبوۃ

١٧ ١٣

(دشمنِ خدا کے ختمِ نبوت کا انکار کرنے پر خدائی جزاء)

مسئلہ از شیخ خدا بخش اہل سنت والجماعت محلہ سوئی گری کی پول ١٩ رجب ١٣١٧ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ ولیہ ساکن مشہد کہ اپنے آپ کو سید کہلواتا، اپنا عقیدہ یوں ظاہر کرتا ہے کہ حضرت علی و فاطمہ و حسنین رضی اللہ تعالٰی عنہم کو انبیاء و رسول کہنا ثابت ہے اور اپنے زعم میں اس کا ثبوت حدیثوں سے بتاتا ہے، ایسا عقیدہ رکھنے والا مسلمان سنت وجماعت اولیائے کاملین سے ہے یا غالی رافضی کافر اولیائے شیاطین سے ہے؟ اور جو شخص عقیدہ کفریہ رکھے وہ سید ہو سکتا ہے یا نہیں؟ اور اسے سید کہنا روا ہے یا نہیں؟ بیّنوا توجروا (بیان کیجئے اجر حاصل کیجئے۔ ت)

الجواب

الحمد للہ رب العٰلمین و سلام علی المرسلین، ماکان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ و خاتم النبیین وکان اللہ بکل شیئ علیما،

تمام خوبیاں اللہ تعالٰی رب العالمین کو اور سلام تمام رسولوں پر، محمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم تم میں سے کسی ایک مرد کے باپ نہیں لیکن اللہ کے رسول اور نبیوں کے پچھلے، اور اللہ تعالٰی ہر شئے کا عالم ہے

یا من یصلی علیه هو وملٰئکته صل علیه وعلٰی اٰله وصحبه وبارك وسلم تسلیما اٰمین، رب انی اعوذ بك من همزات الشیٰطن واعوذ بك رب ان یحضرون وصلی الله تعالٰی علٰی خاتم المرسلین اول الانبیاء خلقا واٰخرهم بعثا واٰله وصحبه والتابعین ولعن وقتل واخزی وخذل مردة الجن وشیٰطین الانس واعاذنا ابدا من شرهم اجمعین اٰمین۔

اے وہ ذات جس پر اللہ تعالٰی اور اس کے فرشتوں کے درود اور اس کے آل واصحاب پر اور سلام کامل آمین، اے میرے رب میں تیری پناہ مانگتا ہوں شیاطین کے وسوسوں سے، اور اے میرے رب تیری پناہ مانگتا ہوں کہ وہ میرے پاس آئیں، اور صلوٰۃ اللہ خاتم المرسلین پر جو تمام انبیاء سے پیدائش میں اول اور بعثت میں ان سے آخر اور اس کی آل واصحاب اور تابعین پر، اور لعنت اور ہلاکت، رسوائی اور ذلت ہو اللہ تعالٰی کی طرف سے سرکش جنوں اور انسانی شیطانوں پر اور ان سب کے شر سے ہمیشہ ہمیں پناہ دے، آمین (ت)

اللہ عزوجل سچا اور اس کا کلام سچا، مسلمان پر جس طرح لا الٰہ الا اللہ ماننا اللہ سبحٰنہ وتعالٰی کو احد صمد لاشریك له جاننا فرض اول ومناط ایمان ہے یونہی محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو خاتم النبیین ماننا ان کے زمانے میں خواہ ان کے بعد کسی نبی جدید کی بعثت کو یقیناً محال وباطل جاننا فرض اجل وجزء ایقان ہے ولکن رسول الله وخاتم النبیین[1] (ہاں اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں میں پچھلے۔ ت) نص قطعی قرآن ہے، اس کا منکر نہ منکر بلکہ شبہ کرنے والا نہ شاک کہ ادنٰی ضعیف احتمال خفیف سے توہّم خلاف رکھنے والا قطعاً اجماعاً کافر ملعون مخلد فی النیران ہے، نہ ایسا کہ وہی کافر ہو بلکہ جو اس کے عقیدہ ملعونہ پر مطلع ہو کر اسے کافر نہ جانے وہ بھی کافر، جو اس کے کافر ہونے میں شک وتردد کو راہ دے وہ بھی کافر بین الکفر جلی الکفران ہے، ولید پلید جس کا قول نجس تر از بول سوال میں مذکور ضرور ولی ہے بیشک ضرور مگر حاشا نہ ولی الرحمٰن بلکہ عدو الرحمٰن ولی الشیطان ہے، یہ جو میں کہہ رہا ہوں میرا فتوٰی نہیں اللہ واحد قہار کا فتوٰی ہے، خاتم الانبیاء الاخیار کا فتوٰی ہے، علی مرتضٰی وبتول زہرا وحسن مجتبٰی وشہید کربلا تمام ائمہ اطہار کا فتوٰی ہے صلی اللہ تعالٰی علٰی سیدهم ومولاهم وعلیهم وسلم۔

شفاء شریف واعلام بقواطع الاسلام میں ہے:

یکفر ایضا من کذب بشیئ مما صرح

نیز تکفیر کی جائیگی جس نے قرآن کے صریح حکم یا خبر

---

[1] القرآن ۳۳/۴۰

فی القرآن من حکم او خبر، او اثبت ما نفاہ او نفی ما اثبتہ علی علم منہ بذٰلک او شک فی شیئ من ذٰلک[1]

کی تکذیب کی، یا جس نے علم کے باوجود اس کی نفی کردہ کا اثبات کیا یا اس کے ثابت کردہ کی نفی کی، یا جس نے اس میں شک کیا۔ (ت)

فتاوٰی حدیثیہ امام ابن حجر مکی میں ہے:

التردد فی المعلوم من الدین بالضرورۃ کالانکار[2]

بدیہی ضروری دینی معلوم چیز میں تردد کرنا ایسا ہی ہے جیسا کہ اس کا انکار کرنا ہے۔ (ت)

شفاء میں ہے:

وقع الاجماع علٰی تکفیر کل من دافع نص الکتاب او خص حدیثا مجمعا علٰی نقلہ مقطوعا بہ مجمعا علی حملہ علی ظاہرہ، ولہٰذا نکفر من لم یکفر من دان بغیر ملۃ الاسلام او وقف فیہم او شک (فی کفرہم) او صحح مذہبہم، وان اظہر الاسلام واعتقدہ واعتقد ابطال کل مذہب سواہ فہو کافر باظہار ما اظہر من خلاف ذٰلک آہ[3] مختصرا مزیدا من نسیم الریاض ما بین الہلالین۔

ایسے شخص کے کفر پر امتِ مسلمہ کا اجماع ہے جو کتاب اللہ کی نص کا انکار کرے یا ایسی حدیث جس کے نقل پر یقین ہے اس کی تخصیص کرے حالانکہ اجماع کے مطابق اپنے ظاہری معنٰی پر محمول ہے اسی لئے ہم ایسے شخص کی تکفیر کرتے ہیں جو اسلام کے غیر کسی دین والے کی تکفیر نہ کرے یا توقف یا شک کرے (ان کے کفر میں) یا ان کے مذہب کو صحیح سمجھے، اگرچہ ایسا شخص اسلام کا اظہار کرے اور عقیدہ رکھے اور اسلام کے سوا ہر مذہب کے بطلان کا عقیدہ رکھے اس سبب سے کہ وہ اپنے ظاہر کے خلاف ظاہر کرتا ہے لہٰذا وہ کافر ہے اھ مختصراً، ہلالین کے درمیان نسیم الریاض کی طرف سے زائد ہے۔ (ت)

اسی میں ہے:

اجماع علٰی کفر من لم یکفر کل من

اسلام سے علیحدگی اختیار کرنے والے کی تکفیر نہ کرنے والے

---

[1] اعلام بقواطع الاسلام مع سبل النجاۃ فصل آخر فی الخطاء مکتبۃ الحقیقیۃ استنبول ص ۳۸۱

[2] فتاوٰی حدیثیہ باب اصول الدین مطبعہ جمالیہ مصر ص ۱۳۶

[3] الشفاء للقاضی عیاض فصل فی بیان ما ھو من المقالات مطبعہ شرکہ صحافیہ فی البلاد العثمانیہ ۲/ ۲۷۱

نسیم الریاض شرح الشفاء ،، ،، ،، ،، ،، ،، ،، دار الفکر بیروت ۴/ ۵۰۹-۱۰

فارق دین المسلمین او وقف فی تکفیرھم او شك[1] مختصرًا۔

یا ان کی تکفیر میں توقف یا شک کرنے والے کی تکفیر ذکرسے والے کے کفر پر اجماع ہے، مختصرًا (ت)

بزازیہ و درمختار وغیرہما میں ہے:

من شك فی کفرہ و عذابه فقد کفر[2]

جس نے اس کے کفر اور عذاب میں شک کیا وہ کافر ہے۔ (ت)

بلکہ شخص مذکور پر لازم و ضرور ہے کہ اپنے آپ ہی اپنے کفر و الحاد و زندقہ و ارتداد کا فتوٰی لکھے، آخر یہ تو بداہۃً ضرورۃً موافقین و مخالفین حتی کہ کفار و مشرکین سب کو معلوم و مسلّم کہ حضرات حسنین اور ان کے والدین کریمین رضی اللہ تعالٰی عنہم مسلمان تھے، قرآن عظیم پر ایمان رکھتے اور بلا شبہہ اسے کلام اللہ جانتے، اس کے ایک ایک حرف کو حق مانتے، اور اسی قرآن کا ارشاد ہے کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں تو قطعًا وہ بھی حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو خاتم النبیین اعتقاد کرتے تو قطعًا یقینًا اپنے آپ کو نبی و رسول نہ جانتے اور اس ادعائے ملعون کو باطل و ملعون ہی مانتے کہ قول بالمتنافیین کسی عاقل سے معقول نہیں، اب یہ شخص کہ انھیں نبی و رسول مانتا ہے خود اپنے ہی ساختہ رسولوں کو کاذب و مبطل جانتا ہے اور رسولوں کی تکذیب کفر ظاہر ہے تو خود ہی اپنے عقیدے کی رُو سے کافر ہے، غرض انھیں رسول کہہ کر اعتقاد ختم نبوت میں سچا جانا تو اس ایمانی عقیدے کا منکر ہو کر کافر ہوا اور جھوٹا مانا تو اپنے ہی رسولوں کی آپ تکذیب کرکے کافر ہوا مفر کدھر، ولاحول ولاقوۃ الا باللہ العزیز الاکبر۔

ولید کے مقابل ذکر احادیث و نصوص علمائے قدیم و حدیث کا کیا موقع کہ جو نص قطعی قرآن کو نہ مانے حدیث و علماء کی کیا قدر جانے مگر بحمد اللہ تعالٰی مسلمانوں کے لئے متعدد منافع ظاہر و بیّن ہیں، قرآن و حدیث دونوں ایمان مومن ہیں، احادیث کا بار بار تکرار انظار دلوں میں ایمان کی جڑ جمائے گا، آیہ کریمہ میں وساوس جلوۂ

ف: اہل بیت کرام خواہ کسی اُمتی کو نبی ماننے والا خود اپنے اقرار سے بھی کافر ہے۔

---

[1] الشفاء للقاضی فصل فی تحقیق القول فی اکفار المتأولین مطبعۃ شرکۃ صحافیۃ فی البلاد العثمانیہ ۲/ ۲۷۰

[2] درمختار باب المرتد مطبع مجتبائی دہلی ۱/ ۳۵٦

بعض شیاطین نجدیہ کا استیصال فرمائے گا، ختمِ نبوت و خاتم النبیین کے صحیح و نجیح معنے بتائے گا، بعض تماسحان کفر و مجون کے اختراع جنون کو مردود و ملعون بتائے گا۔

ولید پلید کے ادعائے خبیث ثبوت بالحدیث کا بطلان دکھائے گا، نصوصِ ائمہ سے اہلِ ایمان کو صحتِ فتویٰ پر زیادہ تر اعتبار و اعتماد آئے گا معہذا ذکرِ محبوب راحتِ قلوب ہے۔ ان کی یاد سے مسلمانوں کا دل چین پائے گا۔

فاقول وبحول اللہ احول (ارشاداتِ الٰہیہ)

بریتِ آدم اور ختمِ نبوت

طبرانی معجم کبیر میں اور حاکم بافادۂ تصحیح اور بیہقی دلائل النبوۃ میں امیر المومنین عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں: جب آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے لغزش واقع ہوئی عرض کی: یا رب اسئلك بحق محمد ان غفرت لی الٰہی! میں تجھے محمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا واسطہ دے کر سوال کرتا ہوں کہ میری مغفرت فرما۔ ارشاد ہوا: اے آدم! تُو نے محمد (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) کو کیونکر پہچانا حالانکہ میں نے ابھی اسے پیدا نہ کیا؟ عرض کی: الٰہی! جب تُو نے مجھے اپنی قدرت سے بنایا اور مجھ میں اپنی روح پھونکی میں نے سر اٹھا کر دیکھا تو عرش کے پایوں پر لکھا پایا لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ تو میں نے جانا تُو نے اسی کا نام اپنے نام پاک کے ساتھ ملایا ہوگا جو تجھے تمام جہان سے زیادہ پیارا ہے۔ فرمایا:

صدقت یا اٰدم انہ لاحب الخلق الیّ واذ سألتنی بحقہ فقد غفرت لك ولو لا محمد ما خلقتك[1]۔ زاد الطبرانی وھو اٰخر الانبیاء من ذریتك[2]۔

اے آدم! تُو نے سچ کہا بیشک وُہ مجھے تمام جہان سے زیادہ پیارا ہے اور جب تُو نے مجھے اس کا واسطہ دے کر سوال کیا تو میں نے تیرے لئے مغفرت فرمائی، اگر محمد نہ ہوتا تو میں تجھے نہ بناتا۔ طبرانی نے یہ اضافہ کیا: وہ تیری اولاد میں سب سے پچھلا نبی ہے صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم۔

حضرت موسٰی اور ختمِ نبوت

ابونعیم ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

ان موسٰی لما نزلت علیہ التورٰاۃ وقرأھا

جب موسٰی علیہ الصلوٰۃ والسلام پر توریت اتری آپ نے

---

[1] المستدرک للحاکم کتاب التاریخ استغفار آدم علیہ السلام بحق محمد صلی اللہ علیہ وسلم دار الفکر بیروت ۲/ ۶۱۵
دلائل النبوۃ للبیہقی باب ما جاء فی تحدث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دار الکتب العلمیہ بیروت ۵/ ۴۸۹

[2] المعجم الاوسط للطبرانی حدیث ۶۴۹۸ مکتبۃ المعارف ریاض ۷/ ۲۵۹

وجد فیها ذکر هذه الامة فقال یا رب انی اجد فی الالواح امة هم الأخرون السابقون فاجعلها امتی قال تلك امة احمد[1]

پڑھا تو اس میں اس امت کا ذکر پایا عرض کی، اے رب میرے! میں ان لوحوں میں ایک اُمت پاتا ہوں کہ وُہ زمانے میں سب سے پچھلی اور مرتبے میں سب سے اگلی، تو یہ میری امت کر، فرمایا: یہ امت احمد کی ہے صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم۔

حضرت آدم اور سرکارِ دوعالم

ابن عساکر حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰے عنہ سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

لما خلق الله اٰدم اخبره ببنیه فجعل یرٰی فضائل بعضهم علٰی بعض فرأی نورًا ساطعًا فی اسفلهم فقال یا رب من هذا قال هذا ابنك احمد هو الاول وهو الأخر وهو اول شافع واول مشفع[2]

جب اللہ تعالٰے نے آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو پیدا کیا اُنھیں ان کے بیٹوں پر مطلع فرمایا، وہ اُن میں ایک کی دوسرے پر فضیلتیں دیکھا کیے تو ان سب کے آخر میں بلند و روشن نور دیکھا، عرض کی، الٰہی! یہ کون ہے؟ فرمایا، یہ تیرا بیٹا احمد ہے یہی اوّل ہے اور یہی آخر ہے اور یہی سب سے پہلا شفیع اور یہی سب سے پہلا شفاعت مانا گیا صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم۔

خاتم النبیین

نیز بطریق ابی الزبیر حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالٰے عنہما سے راوی، فرمایا:

بین کتفی اٰدم مکتوب محمد رسول الله خاتم النبیین صلی الله علیه وسلم[3]

آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دونوں شانوں کے وسط میں قلمِ قدرت سے لکھا ہوا ہے محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم۔

محمد اور دروازۂ جنت

ابن ابی شیبہ مصنف میں بطریق مصعب بن سعد حضرت کعب احبار رضی اللہ تعالٰی عنہما سے راوی:

---

[1] دلائل النبوۃ لابی نعیم ذکر الفضیلۃ الرابعۃ عالم الکتب بیروت ۱/۱۴

[2] مختصر تاریخ دمشق لابن عساکر باب ما ورد فی اصطفائہ علی العالمین الخ دار الفکر بیروت ۲/۱۱۱
کنز العمال حدیث ۳۲۰۵۲ موسسۃ الرسالۃ بیروت ۱۱/۴۳۶

[3] مختصر تاریخ دمشق لابن عساکر باب ذکر ما خص بہ وشرف بہ عالم الکتب بیروت ۲/۱۳۷

انه قال اول من یاخذ بحلقة باب الجنة فیفتح له محمد صلی الله تعالیٰ علیه و سلم ثم قرأ آیة من التوراة اضرابا قدمایا نحن الاخرون الاولون[1]۔

یعنی انھوں نے کہا سب سے پہلے جو دروازۂ جنت کی زنجیر پر ہاتھ رکھے گا پس اس کے لئے دروازہ کھولا جائیگا وہ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں، پھر توریت مقدس کی آیت پڑھی کہ سب سے پہلے مرتبے میں سابق زمانے میں لاحق، یعنی اُمّتِ محمد صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم۔

خاتم الانبیاء کی بشارت

ابن سعد عامر شعبی سے راوی، سیدنا ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے صحیفوں میں ارشاد ہوا،

انه کائن من ولدك شعوب وشعوب حتی یاتی النبی الامی الذی یکون خاتم الانبیاء[2]

بیشک تیری اولاد میں قبائل در قبائل ہوں گے یہاں تک کہ نبی امّی خاتم الانبیاء جلوہ فرما ہو صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم۔

یعقوب علیہ السلام وخاتم الانبیاء

محمد بن کعب قرظی سے راوی،

اوحی الله تعالیٰ الی یعقوب انی ابعث من ذریتك ملوکا وانبیاء حتی ابعث النبی الحرمی الذی تبنی امته هیکل بیت المقدس، وهو خاتم الانبیاء، واسمه احمد[3]

اللہ عزوجل نے یعقوب علیہ الصلوٰۃ والسلام کو وحی بھیجی میں تیری اولاد سے سلاطین وانبیاء بھیجتا رہا کروں گا یہاں تک کہ ارسال فرماؤں اس حرم محترم والے نبی کو جس کی اُمّت بیت المقدس کی بلند تعمیر بنائے گی اور اس کا نام احمد صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم ہے۔

اشعیا اور احمد مجتبیٰ

ابن ابی حاتم وہب بن منبہ سے راوی،

قال اوحی الله تعالیٰ الی اشعیاء انی باعث

اللہ عزوجل نے اشعیا علیہ الصلوٰۃ والسلام پر وحی بھیجی

---

[1] مصنف ابن ابی شیبہ کتاب الفضائل ادارۃ القرآن والعلوم الاسلامیہ کراچی ۱۱/۴۳۳

[2] الطبقات الکبریٰ لابن سعد ذکر من تسمی فی الجاہلیہ بمحمد صلے اللہ علیہ وسلم دار صادر بیروت ۱/۱۶۳

[3] 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃

نبیا امیا افتح به آذانا صما وقلوبا غلفا واعینا عمیا مولده بمکة ومهاجره بطیبة وملکه بالشام (وساق الحدیث فیه الکثیر الطیب من فضائله وشمائله صلی الله تعالٰی علیه وسلم الی ان قال) ولاجعلن امته خیر امة اخرجت للناس (وذکر صفاتهم الی ان قال) اختم بکتابهم الکتب وبشریعتهم الشرائع وبدینهم الادیان[1] الحدیث الجلیل الجمیل۔

میں نبی اُمّی کو بھیجنے والا ہوں، اس کے سبب بہرے کان اور غافل دل اور اندھی آنکھیں کھول دوں گا، اس کی پیدائش مکّے میں ہے اور ہجرت گاہ مدینہ اور اس کا تخت گاہ ملک شام میں ضرور اس کی اُمّت کو سب اُمّتوں سے جو لوگوں کے لئے ظاہر کی گئیں بہتر و افضل کروں گا، میں اُن کی کتاب پر کتابوں کو ختم فرماؤں گا اور اُن کی شریعت پر شریعتوں اور اُن کے دین پر سب دینوں کو تمام کروں گا۔

کتبِ سماوی میں اسمِ محمد

ابن عساکر حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے راوی،

قال النبی صلی الله تعالٰی علیه وسلم کان یسمّی فی الکتب القدیمة احمد ومحمد والماحی والمقفی ونبی الملاحم وحمطایا وفارقلیطا وماذ ماذ۔[2]

www.alahazratnetwork.org

نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا اگلی کتابوں میں میرے یہ نام تھے، احمد، محمد، ماحی (کفر و شرک کو مٹانے والے)، مقفی (سب پیغمبروں سے پیچھے تشریف لانے والے) نبی الملاحم (جہادوں کے پیغمبر)، حمطایا (حرمِ الٰہی کے حامی)، فارقلیطا (حق کو باطل سے جدا کرنے والے)، ماذ ماذ (ستھرے، پاکیزہ) صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم۔

خاتم الانبیاء

سلمان فارسی رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی،

هبط جبریل فقال ان ربك یقول قد ختمت بك الانبیاء وما خلقت خلقا اکرم علی منك وقرنت اسمك مع اسمی

جبریل امین علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے حاضر ہو کر حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے عرض کی حضور کا رب فرماتا ہے بیشک میں نے تم پر انبیاء کو ختم کیا اور

---

[1] الخصائص الکبرٰی بحوالہ ابن ابی حاتم وابو نعیم باب ذکرہ فی التوراۃ والانجیل دار الکتب الحدیثہ ۱/۲۲، ۲۳
الدر المنثور " " " " " " " " آیۃ الذی یجدونہ مکتوبا فی التوراۃ الخ منشورات مکتبہ آیۃ اللہ العظمی قم ایران ۳/۱۳۶

[2] الخصائص الکبرٰی بحوالہ ابی نعیم عن ابن عباس باب خصائصہ صلی اللہ علیہ وسلم الخ دار الکتب الحدیثیہ شارع الجمہوریہ عابدین ۱/۱۹۲

فلا اذکر فی موضع حتی تذکر معی ولقد خلقت الدنیا واھلھا لاعرفھم کرامتک علی ومنزلتک عندی ولولاک ما خلقت السموات والارض وما بینھما لولاک ما خلقت الدنیا ھذا مختصر[1]

کوئی ایسا نہ بنایا جو تم سے زیادہ میرے نزدیک عزت والا ہو، تمہارا نام میں نے اپنے نام سے ملایا کہ کہیں میرا ذکر نہ ہو جب تک میرے ساتھ تم یاد نہ کیے جاؤ، بیشک میں نے دنیا و اہلِ دُنیا سب کو اس لئے بنایا کہ تمہاری عزت اور اپنی بارگاہ میں تمہارا مرتبہ ان پر ظاہر کروں، اور اگر تم نہ ہوتے تو میں آسمان وزمین اور جو کچھ ان میں ہے اصلاً نہ بناتا، صلی اللہ تعالٰے علیک وسلم۔

آخر النبیین

خطیب بغدادی حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالٰے عنہ سے راوی، رسول اللہ صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم فرماتے ہیں:

لما اسری بی الی السماء قربنی ربی حتی کان بینی وبینہ کقاب قوسین او ادنی، وقال لی یا محمد ھل غمک ان جعلتک آخر النبیین، قلت لا، قال فھل غم امتک ان جعلتھم آخر الامم قلت لا، قال اخبر امتک انی جعلتھم آخر الامم لافضح الامم عندھم ولا افضحھم عند الامم۔

شبِ اسرٰی مجھے میرے رب عزوجل نے نزدیک کیا یہاں تک کہ مجھ میں اور اس میں دو کمان بلکہ اس سے کم کا فاصلہ رہا اور مجھ سے فرمایا، اے محمد! کیا تجھے اس کا غم ہوا کہ میں نے تجھے سب پیغمبروں کے پیچھے بھیجا، میں نے عرض کی، نہ۔ فرمایا، کیا تیری امت کو اس کا رنج ہوا کہ میں نے انھیں سب امتوں کے پیچھے رکھا، میں نے عرض کی، نہ۔ فرمایا، اپنی امت کو خبر دے دے کہ میں نے انھیں سب سے پیچھے اس لئے کیا کہ اور امتوں کو ان کے سامنے رسوا کروں اور انھیں اوروں کے سامنے رسوائی سے محفوظ رکھوں، والحمد للہ رب العالمین!

رحمۃٌ للعلمین

ابن جریر وابن ابی حاتم وابن مردویہ وبزار وابویعلٰی وبیہقی بطریق ابوالعالیہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰے عنہ سے حدیث طویل اسرا میں راوی:

ثم لقی ارواح الانبیاء فاثنوا علی

یعنی پھر حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم

---

[1] مختصر تاریخ دمشق لابن عساکر ذکر ما خص بہ وشرف بہ من بین الانبیاء دار الفکر بیروت ۱۳۶-۳۴/۲

[2] تاریخ بغداد ترجمہ ۲۵۵۷ ابوعبداللہ احمد بن محمد النزلی دار الکتاب العربی بیروت ۱۳۰/۵

ربهم فقال ابراهيم ثم موسی ثم داؤد ثم سلیمن ثم عیسی ثم ان محمدا صلی الله تعالی علیه وسلم اثنی علی ربه فقال کلکم اثنی علی ربه وانی مثن علی ربی الحمد لله الذی ارسلنی رحمة للعلمین وکافة للناس بشیرا ونذیرا وانزل علی الفرقان فیه تبیان لکل شیئ وجعل امتی خیر امة اخرجت للناس وجعل امة وسطا وجعل امتی هم الاولون وهم الاخرون ورفع لی ذکری وجعلنی فاتحا وخاتما فقال ابرهیم بهذا افضلکم محمد صلی الله تعالی علیه وسلم ثم انتهی الی السدرة فکلمه تعالی عند ذلك فقال له قد اتخذتك خلیلا وهو مکتوب فی التوراة حبیب الرحمن ورفعت لك ذکرك فلا اذکر الا ذکرت معی وجعلت امتك هم الاولون والاخرون وجعلتك اول النبیین خلقا واخرهم بعثا وجعلتك فاتحا وخاتما هذا مختصر ملتقطا۔

ارواح انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام سے ملے، پیغمبروں نے اپنے رب عزوجل کی حمد کی، ابراہیم پھر موسیٰ پھر داؤد پھر سلیمان پھر عیسیٰ علیہم الصلوۃ بر ترتیب حمد الٰہی بجالائے اور اس کے ضمن میں اپنے فضل کی و خصائص بیان فرمائے سب کے بعد محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے اپنے رب جل جلالہ کی ثنا کی اور فرمایا تم سب اپنے رب کی تعریف کرچکے اور اب میں اپنے رب کی حمد کرتا ہوں سب خوبیاں اللہ کو جس نے مجھے سارے جہان کے لئے رحمت بنا کر بھیجا اور تمام آدمیوں کی طرف بشارت دیتا اور ڈر سناتا مبعوث کیا اور مجھ پر قرآن اتارا جس میں ہر شئ کا روشن بیان ہے اور میری امت کو تمام امتوں پر فضیلت دی اور انھیں عدل و عدالت و اعتدال والی اُمت کیا اور انھیں کو اوّل اور انھیں کو آخر رکھا اور میرے واسطے میرا ذکر بلند فرمایا اور مجھے فاتح دیوان نبوت و خاتم دفتر رسالت بنایا۔ ابراہیم علیہ الصلوۃ والتسلیم نے فرمایا ان وجوہ سے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تم سے افضل ہوئے پھر حضور صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سدرہ تک پہنچے، اس وقت رب عزجلالہ نے ان سے کلام کیا اور فرمایا میں نے تجھے اپنا خالص پیارا بنایا اور تیرا نام توریت میں حبیب الرحمٰن لکھا ہے میں نے تیرے لئے تیرا ذکر اونچا کیا کہ میرا ذکر نہ ہو جب تک میرے ساتھ تیری یاد نہ ہو اور میں نے تیری امت کو یہ فضل دیا کہ وہی سب سے اگلے اور وہی سب سے پچھلے اور میں نے تجھے سب پیغمبروں سے پہلے پیدا کیا اور سب کے بعد بھیجا اور تجھے فاتح و خاتم کیا صلی اللہ علیک وسلم۔

؎ جامع البیان (تفسیر ابن جریر) تحت آیۃ سبحان الذی اسریٰ الخ المطبعۃ المیمنیۃ مصر ۱۵/ ۶تا۹

ارشاداتِ انبیاء و ملائکہ و اقوالِ علمائے کتبِ سابقہ

حدیثِ شفاعت

امام احمد و ابوداؤد طیالسی مطولاً اور ابن ماجہ مختصراً اور ابو یعلٰی حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے راوی، رسول اللہ صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم حدیث طویل شفاعت کبرٰی میں فرماتے ہیں:

فیأتون عیسٰی فیقولون اشفع لنا الٰی ربک فیقض بیننا فیقول انی لست هناکم انی اتُّخِذتُ اِلٰهًا من دون الله و انه لایهمنی الیوم الا نفسی ولکن ان کل متاع فی وعاء مختوم علیه اکان یقدر علی ما فی جوفه حتی یفض الخاتم فیقولون لا فیقول ان محمدًا صلی الله تعالٰی علیه وسلم فیاتونی فاقول انا لها فاذا اراد الله ان یقضی بین خلقه نادی منادٍ این احمد و امته فنحن الاٰخرون الاولون نحن اٰخر الامم و اول من یحاسب فتفرج لنا الامم عن طریقنا الحدیث هذا مختصر۔

یعنی جب لوگ اور انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے حضور سے مایوس ہوکر پھریں گے تو سیدنا عیسٰی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس حاضر ہوکر شفاعت چاہیں گے، مسیح فرمائیں گے میں اس منصب کا نہیں مجھے لوگوں نے اللہ کے سوا خدا بنایا تھا مجھے آج اپنی ہی فکر ہے مگر ہے یہ کہ جو چیز کسی سربمہر برتن میں رکھی ہو کیا بے مہر اٹھائے اُسے پا سکتے ہیں، لوگ کہیں گے نہ، فرمائیں گے تو محمد صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں اور یہاں تشریف فرما ہیں، لوگ میرے حضور حاضر ہوکر شفاعت چاہیں گے میں فرماؤں گا میں ہوں شفاعت کے لئے، پھر جب اللہ عزوجل اپنی مخلوق میں فیصلہ کرنا چاہے گا ایک منادی پکارے گا کہاں ہیں احمد اور ان کی امت صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم، تو ہمیں پچھلے ہیں اور ہمیں اگلی سب اُمتوں سے پیچھے آئے اور سب سے پہلے ہمارا حساب ہوگا اور سب اُمتیں عرصاتِ محشر میں ہمارے لئے راستہ دیں گی

انبیاء کا التجائے شفاعت

احمد و بخاری و مسلم و ترمذی حدیث طویل شفاعت میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، رسول اللہ صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

فیأتون محمدًا فیقولون یا محمد

اولین و آخرین حضور خاتم النبیین افضل المرسلین

؎ مسند ابو یعلٰی حدیث عبداللہ ابن عباس ۲۳۲۳ مؤسسۃ علوم القرآن بیروت ۶/۳

انت رسول اللہ وخاتم الانبیاء[1] صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے حضور ہماری عرض کیجئے

حضور اللہ تعالیٰ کے رسول اور تمام انبیاء کے خاتم ہیں ہماری شفاعت فرمائیں۔

حضرت آدم اور اذان اول

ابونعیم حلیۃ الاولیاء اور ابن عساکر دونوں بطریق عطاء حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں،

نزل آدم بالہند واستوحش فنزل جبریل فنادی بالاذان اللہ اکبر اللہ اکبر، اشہد ان لا الہ الا اللہ، اشہد ان لا الہ الا اللہ، اشہد ان محمدا رسول اللہ، اشہد ان محمدا رسول اللہ، قال آدم من محمد، قال آخر ولدک من الانبیاء[2]

جب آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام بہشت سے ہند میں اترے تو گھبرائے، جبریل امین علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے اتر کر اذان دی۔ جب نام پاک آیا آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پوچھا محمد کون ہیں، کہا آپ کی اولاد میں سب سے پچھلے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم،

انشراح صدر

ابونعیم دلائل میں یونس بن میسرہ بن حلبس سے مرسلاً اور دارمی و ابن عساکر بطریق یونس ھذا عن ابی ادریس عن ابی ذر و عبد الرحمٰن بن غنم اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے موصولاً راوی وھذا لفظ الاول رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں، فرشتہ نے ایک طشت لے کر آ کر میرا شکم مبارک چیر کر دل مقدس نکالا اور اسے دھو کر کچھ اس پر چھڑک دیا، پھر کہا،

انت محمد رسول اللہ المقفی الحاشر[3] (الحدیث ھذا مختصر)

حضور محمد رسول اللہ ہیں سب انبیاء کے بعد تشریف لانے والے تمام عالم کو حشر دینے والے، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

حدیث متصل میں یوں ہے، جبریل نے اتر کر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا شکم چاک کیا، پھر کہا،

قلب وکیع فیہ اذنان سمیعتان وعینان بصیرتان محمد رسول اللہ

مضبوط و محکم دل ہے اس میں دو کان ہیں شنوا، اور دو آنکھیں ہیں بینا، محمد اللہ کے رسول ہیں

---

[1] صحیح البخاری کتاب التفسیر سورۂ بنی اسرائیل قدیمی کتب خانہ کراچی ۲/۶۸۵

[2] حلیۃ الاولیاء ترجمہ عمرو بن قیس الملائی دار الکتاب العربی بیروت ۵/۱۰۷

[3] الخصائص الکبرٰی بحوالہ ابی نعیم عن یونس باب ما جاء فی قلبہ الشریف دار الکتب الحدیثہ ۱/۱۴۳

المقفی الحاشر[1]، الحدیث۔ انبیاء کے خاتم اور خلائق کو حشر دینے والے، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

بشارت میلاد الرسول

ابونعیم بطریق شہر بن حوشب اور ابن عساکر بطریق مسیب بن رافع وغیرہ حضرت کعب احبار سے راوی انھوں نے فرمایا: میرے باپ اعلم علمائے توریت تھے، اللہ عزوجل نے جو کچھ موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام پر اتارا اس کا علم اُن کے برابر کسی کو نہ تھا، وہ اپنے علم سے کوئی شے مجھ سے نہ چھپاتے، جب مرنے لگے مجھے بلا کر کہا، اے میرے بیٹے! تجھے معلوم ہے کہ میں نے اپنے علم سے کوئی چیز تجھ سے نہ چھپائی مگر ہاں دو ورق روکے ہیں ان میں ایک نبی کا بیان ہے جس کی بعثت کا زمانہ قریب آپہنچا میں نے اس اندیشے سے تجھے ان دو ورقوں کی خبر نہ دی کہ شاید کوئی جھوٹا مدعی نکل کھڑا ہو، تو اس کی پیروی کرے یہ طاق تیرے سامنے ہے میں نے اس میں وہ اوراق رکھ کر اوپر سے مٹی لگادی ہے ابھی ان سے تعرض نہ کرنا، نہ انہیں دیکھنا جب وہ نبی جلوہ فرما ہو اگر اللہ تعالیٰ تیرا بھلا چاہے گا تو تو آپ ہی اس کا پیرو ہو جائے گا۔ یہ کہہ کر وہ مر گئے ہم ان کے دفن سے فارغ ہوئے مجھے ان دونوں ورقوں کے دیکھنے کا شوق ہر چیز سے زیادہ تھا، میں نے طاق کھولا ورق نکالے تو کیا دیکھتا ہوں کہ ان میں لکھا ہے:

محمد رسول اللہ خاتم النبیین لا نبی بعدہ مولدہ بمکۃ ومہاجرہ بطیبۃ[2]، الحدیث۔ محمد اللہ کے رسول ہیں سب انبیاء کے خاتم ان کے بعد کوئی نبی نہیں، ان کی پیدائش مکے میں اور ہجرت مدینے کو، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

راہب کا استفسار

بیہقی و طبرانی و ابونعیم اور خرائطی کتاب الہواتف میں خلیفہ بن عبدہ سے راوی میں نے محمد بن عدی بن ربیعہ سے پوچھا جاہلیت میں کہ ابھی اسلام نہ آیا تھا تمہارے باپ نے تمہارا نام محمد کیونکر رکھا، کہا میں نے اپنے باپ سے اس کا سبب پوچھا، جواب دیا کہ بنی تمیم سے ہم چار آدمی سفر کو گئے تھے ایک میں اور سفیان بن مجاشع بن دارم اور یزید بن ربیعہ اور اسامہ بن مالک، جب ملک شام میں پہنچے ایک تالاب پر اترے جس کے کنارے پیڑ تھے، ایک راہب نے

---

[1] الخصائص الکبریٰ باب ما جاء فی قلبہ الشریف صلی اللہ علیہ وسلم دار الحدیث شارع الجوہریۃ بعابدین ۱۹۲/۱

[2] ″ ″ ″ ″ ″ ″ ″ ″ ″ ″ ″ ″ ″ ″ ″ ″

تہذیب تاریخ دمشق باب تطہیر قلبہ من الغل ۱/۱ دار احیاء التراث العربی بیروت ۳۴۹/۱

الخصائص الکبریٰ بحوالہ ابی نعیم باب ذکرہ فی التوراۃ والانجیل دار الحدیث شارع الجوہریۃ بعابدین ۳۲/۱

اپنے دیر سے ہمیں جھانکا اور کہا تم کون ہو؟ ہم نے کہا اولاد مضر سے کچھ لوگ ہیں۔ کہا،

اما انه سوف یبعث منکم وشیکا نبی فسارعوا الیه وخذوا بحظکم منه ترشدوا فانه خاتم النبیین۔

سنتے ہو عنقریب بہت جلد تم میں سے ایک نبی مبعوث ہونے والا ہے تم اس کی طرف دوڑنا اور اس کی خدمت و اطاعت سے بہرہ یاب ہونا کہ وہ سب میں پچھلا نبی ہے۔

ہم نے کہا اس کا نام پاک کیا ہوگا؟ کہا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ جب ہم اپنے گھروں کو واپس آئے سب کے ایک ایک لڑکا ہوا اس کا نام محمد رکھا۔[1] انتہی۔ واللہ اعلم حیث یجعل رسالتہ۔

قبل از ولادت شہادتِ ایمان

زید بن عمرو بن نفیل کہ احد العشرۃ المبشرۃ سیدنا سعید بن زید کے والد ماجد ہیں رضی اللہ تعالیٰ عنہما وعنہ موحدان و مومنان عہد جاہلیت سے تھے طلوع آفتاب عالمتاب اسلام سے پہلے انتقال کیا مگر اسی زمانے میں توحید الٰہی و رسالت حضرت ختمی پناہی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شہادت دیتے، ابن سعد و ابو نعیم حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ہیں زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملا مکہ معظمہ سے کوہ حرا کو جاتے تھے انھوں نے قریش کی مخالفت اور ان کے معبودان باطل سے جدائی کی تھی اس پر ان میں اور قریش میں پوری رنجش ہو چکی تھی مجھے دیکھ کر بولے اے عامر! میں اپنی قوم کا مخالف اور ملت ابراہیم کا پیرو ہوا اسی کو معبود مانتا ہوں جسے ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام پوجتے تھے، میں ایک نبی کا منتظر ہوں جو بنی اسمٰعیل اور اولاد عبدالمطلب سے ہوں گے ان کا نام پاک احمد ہے میرے خیال میں میں ان کا زمانہ پاؤں گا میں ابھی ان پر ایمان لاتا اور ان کی تصدیق کرتا ان کی نبوت کی گواہی دیتا ہوں، تمہیں اگر اتنی عمر ملے کہ انھیں پاؤ تو میرا اسلام انھیں پہنچانا، اے عامر! میں تم سے ان کی نعت و صفت بیان کیے دیتا ہوں کہ تم خوب پہچان لو، درمیانہ قد ہیں سر کے بال کثرت و قلت میں معتدل، ان کی آنکھوں میں ہمیشہ سرخ ڈورے رہیں گے، ان کے شانوں کے بیچ میں مہر نبوت ہے، ان کا نام احمد، اور یہ شہر ان کا مولد ہے، یہیں ان کی رسالت ظاہر ہوگی، ان کی قوم انھیں مکے میں نہ رہنے دے گی کہ ان کا دین اسے ناگوار ہوگا، وہ ہجرت فرما کر مدینے جائیں گے، وہاں سے ان کا دین ظاہر و غالب ہوگا، دیکھو تم کسی دھوکے فریب میں آکر ان کی اطاعت سے محروم نہ رہنا۔

وفی ست البلاد کلہا اطلب دین ابراھیم،

کہیں دین ابراہیمی کی تلاش میں شہروں شہروں پھرا

---

[1] الخصائص الکبریٰ بحوالہ البیہقی والطبرانی والخرائطی باب اخبار الاحبار الخ دار الکتب الحدیثیہ شارع الجمہوریہ عابدین ۱/ ۵۸-۵۹

وکل من اسأل من الیھود والنصارٰی والمجوس یقول ھذا الدین وراءك، وینعتونه مثل ما نعتّه لك، ویقولون لم یبق نبی غیرہ۔

یہود ونصارٰی مجوس جس سے پوچھا سب نے یہی جواب دیا کہ یہ دین تمھارے پیچھے آتا ہے اور اس نبی کی وہی صفت بیان کی جو میں تم سے کہہ چکا اور سب کہتے تھے کہ ان کے سوا کوئی نبی باقی نہ رہا۔

عامر رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں جب حضور خاتم الانبیاء علیہ وعلیہم الصلٰوۃ والسلام کی نبوت ظاہر ہوئی میں نے زید رضی اللہ تعالٰی عنہ کی یہ باتیں حضور سے عرض کیں، حضور نے ان کے حق میں دعائے رحمت فرمائی اور ارشاد کیا قد رأیته فی الجنة یسحب ذیله[1] میں نے اسے جنت میں دامن کشاں دیکھا۔

انکارِ ختم نبوت کے وجوہات

اللہ اللہ اس زمانے کے یہود ونصارٰی ومجوس تو بالاتفاق حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم پر نبوت ختم ہوجانے کی شہادتیں دیں اور آج کل کے کذاب بدلگام مدعیان اسلام یہ شاخسانے نکالیں، تعجب ہے کہ اُس وقت تک ان فرقوں کو نہ حضور پرنور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے بغض وحسد تھا، نہ اپنے کسی پیشوا مردود کا حق مطرود بنانا مراد ومقصود، نہ اپنے کسی سگے سائیں کی بات بچنی، نہ بعد ظہور نہ ثابت اپنے باپ دادا کی نبوت گھڑنی، تو کیوں جھوٹ بولتے جو کچھ علوم انبیاء واخبار احبار ورہبان وعلماء سے سنا تھا صاف کہتے تھے، بعد ظہور اسلام ان ملاعنہ کے دل میں حسد وعناد کا پھوڑا پھوٹا اور ان مدعیانِ اسلام پر قہر ٹوٹا کہ کسی خبیث کا پیشوا خبیث معاذ اللہ آیہ کریمہ وخاتم النبیین میں خدا کا جھوٹ ملکی ہوگیا۔ اب یہ جب تک اپنی سینہ زوری سے کچھ خاتم الانبیاء گھڑ گھڑ کر نہ دکھائیں اگرچہ زمین کے اسفل السافلین طبقے میں تو گرو جی پیشوا کی خدمت ہی کیا ہوئی، ہونہار سپوتوں کی سعادت ہی کیا ہوئی، کیسی قائم کفر وضلالت قسیم ومباین حق وہدایت کا کوئی بھائی لگتا ان سے مرتدوں کے ہاتھ بک گیا، سات خاتم النبیین کا فتوٰی ٹھکرا گیا۔ اب اگر تازی نبوتوں کا ٹھیکہ نہ لیں ختم نبوت کے معنی متواتر کو باطل نہ کہیں تو الٹے بیٹا کی حمایت ہی کیا ہوئی۔ اختراعی طبیعت کی جودت ہی کیا ہوئی، کسی مردک کو یہ دھن سمائی کہ سمیٹ بنے تو کیا ہے، بک گئے تو نبی کا تو اسامی گئے، باپ کا رشتہ کوئی بات نہیں، پیر جی پوتے نہ بن بیٹھے تو کچھ کرامات نہیں وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون[2] (اور اب جان جائیں گے ظالم کس کروٹ پلٹا کھائیں گے۔ ت) ولاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

---

[1] الخصائص الکبرٰی بحوالہ ابن سعد وابی نعیم عن عامر بن ربیعہ، باب اخبار الاحبار، دارالکتب الحدیثیۃ شارع الجمہوریۃ عابدین ۱/ ۹۱-۹۲

[2] القرآن الکریم ۲۶/ ۲۲۷

مقوقس شاہِ مصر کی تصدیقِ ولادت

امام واقدی و ابونعیم حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالٰے عنہ سے حدیثِ طویل در ملاقات مقوقس بادشاہِ مصر میں راوی، جب ہم نے اس نصرانی بادشاہ سے حضورِ اقدس صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی مدح و تصدیق سنی اس کے پاس سے وہ کلام سن کر اٹھے جس نے ہمیں محمد صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم کے لئے ذلیل و خاضع کر دیا، ہم نے کہا سلاطینِ عجم ان کی تصدیق کرتے اور ان سے ڈرتے ہیں حالانکہ ان سے کچھ رشتہ علاقہ نہیں اور ہم تو ان کے رشتہ دار ان کے ہمسائے ہیں وہ ہمارے گھر ہمیں دین کی طرف بلانے آئے اور ہم ابھی ان کے پیرو نہ ہوئے، پھر میں اسکندریہ میں ٹھہرا کوئی گرجا کوئی پادری قبطی خواہ رومی نہ چھوڑا جہاں جا کر محمد صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم کی صفت جو وہ اپنی کتاب میں پاتے ہیں نہ پوچھی ہو، ان میں ایک پادری قبطی سب سے بڑا مجتہد تھا اس سے پوچھا، ھل بقی احد من الانبیاء، آیا پیغمبروں میں سے کوئی باقی رہا؟ وہ بولا،

نعم وھو اٰخر الانبیاء لیس بینہ وبین عیسٰی نبی قد امر عیسٰی باتباعہ وھو النبی الامی العربی اسمہ احمد۔

ہاں ایک نبی باقی ہیں وہ سب انبیاء سے پچھلے ہیں ان کے اور عیسٰے کے بیچ میں کوئی نبی نہیں، عیسٰے علیہ الصلٰوۃ والسلام کو ان کی پیروی کا حکم ہوا ہے وہ نبی امّی عربی ہیں ان کا نام پاک احمد ہے صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم۔

پھر اس نے حلیہ شریفہ و دیگر فضائل لطیفہ ذکر کئے، مغیرہ نے فرمایا، اور بیان کر۔ اس نے اور بتائے، ازانجملہ کہا

یخص بما لم یخص بہ الانبیاء قبلہ کان النبی یبعث الی قومہ وبعث الی الناس کافۃ۔

انھیں وہ خصائص عطا ہوں گے جو کسی نبی کو نہ ملے ہر نبی اپنی قوم کی طرف بھیجا جاتا وہ تمام لوگوں کی طرف مبعوث ہوئے۔

مغیرہ فرماتے ہیں میں نے یہ سب باتیں خوب یاد رکھیں اور وہاں سے واپس آکر اسلام لایا۔[1]

میلاد النبی پر خاص تارے کا طلوع

ابونعیم حضرت حسان بن ثابت انصاری رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، میں سات برس کا تھا ایک دن پچھلی رات کو وہ سخت آواز آئی کہ ایسی جلد پہنچتی آواز میں نے کبھی نہ سنی تھی کیا دیکھتا ہوں کہ مدینے کے ایک بلند ٹیلے پر ایک یہودی ہاتھ میں آگ کا شعلہ لئے چیخ رہا ہے لوگ اس کی آواز پر جمع ہوئے وہ بولا:

ھذا کوکب احمد قد طلع ھذا الکوکب

یہ احمد کے ستارے نے طلوع کیا، یہ ستارہ کسی

---

[1] دلائل النبوۃ لابی نعیم الفصل الخامس عالم الکتب بیروت ص ۲۱ و ۲۲

لا یعلم الا بالنبوة ولم یبق من الانبیاء الا احمد[1]

نبی ہی کی پیدائش پر طلوع کرتا ہے اور اب انبیاء میں سوائے احمد کے کوئی باقی نہیں صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

یہودی علمائے کے ہاں ذکر ولادت

امام واقدی و ابونعیم حضرت حویصہ بن مسعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے راوی،

قال کنا و یہود فینا کانوا یذکرون نبیا یبعث بمکة اسمه احمد ولم یبق من الانبیاء غیرہ وھو فی کتبنا[2] الحدیث۔

یعنی میرے بچپن میں یہود ہم میں ایک نبی کا ذکر کرتے جو مکے میں مبعوث ہوں گے ان کا نام پاک احمد ہے اب ان کے سوا کوئی نبی باقی نہیں وہ ہماری کتابوں میں لکھے ہوئے ہیں

احبار کی زبان پر نعت نبی

ابونعیم سعد بن ثابت سے راوی،

قال کان احبار یہود بنی قریظة والنضیر یذکرون صفة النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم، فلما طلع الکوکب الاحمر اخبروا انه نبی وانه لا نبی بعدہ اسمه احمد ومهاجرہ الی یثرب فلما قدم النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم المدینة ونزلها انکروا وحسدوا وبغوا[3]

یہودی قریظہ و بنی نضیر کے علماء حضور سید عالم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی صفت بیان کرتے جب سرخ ستارہ چمکا تو انھوں نے خبر دی کہ وہ نبی ہیں، اور ان کے بعد کوئی نبی نہیں ان کا نام پاک احمد ہے، ان کی ہجرت گاہ مدینہ، صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم، جب حضور اقدس صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم مدینہ طیبہ تشریف لا کر رونق افروز ہوئے یہود براہ حسد و بغاوت منکر ہو گئے۔

فلما جاءهم ما عرفوا کفروا به فلعنة اللہ

تو جب تشریف لایا ان کے پاس وہ جانا پہچانا اس سے

---

[1] دلائل النبوة لابی نعیم الفصل الخامس عالم الکتب بیروت ص ۱۴
الخصائص الکبریٰ بحوالہ ابی نعیم باب اخبار الاحبار الخ دار الکتب الحدیثہ شارع الجمہوریہ بعابدین ۱/۶۴

[2] 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃

دلائل النبوة لابی نعیم الفصل الخامس عالم الکتب بیروت ص ۱۵
[3] الخصائص الکبریٰ بحوالہ ابی نعیم باب اخبار الاحبار الخ دار الکتب الحدیثہ شارع الجمہوریہ بعابدین ۱/۶۰

علی الکٰفرین ۔[1] منکر ہو بیٹھے تو اللہ کی لعنت منکروں پر (ت)

اہلِ یثرب کو بشارتِ میلادِ نبی

زیاد بن لبید سے راوی ہیں مدینہ طیبہ میں ایک ٹیلے پر تھا ناگاہ ایک آواز سنی کہ کوئی کہنے والا کہتا ہے ۔

یا اھل یثرب قد ذھبت واللہ نبوۃ بنی اسرائیل ، ھذا النجم قد طلع بمولد احمد وھو نبی آخر الانبیاء ومھاجرہ الی یثرب ۔[2]

اے اہلِ مدینہ ! خدا کی قسم بنی اسرائیل کی نبوت گئی ، ولادتِ احمد کا تارا چمکا ، وہ سب سے پچھلے نبی ہیں ، مدینے کی طرف ہجرت فرمائیں گے ۔ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ۔

یوشع کی زبان پر نعتِ رسول

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی ہیں میں نے مالک بن سنان رضی اللہ تعالٰی عنہ کو کہتے سنا کہ میں ایک روز بنی عبد الاشہل میں بات چیت کرنے گیا ، یوشع یہودی بولا اب وقت آ لگا ہے ایک نبی کے ظہور کا جس کا نام احمد ہے صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم حرم سے تشریف لائیں گے ان کا حلیہ و وصف یہ ہوگا میں اس کی باتوں سے تعجب کرتا اپنی قوم میں آیا وہاں بھی ایک شخص کو ایسا ہی بیان کرتے پایا میں بنی قریظہ میں گیا وہاں بھی ایک مجمع میں نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا ذکر پاک ہو رہا تھا ان میں سے زبیر بن باطا نے کہا ،

قد طلع الکوکب الاحمر الذی لم یطلع الا لخروج نبی وظھورہ ولم یبق احد الا احمد وھذہ مھاجرہ ۔[3]

بیشک سرخ ستارہ طلوع ہو آیا یہ تارا کسی نبی ہی کی ولادت و ظہور پر چمکتا ہے اور اب میں کوئی نبی نہیں پاتا سوا احمد کے ، اور یہ شہر ان کی ہجرت گاہ ہے صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ۔

تذییل

ابن سعد و حاکم و بیہقی و ابو نعیم حضرت ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے راوی مکہ معظمہ میں ایک یہودی بغرض تجارت رہتا جس رات حضور پر نور صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم پیدا ہوئے قریش کی مجلس میں گیا اور پوچھا کیا آج تم میں کوئی لڑکا پیدا ہوا انھوں نے کہا ہمیں نہیں

---

[1] القرآن الکریم ۲/۸۹

[2] الخصائص الکبریٰ باب اخبار الاحبار بولادتہ ﷺ دار الکتب الحدیثہ شارع الجمہوریۃ بعابدین ۱/۶۸

[3] " " " " " " " " " " ۱/۶۴-۶۵

دلائل النبوۃ الفصل الخامس عالم الکتب بیروت ص ۸

معلوم کیا،

احفظوا ما اقول لکم، ولد ھذہ اللیلۃ نبی ھذہ الامۃ الاخیرۃ بین کتفیہ علامۃ[1] الحدیث۔

جو تم سے کہہ رہا ہوں اسے حفظ کر رکھو آج کی رات اس پچھلی اُمت کا نبی پیدا ہوا اس کے شانوں کے درمیان علامت ہے صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم

ارشادات حضور ختم الانبیاء علیہم افضل الصلوٰۃ والثناء

وفیہ انواع نوع فی اسماء النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم

اسماء النبی اجلہ ائمہ بخاری ومسلم وترمذی ونسائی وامام مالک وامام احمد وابوداؤد طیالسی وابن سعد وطبرانی وحاکم وبیہقی وابونعیم وغیرہم حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی رسول اللہ صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

ان لی اسماء انا محمد وانا احمد وانا الماحی الذی یمحو اللہ بی الکفر وانا الحاشر الذی یحشر الناس علی قدمی وانا العاقب الذی لیس بعدہ نبی[2]

بیشک میرے متعدد نام ہیں، میں محمد ہوں میں احمد ہوں، میں ماحی ہوں کہ اللہ تعالٰی میرے سبب سے کفر مٹاتا ہے، میں حاشر ہوں میرے قدموں پر لوگوں کا حشر ہوگا، میں عاقب ہوں اور عاقب وہ جس کے بعد کوئی نبی نہیں صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم۔

سبعہ اخیرہ الا الطبرانی کی روایت میں وانا الخاتم[3] زائد ہے یعنی اور میں خاتم ہوں صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم۔

انا محمد واحمد امام احمد مسند اور مسلم صحیح اور طبرانی معجم کبیر میں حضرت ابوموسٰی اشعری رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

انا محمد واحمد والمقفی والحاشر

میں محمد ہوں اور احمد اور سب انبیاء کے بعد

---

[1] الخصائص الکبرٰی بحوالہ ابن سعد والحاکم والبیہقی وابی نعیم، باب ماظہر فی لیلۃ مولدہ ﷺ، دار الکتب الحدیثیہ بعابدین ۱/ ۱۲۳

[2] صحیح مسلم کتاب الفضائل باب فی اسمائہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم قدیمی کتب خانہ کراچی ۲/ ۲۶۱

[3] شعب الایمان للبیہقی فصل فی اسماء رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم حدیث ۱۳۹۰ دار الکتب العلمیہ بیروت ۲/ ۱۴۱
" " " " " حدیث ۱۳۹۸ " " " ۲/ ۱۴۲
الطبقات الکبرٰی ذکر اسماء الرسول صلے اللہ علیہ وسلم دار صادر بیروت ۱/ ۱۰۴

ونبی التوبۃ ونبی الرحمۃ[1]	آنے والا اور خلائق کو حشر دینے والا اور رحمت کا نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم۔

نام مبارک نبی التوبۃ عجب جامع وکثیر المنافع نام پاک ہے، اس کی تیرہ توجیہیں فقیر غفرلہ المولی القدیر نے شرح صحیح مسلم للامام النووی وشرح الشفا للقاری والخفاجی ومرقاۃ واشعۃ اللمعات شروح مشکوٰۃ وتیسیر وسراج المنیر وحفنی شروح جامع صغیر وجمع الوسائل شرح شمائل ومطالع المسرات ومواہب وشرح زرقانی ومجمع البحار سے التقاط کیں اور چار بتوفیق اللہ تعالٰی اپنی طرف سے بڑھائیں سب سترہ ہوئیں بعضہا املح من بعض واحلی (ان میں ہر ایک دوسری سے لذیذ اور میٹھی ہے۔ ت)

خصائص مصطفٰی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم

(۱) حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی ہدایت سے عالم نے توبہ ورجوع الی اللہ کی دولتیں پائیں حضور کی آواز پر متفرق جماعتیں مختلف امتیں اللہ عزوجل کی طرف پلٹ آئیں۔

ذکرہ فی مطالع المسرات والقاری فی شرح الشفاء والشیخ المحقق فی اشعۃ اللمعات وعلیہ اقتصر فی المواہب اللدنیۃ شرح الاسماء العلیۃ وتبعہ شارحہا الزرقانی فی حسن سردھا۔	اس کو مطالع المسرات میں اور ملا علی قاری نے شرح شفاء میں شیخ محقق نے اشعۃ اللمعات میں ذکر کیا۔ اور اسی پر مواہب لدنیہ کے شرح اسماء مبارکہ میں اور اس سے قبل اپنے بیان میں شارح زرقانی نے انحصار کیا۔ (ت)

(۲) ان کی برکت سے خلائق کو توبہ نصیب ہوئی[6] الشیخ فی اللمعات والاشعۃ۔ اقول ولیس بالاول فان الہدایۃ دعوۃ وارائۃ وبالبرکۃ توفیق الوصول (اقول یہ چیز اول یعنی ہدایت سے حاصل نہیں ہوتی کیونکہ ہدایت دعوت، راستہ دکھانے اور برکت سے وصول مقصود کی توفیق کا

---

[1] صحیح مسلم کتاب الفضائل باب فی اسمائہ صلی اللہ علیہ وسلم قدیمی کتب خانہ کراچی ۲/۲۶۱

[2] مطالع المسرات ذکر اسماء النبی صلی اللہ علیہ وسلم مکتبہ نوریہ رضویہ فیصل آباد ص ۱۰۱

شرح الشفا لملا علی قاری علی ہامش نسیم الریاض فصل فی اسمائہ صلی اللہ علیہ وسلم دار الفکر بیروت ۲/۳۹۳

شرح الزرقانی علی المواہب المقصد الثانی الفصل الاول حرف النون دار المعرفۃ بیروت ۳/۱۲۹

اشعۃ اللمعات شرح مشکوٰۃ باب اسماء النبی وصفاتہ صلی اللہ علیہ وسلم مکتبہ نوریہ رضویہ سکھر ۴/۴۰۲

تام ہے۔ ت)

(۳) ان کے ہاتھ پر جس قدر بندوں نے توبہ کی اور انبیائے کرام کے ہاتھوں پر نہ ہوئی الشیخ فی اللمعات واشار الیہ فی الاشعۃ حیث قال بعد ذکر الاولین (شیخ نے لمعات میں اسے ذکر کیا اور اشعہ میں اسی کی طرف اشارہ فرمایا جہاں انھوں نے پہلے دونوں کا ذکر کیا وہاں یہ ہے۔ ت)

این صفت در جمیع انبیاء مشترک ست و در ذات شریف آن حضرت صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم از ہمہ بیشتر و وافر و کامل تر ست[1]	تمام انبیاء میں یہ صفت مشترک ہے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات میں یہ سب سے زیادہ اور وافر اور کامل تر ہے (ت)

صحیح حدیثوں سے ثابت کہ روز قیامت یہ امت سب اُمتوں سے شمار میں زیادہ ہوگی نہ فقط ہر ایک امت جداگانہ بلکہ مجموع جمیع امم سے، اہل جنت کی ایک سو بیس صفیں ہوں گی جن میں بحمد اللہ تعالٰی اسّی ہماری اور چالیس میں باقی سب اُمتیں، والحمد للہ رب العالمین۔

(۴) وہ توبہ کا حکم لے کر آئے ذکرہ الامام النووی فی شرح صحیح مسلم[2] والقاری فی جمع الوسائل والزرقانی فی شرح المواھب (امام نووی نے شرح مسلم اور ملا علی قاری نے جمع الوسائل اور زرقانی نے شرح مواہب میں ذکر کیا۔ ت)

(۵) اللہ عزوجل کے حضور سے قبول توبہ کی بشارت لائے[3] شرح المواھب والمناوی فی التیسیر۔

(۶) اقول بلکہ وہ توبہ عام لائے ہر نبی صرف اپنی قوم کے لئے توبہ لاتا وہ تمام جہان سے توبہ لیکر آئے صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم۔

(۷) بلکہ توبہ کا حکم وہی لے کر آئے کہ انبیاء علیہم الصلوۃ والثناء سب ان کے نائب ہیں تو روز اول سے آج تک اور آج سے قیامت تک جو توبہ خلق سے طلب کی گئی یا کی جائے گی واقع ہوئی یا واقع ہوگی سب کے نبی ہمارے نبی توبہ ہیں صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم[4] الفاسی فی مطالع المسرات جزاہ اللہ معالی المبرات وعوالی المسرات (علامہ فاسی نے مطالع المسرات میں ذکر کیا، اللہ تعالٰے ان کو نیکیوں کا ذخیرہ اور بلند خوشیاں جزا میں عطا فرمائے۔ ت)

---

[1] اشعۃ اللمعات شرح مشکوٰۃ باب اسماء النبی وصفاتہ الخ فصل ۱ مکتبہ نوریہ رضویہ سکھر ۴/۳۸۲

[2] شرح صحیح مسلم للنووی کتاب الفضائل باب فی اسمائہ الخ قدیمی کتب خانہ کراچی ۲/۲۶۱

[3] التیسیر شرح الجامع الصغیر تحت حدیث انا محمد واحمد الخ مکتبۃ الامام الشافعی ریاض ۱/۳۰۶

[4] مطالع المسرات ذکر اسماء النبی صلی اللہ علیہ وسلم مکتبہ نوریہ رضویہ فیصل آباد ص ۱۰۲ – ۱۰۱

(۸) توبہ سے مراد اہلِ توبہ ہیں۱؎ ای علی وزان قولہ تعالٰی واسئل القریۃ (اللہ تعالٰی کے قول واسئل القریۃ کے انداز پر۔ ت) یعنی توابین کے نبی، مطالع المسرات مع زیادۃ منی (مطالع المسرات اور جو کچھ زیادہ ہے وہ میری طرف سے) اقول اب اوفق یہ ہے کہ توبہ سے مراد ایمان لیں۲؎ کما سوغہ المناوی ثم العزیزی فی شرحی الجامع الصغیر (جیسا کہ علامہ مناوی نے پھر عزیزی نے الجامع الصغیر کی شرحوں میں ذکر فرمایا۔ ت) حاصل یہ کہ تمام اہلِ ایمان کے نبی۔

(۹) ان کی اُمت توابین ہیں، وصفِ توبہ میں سب اُمتوں سے ممتاز ہیں، قرآن ان کی صفت میں التائبون فرماتا ہے، مجمع الوسائل۳؎، جب گناہ کرتے ہیں توبہ لاتے ہیں، یہ امت کا فضل ہے اور اُمت کا ہر فضل اس کے نبی کی طرف راجع، مطالع۴؎۔ اقول و بہ فارق ما قبلہ فلیس فیہ حذف ولا تجوز (میں کہتا ہوں اسی سبب سے وہ پہلے سے جُدا ہوا تو اس میں نہ حذف ہے اور نہ مجاز ہے۔ ت)

(۱۰) ان کی امت کی توبہ سب اُمتوں سے زائد مقبول ہوئی۵؎، حفنی علی الجامع الصغیر، کہ اُن کی توبہ میں مجرد ندامت و ترک فی الحال و عزم امتناع پر کفایت کی گئی، نبی الرحمۃ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے اُن کے بوجھ اٹھائے، اگلی اُمتوں کے سخت و شدید بار ان پر نہ آنے دیے، اگلوں کی توبہ سخت سخت شرائط سے مشروط کی جاتی تھی، گوسالہ پرستی سے بنی اسرائیل کی توبہ اپنی جانوں کے قتل سے رکھی گئی کما نطق بہ القرآن العزیز (جیسا کہ قرآن نے اس کو بیان فرمایا۔ ت) جب ستر ہزار آپس میں کٹ چکے اس وقت توبہ قبول ہوئی، شرح الشفاء للقاری والمرقاۃ و نسیم الریاض و خفاجی و مجمع البحار وغیرہم (ت)

خ؎ اقتصر الحفنی فی تقریر ھذا الوجہ علی ذکر الاستغفار فقط فقال لانہ

حفنی نے اپنی تقریر میں اس وجہ پر استغفار کے ذکر کا اقتصار کیا تو فرمایا آپ کی امت

(باقی اگلے صفحہ پر)

۱؎ مطالع المسرات ذکر اسماء النبی صلی اللہ علیہ وسلم مکتبہ نوریہ رضویہ فیصل آباد ص ۱۰۱ و ۱۰۲

۲؎ التیسیر شرح الجامع الصغیر تحت حدیث انا محمد و احمد مکتبہ الامام الشافعی ریاض ۱/ ۳۶۹

۳؎ جمع الوسائل فی شرح الشمائل باب ما جاء فی اسماء رسول اللہ الخ دار المعرفۃ بیروت ۲/ ۱۸۳

۴؎ مطالع المسرات ذکر اسماء النبی صلی اللہ علیہ وسلم مکتبہ نوریہ رضویہ سکھر ص ۱۰۱

۵؎ حاشیۃ الحفنی علی الجامع الصغیر علی ہامش السراج المنیر المطبعۃ الازہریۃ المصریۃ مصر ۲/ ۹۳

للامام النووی والذی رأیته فی منهاجه ما قدمت فحسب (ان کی مراد امام نووی کی طرف اور جو میں نے ان کی کتاب منہاج میں دیکھا وہ میں نے پہلے بیان کر دیا ہے اور بس۔ ت)

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ)

قبل من هذه الامة التوبة بمجرد الاستغفار زاد میرك بخلاف الامم السابقة واستدل بقوله تعالٰی فاستغفروا الله واستغفر لهم الرسول الآیة ۱؎، وقد اقره العلامة القاری فی المرقاة وفی شرح الشفاء وشدد النکیر علیه فی جمع الوسائل شرح الشمائل فقال هذا قول لم یقل به احد من العلماء، فهو خلاف الامة وقد قال وان ارکان التوبة علی ما قاله العلماء ثلثة الندم والقلع والعزم علی ان لایعود ولا احد جعل الاستغفار اللسانی شرط التوبة ۲؎ اقول رحم الله مولانا القاری لیس فی کلام المحقق ومیرك ان التوبة لاتقبل الا بالاستغفار فضلا عن اشتراط الاستغفار باللسان انما ذکر ان مجرد الاستغفار کان فی توبة هذه الامة من دون الزام امور اخر شاقة مثل قتل الانفس وغیره مما امرت به

سے صرف استغفار پر توبہ قبول فرمائی۔ اس پر میرک نے "بخلاف الامم السابقۃ" کا اضافہ کیا۔ انھوں نے دلیل میں اللہ تعالٰی کا قول "اللہ تعالٰی سے استغفار کرو اور رسول ان کے لئے استغفار فرمائیں الآیۃ" ذکر کیا۔ علامہ قاری نے مرقات اور شرح شفاء میں اس کو ثابت رکھا جبکہ جمع الوسائل میں اس پر سخت اعتراض کیا اور کہا کہ یہ بات علماء میں سے کسی نے نہ کی تو یہ امت کے خلاف ہے اور فرمایا کہ توبہ کے ارکان علماء کے بیان کے مطابق تین ہیں، ندامت اور چھوڑنا، اور آئندہ نہ کرنے کا عزم، اور کسی نے بھی زبانی استغفار کو توبہ کی شرط نہ کہا الخ۔ اقول (میں کہتا ہوں) اللہ تعالٰی ملا علی قاری پر رحم فرمائے محقق اور میرک کے کلام میں، استغفار کے بغیر توبہ کا قبول نہ ہونا کہاں ہے، چہ جائیکہ زبانی استغفار کی شرط ہو، انھوں نے تو یوں کہا ہے کہ اس امت کی توبہ میں صرف استغفار کافی ہے دوسرے شاق امور لازم نہیں مثلاً جانوروں کو قتل کرنا وغیرہ جو کچھ پہلی امتوں پر لازم کیا گیا

(باقی برصفحہ آئندہ)

۱؎ مرقاۃ المفاتیح کتاب الفضائل باب اسماء النبی وصفاتہ ؐ مکتبہ حبیبیہ کوئٹہ ۵۰/۱۰

جمع الوسائل فی شرح الشمائل باب ماجاء اسماء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دار المعرفۃ بیروت ۸۳/۲

۲؎ 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃

(۱۱) وہ خود کثیر التوبہ ہیں، صحیح بخاری میں ہے: میں روزانہ اللہ سبحٰنہ سے سو بار استغفار کرتا ہوں[1]۔ شرح الشفا والمرقاۃ واللمعات والمجمع برمز (ط) للطیبی والزرقانی ہر ایک کی توبہ اس کے لائق ہے حسنات الابرار سیئات المقربین (نیکوں کی خوبیاں مقربین کے گناہ ہیں۔ ت) حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ہر آن ترقی مقامات قرب ومشاہدہ میں ہیں وللاٰخرۃ خیرلک من الاولٰی[2] (آپ کیلئے ہر پچھلی ساعت دوسری سے افضل ہے۔ ت) جب ایک مقام اجل واعلٰی پر ترقی فرماتے گزشتہ مقام کو بہ نسبت اس کے ایک نوع قصور تصور فرماکر اپنے رب کے حضور توبہ واستغفار لاتے تو وہ ہمیشہ ترقی اور ہمیشہ

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ)

الامم السابقة فلا تشم منه رائحة اشتراط الاستغفار لمطلق التوبة وان امعنت النظر لم تجد فيه خلافا لحديث الاصر كانت ايضا فان الاستغفار الصادق لا ينشؤ الا عن ندم صحيح والندم الصحيح يلزمه الاقلاع وعزم الترك ولذا صح عنه صلى الله تعالٰى عليه وسلم قوله الندم توبة على ان المقصود الحصر بالنسبة الى ما كان على الامم السابقة من الاصر ثم هذا كله لامساغ له في تقرير الوجه بما قررنا كما ترى فاعرف ۱۲ منه۔

اس سے مطلق توبہ کے لئے استغفار کی شرط کی بُو تک محسوس نہیں ہوتی، اگر آپ گہری نظر سے دیکھیں تو اس میں آپ کوئی خلاف نہ پائیں گے کہ سچی استغفار کا وجود بھی ندامت کے بغیر نہیں ہوسکتا کیونکہ صحیح ندامت کو گناہ کا ختم کرنا اور اس کے ترک کا عزم لازم ہے اسی لئے حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے صحیح منقول ہے کہ ندامت توبہ ہے، اس کے علاوہ ان کا مقصد پہلی امتوں پر لازم امور کی نسبت سے حصر کرنا ہے، پھر اس وجہ کی تقریر میں اس تمام بیان کا کوئی دخل نہیں ہے جس کی ہم نے تقریر کی جیسا کہ آپ اسے دیکھ رہے ہیں، غور کرو ۱۲ منہ (ت)

---

[1] شرح الشفا للملا علی قاری علی ہامش نسیم الریاض فصل فی اسمائہ صلی اللہ علیہ وسلم دارالفکر بیروت ۴۹۳/۲
مرقات المفاتیح کتاب الفضائل باب اسماء النبی وصفاتہ الخ مکتبہ حبیبیہ کوئٹہ ۱۰/ ۴۹ و ۵۰

[2] القرآن الکریم ۹۳/ ۴

توبہ بے تقصیر ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مطالع[1] مع بعض زیادات منی۔

(۱۲) **باب توبہ:** انہیں کے اُمت کے آخر عہد میں باب توبہ بند ہوگا[2] شرح الشفاء للقاری۔ اگلی نبوتوں میں اگر کوئی ایک نبی کے ہاتھ پر تائب نہ ہوتا کہ دوسرا نبی آتا اس کے ہاتھ پر توبہ لاتے یہاں باب نبوت مسدود اور ختم رسالت پر توبہ مقصود، تو جو ان کے دستِ اقدس پر توبہ نہ لاتے اس کے لئے کہیں توبہ نہیں افادہ الفاسی وبہ استقام کونہ من وجوہ التسمی بہذا الاسم العلی السمی (یہ فائدہ علامہ فاسی نے بیان کیا اور اسی معنی کی بنا پر آپ کی ذاتِ مبارک کا اس نام سے مسمی ہونا درست ہے۔)[3]

(۱۳) **فاتح باب توبہ:** وہ فاتح باب توبہ ہیں سب میں پہلے سیدنا آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے توبہ کی وہ انہیں کے توسل سے تھی تو وہی اصل توبہ ہیں اور وہی وسیلۂ توبہ، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ مطالع[4]

(۱۴) **کعب کا خون:** وہ توبہ قبول کرنے والے ہیں ان کا دروازۂ کرم توبہ و معذرت کرنے والوں کے لئے ہمیشہ مفتوح ہے جب سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کعب بن زہیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا خون اُن کے زمانۂ نصرانیت میں مباح فرما دیا ہے اُن کے بھائی بجیر بن زہیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں لکھا الیہ فانہ لا یرد من جاءہ تائبا ان کے حضور عذر خواہ ان کے سامنے جو حاضر ہو اُسے کبھی رد نہیں فرماتے[5] مطالع المسرات، اسی بنا پر کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب حاضر ہوئے تو یہ قصیدہ نعتیہ بانت سعاد نظم کیا جس میں عرض رسا ہیں:

انبئت ان رسول اللہ اوعدنی — والعفو عند رسول اللہ مامول
انی اتیت رسول اللہ معتذرا — والعذر عند رسول اللہ مقبول[6]

مجھے خبر پہنچی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے میرے لئے سزا کا حکم فرمایا ہے اور رسول کے ہاں معافی کی امید کی جاتی ہے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور معذرت کرتا حاضر ہوا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی

---

[1] مطالع المسرات ذکر اسماء النبی صلی اللہ علیہ وسلم مکتبہ نوریہ رضویہ فیصل آباد ص ۱۰۲

[2] شرح الشفاء لعلی قاری علی ہامش نسیم الریاض فصل فی اسمائہ صلی اللہ علیہ وسلم دار الفکر بیروت ۳۹۳/۲

[3] مطالع المسرات ذکر اسماء النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مکتبہ نوریہ رضویہ فیصل آباد ص ۱۰۱

[4] " " " " " " " " " " " "

[5] " " " " " " " " " " " ص ۱۰۲

[6] المجموعۃ النبہانیۃ فی المدائح النبویۃ قصیدہ بانت سعاد لکعب بن زہیر رضی اللہ عنہ دار المعرفۃ بیروت ۶/۲

بارگاہ میں عذر و ذلت قبول پاتا ہے۔

توراۃ مقدس میں ہے: لایجزی بالسیئۃ السیئۃ ولکن یعفو ویغفر[1] احمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم بدی کا بدلہ بدی نہ دیں گے بلکہ بخش دیں گے اور مغفرت فرمائیں گے۔ رواہ البخاری عن عبداللہ بن عمرو والدارمی وابن سعد وابن عساکر عن ابن عباس والاخیر عن عبداللہ بن سلام وابن ابی حاتم عن وھب بن منبہ وابونعیم عن کعب الاحبار رضی اللہ تعالٰی عنہم اجمعین (اس کو بخاری نے عبداللہ بن عمرو اور دارمی، ابن سعد اور ابن عساکر نے ابن عباس سے اور آخری نے عبداللہ بن سلام سے، ابن ابی حاتم نے وہب بن منبہ سے اور ابونعیم نے کعب الاحبار رضی اللہ عنہم اجمعین سے روایت کیا۔ ت) ولہذا حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے اسمائے طیبہ میں عفو غفور ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم۔

(۱۵) نبی توبہ: اقول وہ نبی توبہ ہیں، بندوں کو حکم ہے کہ ان کی بارگاہ میں حاضر ہو کر توبہ و استغفار کریں، اللہ تو ہر جگہ سنتا ہے، اس کا علم، اس کا سمع، اس کا شہود سب جگہ ایک سا ہے مگر حکم یہی فرمایا کہ میری طرف توبہ چاہو تو میرے محبوب کے حضور حاضر ہو۔ قال تعالٰی

ولو انھم اذ ظلموا انفسھم جاؤک
فاستغفروا اللہ واستغفر لھم الرسول
لوجدوا اللہ توابا رحیما[2]

اگر وہ جو اپنی جانوں پر ظلم کریں تیرے پاس حاضر ہو کر
خدا سے بخشش چاہیں اور رسول ان کی مغفرت مانگے
تو ضرور خدا کو توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں۔

حضور کے عالم حیات ظاہری میں حضور ظاہر تھا اب حضور مزار پُر انوار ہے اور جہاں یہ بھی میسر نہ ہو تو دل سے حضور پُر نور کی طرف توجہ، حضور سے توسل، فریاد، استغاثہ، طلب شفاعت کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم اب بھی ہر مسلمان کے گھر میں جلوہ فرما ہیں۔ مولانا علی قاری علیہ رحمۃ الباری شرح شفا شریف میں فرماتے ہیں:

روح النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم
حاضرۃ فی بیوت اھل الاسلام[3]

نبی صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم ہر مسلمان کے گھر میں
جلوہ فرما ہیں

---

[1] صحیح البخاری کتاب البیوع باب کراہیۃ السخب فی السوق قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/ ۲۸۵
سنن الدارمی باب صفۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم دارالمحاسن بیروت ۱/ ۵

[2] القرآن الکریم ۴/ ۶۴

[3] شرح شفا للقاری علی ہامش نسیم الریاض الباب الرابع من القسم الثانی مطبعۃ الازہریۃ المصریۃ مصر ۳/ ۴۶۴

(۱۶) وہ مفیض توبہ ہیں توبہ لیتے بھی یہی ہیں اور دیتے بھی یہی، یہ توبہ نہ دیں تو کوئی توبہ نہ کرسکے، توبہ ایک نعمت عظمٰی بلکہ اجل نعم ہے اور نصوص متواترہ اولیائے کرام وعلمائے اعلام سے مبرہن ہوچکا کہ ہر نعمت قلیل یا کثیر، صغیر یا کبیر، جسمانی یا روحانی، دینی یا دنیوی، ظاہری یا باطنی، روز اول سے اب تک، اب سے قیامت تک، قیامت سے آخرت، آخرت سے ابد تک، مومن یا کافر، مطیع یا فاجر، ملک یا انسان، جن یا حیوان بلکہ تمام ماسوا اللہ میں جسے جو کچھ ملی یا ملتی ہے یا ملے گی اس کی کلی انہیں کے صبائے کرم سے کھلی اور کھلتی ہے اور کھلے گی، انہیں کے ہاتھوں پر بٹی اور بٹتی ہے یہ سر الوجود و اصل الوجود و خلیفۃ اللہ الاعظم وولی نعمت عالم ہیں صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم، یہ خود فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم:

انا ابو القاسم اللہ یعطی وانا اقسم[1] — میں ابو القاسم ہوں، اللہ دیتا ہے اور میں تقسیم کرتا ہوں

رواہ الحاکم فی المستدرک وصححہ واقرہ الناقدون۔ — اسے حاکم نے مستدرک میں روایت کیا اور اس کی تصحیح کی اور تحقیق کرنے والوں نے اسے ثابت رکھا ہے۔

ان کا رب اللہ عزوجل فرماتا ہے:

وما ارسلنک الا رحمۃ للعلمین[2] — ہم نے نہ بھیجا تمہیں مگر رحمت سارے جہان کے لئے۔

فقیر غفر اللہ تعالٰی لہ نے [illegible] بحث کی تفصیل جلیل اور اس پر نصوص قاہرہ کثیرہ وافرہ کی تکثیر جمیل اپنے رسالہ مبارکہ سلطنۃ المصطفٰی فی ملکوت کل الورٰی میں ذکر کی والحمد للہ رب العٰلمین۔

(۱۷) **اقول** وہ ہی توبہ ہیں کہ گناہوں سے ان کی طرف توبہ کی جاتی ہے توبہ میں ان کا نام پاک نام جلالت حضرت عزت جلالہ کے ساتھ لیا جاتا ہے کہ میں اللہ و رسول کی طرف توبہ کرتا ہوں جل جلالہ وصلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم۔ صحیح بخاری و صحیح مسلم شریف میں ہے ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا نے عرض کی:

یارسول اللہ اتوب الی اللہ والی رسولہ ماذا اذنبت[3] — یارسول اللہ! میں اللہ اور اللہ کے رسول کی طرف توبہ کرتی ہوں مجھ سے کیا خطا ہوئی

ف: ہر نعمت ہر شخص کو نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے ملی اور ملتی ہے اور ملے گی۔

[1] المستدرک للحاکم کتاب التاریخ ذکر اسماء النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم دار الفکر بیروت ۲/ ۶۰۳

[2] القرآن الکریم ۲۱/ ۱۰۷

[3] صحیح البخاری کتاب النکاح باب ھل یرجع اذا رای منکرا فی الدعوۃ قدیمی کتب خانہ کراچی ۲/ ۷۸۰

معجم کبیر میں حضرت ثوبان رضی اللہ تعالٰی عنہ سے ہے ابوبکر صدیق و عمر فاروق وغیرہما چالیس اجلہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالٰی عنہم حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی طرف کھڑے ہوکر ہاتھ پھیلا کر لرزتے کانپتے حضور سے عرض کی:

تبنا الی اللہ والٰی رسولہ۔[1]	ہم اللہ اور اس کے رسول کی طرف توبہ کرتے ہیں۔

فقیر نے یہ حدیثیں مع جلیل و نفیس بحثیں اپنے رسالہ مبارکہ الامن والعلٰی لناعتی المصطفٰی بدافع البلاء میں ذکر کیں۔

اقول توبہ کے معنی ہیں نافرمانی سے باز آنا، جس کی معصیت کی ہے اس سے عہد اطاعت کی تجدید کرکے اُسے راضی کرنا، اور نص قطعی قرآن سے ثابت کہ اللہ عزوجل کا ہر گنہگار حضور سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا گنہگار ہے۔ قال اللہ تعالٰی:

من یطع الرسول فقد اطاع اللہ۔[2]	جس نے رسول کی اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی۔
ویلزمہ بعکس النقیض من لم یطع اللہ لم یطع الرسول وھو معنی قولک من عصی اللہ فقد عصی الرسول۔	اس کو عکس نقیض، من لم یطع اللہ لم یطع الرسول، لازم ہے، اور یہاں سے قول "من عصی اللہ فقد عصی الرسول" کا یہی معنی ہے (ت)

اور قرآن عظیم حکم دیتا ہے کہ اللہ و رسول کو راضی کرو۔ قال اللہ تعالٰی:

واللہ و رسولہ احق ان یرضوہ ان کانوا مؤمنین۔[3]	سب سے زیادہ راضی کرنے کے مستحق اللہ و رسول ہیں اگر یہ لوگ ایمان رکھتے ہیں۔
نسأل اللہ الایمان والامن والامان و رضاہ و رضی رسولہ الکریم علیہ و علٰی اٰلہ الصلوٰۃ والتسلیم۔	ہم اللہ تعالٰی سے ایمان، امن و امان، اس کی رضا، اس کے رسول کریم کی رضا چاہتے ہیں، صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ الصلوٰۃ والتسلیم (ت)

یہ نفیس فوائد کہ استطراداً زبان پر آگئے قابل حفظ ہیں کہ اس رسالے کے غیر میں نہ ملیں گے یوں تو

---

[1] المعجم الکبیر حدیث ۱۴۳۳ المکتبۃ الفیصلیۃ بیروت ۲/۹۵ و ۹۶

[2] القرآن الکریم ۴/۸۰

[3] " " ۹/۶۲

ہر گلے را رنگ و بوئے دیگر ست

(ہر پھول کا رنگ و خوشبو علیحدہ ہے۔ ت)

مگر میں امید کرتا ہوں کہ فقیر کی یہ تینوں توجیہیں اخیر بحمد اللہ تعالٰی چیزے دیگر ہیں وباللہ التوفیق

توبہ قبول کرنے والے نبی

امام احمد و ابن سعد و ابن ابی شیبہ اور امام بخاری تاریخ اور ترمذی شمائل میں حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی مدینہ طیبہ کے ایک راستے میں حضور سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم مجھے ملے ارشاد فرمایا۔

انا محمد وانا احمد وانا نبی الرحمۃ ونبی التوبۃ وانا المقفی وانا الحاشر ونبی الملاحم۔[1]	میں محمد ہوں، میں احمد ہوں، میں رحمت کا نبی ہوں، میں توبہ کا نبی ہوں، میں سب میں آخر نبی ہوں، میں حشر دینے والا ہوں، میں جہادوں کا نبی ہوں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم۔

مٹانے والے محمد

طبرانی معجم کبیر اور سعید بن منصور سنن میں حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالٰی عنہما سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں،

انا محمد وانا احمد وانا الحاشر الذی احشر الناس علی قدمی، وانا الماحی الذی یمحو اللہ بی الکفر، فاذا کان یوم القیمۃ کان لواء الحمد معی، وکنت امام المرسلین وصاحب شفاعتہم۔[2]	میں محمد ہوں، میں احمد ہوں، میں حاشر ہوں کہ لوگوں کو اپنے قدموں پر میں حشر دوں گا، میں ماحی ہوں کہ اللہ تعالٰی نے میرے سبب سے کفر کو محو فرماتا ہے، قیامت کے دن لواء الحمد میرے ہاتھ میں ہوگا، میں سب پیغمبروں کا امام اور ان کی شفاعتوں کا مالک ہوں گا صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم۔

اسمائے طیبہ خاتم و عاقب و مقفی تو معنی ختم نبوت میں نص صریح ہیں۔ علماء فرماتے ہیں اسم پاک حاشر بھی اسی طرف ناظر۔ امام نووی شرح صحیح مسلم میں فرماتے ہیں،

قال العلماء معناھما (ای معنی روایتی قدمی بالتثنیۃ والافراد) یحشرون علی	علماء نے فرمایا ان دونوں یعنی قدمی مفرد اور قدمی تثنیہ کا معنٰی یہ ہے کہ لوگوں کا حشر میرے پیچھے

---

[1] الشمائل الترمذی مع جامع الترمذی باب ماجاء فی اسماء رسول اللہ ۔۔۔ نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی ۲/ ۵۹۰
مسند احمد بن حنبل حدیث حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ دارالفکر بیروت ۵/ ۴۰۵

[2] المعجم الکبیر للطبرانی حدیث ۱۷۵۰ باب من اسمہ جابر بن عبداللہ المکتبۃ الفیصلیہ بیروت ۲/ ۱۸۴

ای علی اثری وزمان نبوتی ورسالتی ولیس بعدی نبی[1]

میری رسالت ونبوت کے زمانہ میں ہوگا، اور میرے بعد کوئی نبی نہیں (ت)

تیسیر میں ہے:

ای علی اثر نبوتی ای من زمانھا لیس بعدہ نبی[2]

یعنی میری نبوت کے زمانہ کے بعد یعنی میرے بعد کوئی نبی نہیں (ت)

جمع الوسائل میں ہے:

قال الجزری ای یحشرون علی اثر زمان نبوتی لیس بعدی نبی[3]

جزری نے فرمایا یعنی لوگوں کا حشر میری نبوت کے زمانہ کے بعد ہوگا میرے بعد کوئی نبی نہ ہوگا (ت)

۱۰ دس اسمائے مبارکہ

ابن مردویہ تفسیر اور ابونعیم دلائل میں اور ابن عدی و ابن عساکر و دیلمی حضرت ابوالطفیل رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی رسول اللہ صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

ان لی عشرۃ اسماء عند ربی انا محمد و احمد والفاتح والخاتم وابو القاسم والحاشر والعاقب والماحی ویٰس وطٰہٰ[4]

میرے رب کے یہاں میرے دس نام ہیں: محمد و احمد و فاتح عالم ایجاد و خاتم نبوت و ابوالقاسم و حاشر و آخر الانبیاء و ماحی کفر و یٰس و طٰہٰ صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم۔

ابن عدی کامل میں حضرت جابر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی ان لی عند ربی عشرۃ اسماء میرے رب کے پاس میرے لئے دس نام ہیں از انجملہ محمد و احمد و ماحی و حاشر و عاقب یعنی خاتم الانبیاء و رسول الرحمۃ و رسول التوبہ و رسول الملاحم ذکر کرکے فرمایا: وانا المقفی قفیت النبیین عامۃ وان

---

[1] شرح صحیح مسلم للنووی مع صحیح مسلم باب فی اسمائہ صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم قدیمی کتب خانہ کراچی ۲/۲۶۱

[2] التیسیر شرح الجامع الصغیر تحت حدیث ان لی اسماء مکتبہ امام شافعی الریاض ۱/۳۴۳

[3] جمع الوسائل فی شرح الشمائل باب ما جاء فی اسماء رسول اللہ صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم دارالمعرفۃ بیروت ۲/۱۸۲

[4] الکامل فی ضعفاء ترجمہ سیف بن وہب دارالفکر بیروت ۳/۱۲۶۳

دلائل النبوۃ لابی نعیم الفصل الثالث عالم الکتب بیروت ص ۱۲

تہذیب تاریخ ابن عساکر باب معرفۃ اسمائہ الخ داراحیاء التراث العربی بیروت ۱/۲۷۵

قثم[1] میں مقفّی ہوں کہ تمام پیغمبروں کے بعد آیا اور میں کامل جامع ہوں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

تنبیہ: یہ حدیث ابن عدی نے مولیٰ علی و ام المومنین صدیقہ و اسامہ بن زید و عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے بھی روایت کی،

کما فی مطالع المسرات فان کان کلہا عاقب او مقفی و نحوھما کانت خمسۃ احادیث۔

جیسا کہ مطالع المسرات میں ہے تو اگر تمام میں عاقب یا مقفی وغیرہما ہوں تو پانچ احادیث ہوگئیں (ت)

الحاشر والعاقب

حاکم مستدرک میں بافادۂ تصحیح حضرت عوف بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کنیسۂ یہود میں تشریف لے گئے، [illegible] تھا، فرمایا: اے گروہ یہود! مجھے بارہ آدمی دکھاؤ جو گواہی دینے والے ہوں کہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، اللہ عزوجل سب یہود سے اپنا غضب (یعنی جس میں وہ زمانۂ موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے گرفتار ہیں کہ وباؤ بغضب من اللہ فباؤ بغضب علی غضب[2] (اور خدا کے غضب میں لوٹے تو غضب پر غضب کے سزاوار ہوئے۔ت) اٹھالے گا، یہود ساکت رہے کسی نے جواب نہ دیا۔ حضور نے فرمایا،

ابیتم فواللہ لانا الحاشر و انا العاقب و انا النبی المصطفی آمنتم او کذبتم[3]

تم نے نہ مانا تو خدا کی قسم بیشک میں حاشر ہوں اور میں خاتم الانبیاء ہوں اور میں نبی مصطفیٰ ہوں خواہ تم مانو یا نہ مانو۔

رسولِ جہاد

ابن سعد مجاہد تابعی سے مرسلاً راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں،

انا محمد و احمد انا رسول الرحمۃ انا الملحمۃ انا المقفی والحاشر[4]

میں محمد و احمد ہوں، میں رسولِ رحمت ہوں، میں رسولِ جہاد ہوں، میں خاتم الانبیاء ہوں، میں لوگوں کو حشر دینے والا ہوں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

---

[1] الکامل فی ضعفاء الرجال ترجمہ وھب بن وھب بن کثیر بن عبداللہ بن زمعہ دار الفکر بیروت ۷/ ۲۵۲۶

[2] القرآن الکریم ۲/ ۶۱ و ۹۰

[3] المستدرک للحاکم کتاب معرفۃ الصحابۃ مطبع دار الفکر بیروت ۳/ ۴۱۵

[4] الطبقات الکبریٰ لابن سعد ذکر اسماء الرسول صلی اللہ علیہ وسلم دار صادر بیروت ۱/ ۱۰۵

نوعِ آخر، ھو الاوّل والاٰخر والظّاھر والباطن[1]

؎ وہی ہیں اوّل وہی ہیں آخر وہی ہیں باطن وہی ہیں ظاھر
انھیں سے عالم کی ابتدا ہے وہی رسولوں کی انتہا ہیں

صحیحین میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے ہے، رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

نحن الاٰخرون السابقون یوم القیٰمۃ[2] ہم زمانے میں سب سے پچھلے اور قیامت میں سب سے اگلے ہیں۔

مسلم و ابن ماجہ ابوہریرہ و حذیفہ رضی اللہ تعالٰی عنہما سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

نحن الاٰخرون من اھل الدنیا والاولون یوم القیٰمۃ المقضی لھم قبل الخلائق[3] ہم دنیا میں سب کے بعد اور آخرت میں سب پر سابق ہیں، تمام جہان سے پہلے ہمارے لئے حکم ہوگا۔

دارمی ابن مکتوم رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

ان اللہ ادرک بی الاجل المرحوم واختار لی اختیارا فنحن الاٰخرون ونحن السابقون یوم القیٰمۃ[4] بیشک اللہ نے مجھے مدتِ اخیرہ زمانۂ انتظار پر پہنچایا اور مجھے چن کر پسند فرمایا تو ہمیں سب سے پچھلے اور ہمیں روزِ قیامت سب سے اگلے صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم۔

اس حدیث میں نسخ مختلف ہیں بعض میں یوں ہے:

ان اللہ ادرک بی الاجل المرحوم و مجھے اللہ عزوجل نے محض رحمت کے وقت پہنچایا اور

---

[1] القرآن الکریم ۳/۵۷

[2] صحیح البخاری کتاب الجمعۃ باب فرض الجمعۃ قدیمی کتب خانہ کراچی ۱۲۰/۱

صحیح مسلم " باب فضیلۃ یوم الجمعۃ " " " ۲۸۲/۱

[3] " " " " " " " "

[4] کنز العمال بحوالہ الدارمی حدیث ۳۲۰۸۰ موسسۃ الرسالہ بیروت ۴۳۳/۱۰

اختصر لی اختصارا۔ میرے لئے کمال اختصار فرمایا۔

اس اختصار کی شرح و تفسیر پانچ وجہ منیر پر فقیر نے اپنے رسالہ تجلی الیقین بان نبینا سید المرسلین میں بیان کی۔

آخر زمان اور اولین یوم قیامت

اسحٰق بن راہویہ مسند اور ابوبکر بن ابی شیبہ استاذ بخاری و مسلم مصنف میں مکحول سے راوی امیر المومنین عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ کا ایک یہودی پر کچھ آتا تھا لینے کے لئے تشریف لے گئے اور فرمایا،

لا والذی اصطفی محمدا علی البشر لا افارقک۔ قسم اس کی جس نے محمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو تمام آدمیوں سے برگزیدہ کیا میں تجھے نہ چھوڑوں گا۔

یہودی بولا، واللہ اللہ نے انہیں تمام بشر سے افضل نہ کیا، امیر المومنین نے اسے طمانچہ مارا، وہ بارگاہ رسالت میں نالشی آیا حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا، عمر! تم اس طمانچہ کے بدلے اسے راضی کردو (یعنی ذمی ہے) اور ہاں اے یہودی! آدم صفی اللہ، ابراہیم خلیل اللہ، نوح نجی اللہ، موسٰی کلیم اللہ، عیسٰی روح اللہ ہیں وانا حبیب اللہ اور میں اللہ کا پیارا ہوں، ہاں اے یہودی! اللہ نے اپنے دو ناموں پر میری امت کے نام رکھے اللہ سلام ہے اور میری امت کا نام مسلمین رکھا اور اللہ مومن ہے اور میری امت کو مومنین کا لقب دیا، ہاں اے یہودی! تم زمانے میں پہلے ہو ونحن الاٰخرون السابقون یوم القیمۃ اور ہم زمانے میں بعد اور روز قیامت میں سب سے پہلے ہیں، ہاں ہاں جنت حرام ہے انبیاء پر جب تک میں اس میں جلوہ افروز نہ ہوں اور حرام ہے امتوں پر جب تک میری امت نہ داخل ہو، صلی اللہ تعالٰی علیک وعلیہم وسلم۔

دریائے رحمت

بیہقی شعب الایمان میں ابوقلابہ سے مرسلاً راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں: انما بعثت فاتحا وخاتما[٣] میں بھیجا گیا دریائے رحمت کھولتا اور نبوت و رسالت ختم کرتا ہوا۔

آخرین بعثت

ابن ابی حاتم و طبری و ثعلبی تفاسیر اور ابواسحٰق جوزجانی تاریخ اور ابونعیم دلائل میں بطرق عدیدہ عن قتادۃ عن الحسن عن ابی ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ مسنداً اور

---

[١] سنن الدارمی باب ما اعطی النبی صلی اللہ علیہ وسلم من الفضل دار المحاسن للطباعۃ مصر ۱/ ۳۲

[٢] المصنف لابن ابی شیبہ کتاب الفضائل حدیث ۱۱۸۵۱ ادارۃ القرآن والعلوم الاسلامیہ کراچی ۱۱/ ۵۱۱

[٣] بیہقی شعب الایمان حدیث ۵۲۰۲ دار الکتب العلمیہ بیروت ۴/ ۳۰۰

ابن سعد طبقات اور ابن لال مکارم الاخلاق میں ... سے مرسلاً راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آیۂ کریمہ واذ اخذنا من النبیین میثاقہم ومنک ومن نوح وابراہیم وموسیٰ وعیسیٰ ابن مریم کی تفسیر میں فرمایا۔

كنت اول النبيين في الخلق وآخرهم في البعث[1]	میں سب نبیوں سے پہلے پیدا ہوا اور سب کے بعد بھیجا گیا۔

قتادہ نے کہا: فبدأ بی قبلهم —— اسی لئے رب العزت تبارک وتعالیٰ نے آیۂ کریمہ میں انبیائے سابقین سے پہلے حضور پر نور کا نام پاک لیا، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

تذییل: ابو سہل قطان اپنے امالی میں سہل بن صالح ہمدانی سے راوی، میں نے حضرت سیدنا امام باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تو سب انبیاء کے بعد مبعوث ہوئے حضور کو سب پر تقدم کیونکر ہوا، فرمایا

ان الله تعالى لما اخذ من بني آدم من ظهورهم ذريتهم واشهدهم على انفسهم الست بربكم كان محمد صلى الله تعالى عليه وسلم اول من قال بلى ولذلك صار يتقدم الانبياء وهو آخر من بعث[2]	جب اللہ تعالیٰ نے آدمیوں کی پیٹھوں سے ان کی اولادیں روز میثاق نکالیں اور انھیں خود ان پر گواہ بنانے کو فرمایا کیا میں تمہارا رب نہیں، تو سب سے پہلے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کلمہ بلیٰ عرض کیا کہ ہاں کیوں نہیں، اسی وجہ سے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سب انبیاء پر تقدم ہوا حالانکہ حضور سب کے بعد مبعوث ہوئے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

حضرت فاروق کا طریق ندا وخطاب بعد از وصال

شفا شریف امام قاضی عیاض و احیاء العلوم امام حجۃ الاسلام و مدخل امام ابن الحاج و اقتباس الانوار علامہ ابو عبداللہ محمد بن علی رشاطی و شرح البردہ ابو العباس قصار و مواہب لدنیہ امام قسطلانی وغیرہا کتب معتمدین میں ہے امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بعد وفات حضور

---

[1] تفسیر ابن ابی حاتم تحت آیۃ واذ اخذنا من النبیین الخ حدیث ۱۶۵۹۵ مکتبہ نزار مصطفی الباز مکۃ المکرمۃ ۹/ ۳۱۱۶
تفسیر بغوی المعروف معالم التنزیل علی ہامش الخازن تحت آیۃ واذ اخذنا من النبیین الخ مصطفی البابی الحلبی مصر ۵/ ۲۳۲

[2] الخصائص الکبریٰ بحوالہ ابی سہل باب خصوصیۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم بکونہ اول النبیین فی الخلق دار الکتب الحدیثیہ عابدین ۱/ ۹

سید الکائنات علیہ افضل الصلوٰۃ والتحیات جو فضائل عالیہ حضور پُر نور صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم حضور کو ندا و خطاب کرکے عرض کئے ہیں انھیں میں گزارش کرتے ہیں:

بابی انت وامی یا رسول اللہ لقد بلغ من فضیلتك عند اللہ ان بعثك آخر الانبیاء وذکرك فی اولھم، فقال اللہ تعالےٰ واذ اخذنا من النبیین میثاقھم ومنك ومن نوح[1] الآیۃ۔

یا رسول اللہ! میرے ماں باپ حضور پر قربان حضور کی فضیلت اللہ عزوجل کی بارگاہ میں اس حد کو پہنچی کہ حضور کو تمام انبیاء کے بعد بھیجا اور ان سب سے پہلے ذکر فرمایا کہ فرماتا ہے اور یاد کر جب ہم نے پیغمبروں سے ان کا عہد لیا اور تجھ سے اے محبوب اور نوح و ابراہیم و موسیٰ و عیسیٰ بن مریم سے علیہم الصلوٰۃ والسلام

حضرت جبرائیل سلام کہتے ہیں

علامہ محمد بن احمد بن محمد بن محمد بن ابی بکر بن مرزوق تلمسانی شرح شفا شریف میں سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے راوی، رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: جبریل نے حاضر ہوکر مجھے یوں سلام کیا: السلام علیک یا ظاھر، السلام علیک یا باطن۔ میں نے فرمایا: اے جبریل! یہ صفات تو اللہ عزوجل کی ہیں کہ اُسی کو لائق ہیں مجھ سی مخلوق کی کیونکر ہوسکتی ہیں۔ جبریل نے عرض کی: اللہ تبارک و تعالےٰ نے حضور کو ان صفات سے فضیلت دی اور تمام انبیاء و مرسلین پر ان سے خصوصیت بخشی اپنے نام و وصف سے حضور کے نام و وصف مشتق فرمائے،

وسماك بالاول لانك اول الانبیاء خلقا وسماك بالآخر لانك آخر الانبیاء فی العصور خاتم الانبیاء الی آخر الامم۔

حضور کا اوّل نام رکھا کہ حضور سب انبیاء سے آفرینش میں مقدم ہیں اور حضور کا آخر نام رکھا کہ حضور سب پیغمبروں سے زمانے میں مؤخر و خاتم الانبیاء و نبی امت آخرین ہیں

باطن نام رکھا کہ اس نے اپنے نام پاک کے ساتھ حضور کا نام نامی سنہرے نور سے ساق عرش پر آفرینش آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے دو ہزار برس پہلے ابد تک لکھا پھر مجھے حضور پر درود بھیجنے کا حکم دیا میں نے حضور پر ہزار سال درود بھیجی اور ہزار سال بھیجی یہاں تک کہ اللہ تعالےٰ نے حضور کو مبعوث کیا یہاں تک کہ اللہ تعالےٰ نے حضور کو مبعوث کیا خوشخبری دیتا اور ڈر سناتا اور اللہ کی طرف اس کے حکم سے بلاتا اور جگمگاتا سورج۔

---

[1] المواہب اللدنیہ باب وفاتہ صلے اللہ علیہ وسلم المکتب الاسلامی بیروت ۴/ ۵۵۵

حضور کو ظاہر نام عطا فرمایا کہ اس نے حضور کو تمام دینوں پر ظہور و غلبہ دیا اور حضور کی شریعت و فضیلت کو تمام اہل سماوات و ارض پر ظاہر و آشکارا کیا تو کوئی ایسا نہ رہا جس نے حضور پر نور پر درود نہ بھیجی ہو، اللہ حضور پر درود بھیجے۔

فربك محمود وانت محمد وربك الاول والاٰخر والظاهر والباطن وانت الاول والاٰخر والظاهر والباطن۔

پس حضور کا رب محمود ہے اور حضور محمد، حضور کا رب اول و آخر و ظاہر و باطن ہے اور حضور اول و آخر و ظاہر و باطن ہیں۔

سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا:

الحمد لله الذی فضلنی علی جمیع النبیین حتی فی اسمی وصفتی۔

سب خوبیاں اللہ عزوجل کو جس نے مجھے تمام انبیاء پر فضیلت دی یہاں تک کہ میرے نام و صفت میں۔

ذکره القاری فی شرح الشفاء فقال قد روی التلمسانی عن ابن عباس[1] الخ۔

علی قاری نے شرح شفاء میں اس کا ذکر کیا اور فرمایا کہ تلمسانی نے ابن عباس سے روایت کیا۔

اقول ظاهره انه اخرجه بسنده فان الاسناد ماخوذ فی مفهوم الروایة کما قاله الزرقانی فی شرح المواهب ولعل الظاهر ان فیه تجرید او المراد اورده ذکر واللّٰه تعالٰی اعلم۔

اقول (میں کہتا ہوں) اس کا ظاہر یہ ہے کہ اس کو انہوں نے اپنی سند کے ساتھ تخریج کیا ہے کہ اسناد روایت کے مفہوم میں ماخوذ ہے جیسا کہ زرقانی نے شرح مواہب میں فرمایا ہو سکتا ہے کہ ظاہر یہ ہو کہ اس میں تجرید ہو (اسناد ماخوذ نہ ہو) اور صرف وارد کرنا اور ذکر کرنا مراد ہو واللہ تعالٰی اعلم۔

نوع آخر خصوص نصوص ختم نبوت

صحیح مسلم شریف میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے ہے:

فضلت علی الانبیاء بست اعطیت جوامع الکلم ونصرت بالرعب واحلت لی الغنائم وجعلت لی الارض مسجدا وطهورا وارسلت الی

میں تمام انبیاء پر چھ وجہ سے فضیلت دیا گیا، مجھے جامع باتیں عطا ہوئیں اور مخالفوں کے دل میں میرا رعب ڈالنے سے میری مدد کی گئی اور میرے لئے غنیمتیں حلال ہوئیں اور میرے لئے زمین پاک

---

[1] شرح الشفاء لعلی قاری علی ہامش نسیم الریاض فصل فی اسماء رسول اللہ الخ دارالفکر بیروت ۴۲۵/۲

الخلق كافة وختم بی النبیون[۱]

کرنے والی اور نماز کی جگہ قرار دی گئی اور میں تمام جہان سب ماسوی اللہ کا رسول ہوا اور مجھ سے انبیاء ختم کئے گئے صلے اللہ تعالے علیہ وسلم۔

خاتم النبیین

دارمی اپنی سنن میں بسند صحیح اور بخاری تاریخ اور طبرانی اوسط اور بیہقی سنن میں اور ابونعیم حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالے عنہما سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

انا قائد المرسلین ولا فخر، وانا خاتم النبیین ولا فخر، وانا شافع ومشفع ولا فخر[۲]

میں تمام پیغمبروں کا خاتم ہوں اور بطور فخر نہیں کہتا اور میں سب سے پہلا شفاعت کرنے والا اور سب سے پہلا شفاعت قبول کیا گیا ہوں اور بروجہ فخر ارشاد نہیں کرتا صلے اللہ تعالے علیہ وسلم۔

احمد و حاکم و بیہقی و ابن حبان عرباض بن ساریہ رضی اللہ تعالے عنہ سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

انی مکتوب عند اللہ فی ام الکتاب لخاتم النبیین وان آدم لمنجدل فی طینتہ[۳]

بیشک بالیقین میں اللہ کے حضور لوح محفوظ میں خاتم النبیین لکھا تھا اور ہنوز آدم اپنی مٹی میں پڑے تھے۔ ؎

آدم ہنوز تن بآب و گل داشت
کو حکم بملک جان و دل داشت

(حضرت آدم علیہ السلام اپنے خمیر ہی میں تھے جبکہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم بحکم خداوندی جان و دل سے سرفراز تھے)

لوح محفوظ پر شہادت ختم نبوت

مواہب لدنیہ و مطالع المسرات میں ہے:

اخرج مسلم فی صحیحہ من حدیث عبد اللہ بن عمرو بن العاص عن النبی صلی

یعنی صحیح مسلم شریف میں حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالی عنہما سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ

---

[۱] صحیح مسلم کتاب المساجد باب المساجد ومواضع الصلوٰۃ قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/۱۹۹

[۲] سنن الدارمی حدیث ۵۰ باب ما اعطی النبی صلی اللہ علیہ وسلم من الفضل دار المحاسن قاہرہ مصر ۱/۳۱

[۳] المستدرک کتاب التاریخ ذکر اخبار سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم دار الفکر بیروت ۲/۶۰۰

کنز العمال حدیث ۳۲۱۱۴ موسسۃ الرسالہ بیروت ۱۱/۴۴۹

اللہ تعالٰی علیہ وسلم انہ قال ان اللہ عزوجل کتب مقادیر الخلق قبل ان یخلق السموٰت والارض بخمسین الف سنۃ فکان عرشہ علی الماء، ومن جملۃ ماکتب فی الذکر وھو ام الکتاب ان محمدا خاتم النبیین۔

وسلم فرماتے ہیں اللہ عزوجل نے زمین وآسمان کی آفرینش سے پچاس ہزار برس پہلے خلق کی تقدیر لکھی اور اس کا عرش پانی پر تھا منجملہ ان تحریرات کے لوحِ محفوظ میں لکھا بیشک محمد خاتم النبیین ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم۔

ثم قال بعدہ فی المواھب وعن العرباض بن ساریۃ[1] فذکر الحدیث المذکور آنفا و قال بعدہ فی المطالع وغیر ذٰلک من الاحادیث[2] اھ وقال الزرقانی بعد قولہ ان محمدا خاتم النبیین مانصہ قیل الحدیث یفید سبق العرش علی التقدیر وعلی کتابۃ محمد خاتم النبیین[3] اھ وافادوا جمیعھم انہ حدیث واحد مخرج ھٰکذا فی صحیح مسلم والعبد الضعیف راجع الصحیح من کتاب القدر فلم یجد فیہ الا الی قولہ وکان عرشہ علی الماء وبھٰذا القدر عزاہ فی المشکوٰۃ والجامع الصغیر والکبیر وغیرھا فاللہ اعلم۔

پھر اس کے بعد مواہب میں فرمایا اور عرباض بن ساریہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی ہے ابھی مذکور حدیث کو ذکر کیا اور اس کے بعد مطالع المسرات میں فرمایا اس کے علاوہ احادیث میں ہے اھ، اور علامہ زرقانی نے اپنے قول "تحقیق محمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں" کے بعد فرمایا اگر اعتراض ہو کہ حدیث سے عرش کی تخلیق، تقدیر اور محمد خاتم النبیین لکھنے سے قبل کا فائدہ دے رہی ہے اھ، تو ان سب نے افادہ کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ سب ایک حدیث ہے جس کو صحیح مسلم میں تخریج کیا ہے جبکہ اس عبدِ ضعیف نے صحیح مسلم کی کتاب القدر کو دیکھا تو اس میں صرف ان کا قول یہ پایا "وکان عرشہ علی الماء" اس کا عرش پانی پر تھا، اور اسی قدر کو مشکوٰۃ میں صحیح مسلم وجامع صغیر وکبیر وغیرہا کی طرف منسوب کیا ہے، تو اللہ تعالٰی زیادہ علم والا ہے۔ (ت)

---

[1] المواہب اللدنیۃ باب سبق نبوتہ المکتب الاسلامی بیروت ۱/ ۵۴
مطالع المسرات مکتبہ نوریہ رضویہ فیصل آباد ص ۹۸

[2] " " " " " " "

[3] شرح الزرقانی علی المواہب اللدنیۃ المقصد الاول دارالمعرفۃ بیروت ۱/ ۳

عمارت نبوت کی آخری اینٹ

احمد و بخاری و مسلم و ترمذی حضرت جابر بن عبداللہ اور احمد و شیخین حضرت ابو ہریرہ اور احمد و مسلم حضرت ابوسعید خدری اور احمد و ترمذی حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالٰی عنہم سے بالفاظ متقاربہ و معانی متقاربہ راوی حضور خاتم المرسلین صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں،

مثلی و مثل الانبیاء کمثل قصر احسن بنیانه ترک منه موضع لبنة فطاف به النظار یتعجبون من حسن بنیانه الا موضع تلک اللبنة فکنت انا سددت موضع اللبنة ختم بی البنیان وختم بی الرسل[1] وفی لفظ للشیخین فانا اللبنة وانا خاتم النبیین[2]

میری اور تمام انبیاء کی کہاوت ایسی ہے جیسے ایک محل نہایت عمدہ بنایا گیا اور اس میں ایک اینٹ کی جگہ خالی رہی، دیکھنے والے اس کے آس پاس پھرتے اور اس کی خوبی تعمیر سے تعجب کرتے مگر وہی ایک اینٹ کی جگہ کہ نگاہوں میں کھٹکتی، میں نے تشریف لا کر وہ جگہ بند کی، مجھ سے یہ عمارت پوری کی گئی، مجھ سے رسولوں کی انتہا ہوئی، میں عمارت نبوت کی وہ پچھلی اینٹ ہوں، میں تمام انبیاء کا خاتم ہوں صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم۔

امام ترمذی حکیم عارف باللہ محمد بن علی نوادر الاصول میں سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی رسول اللہ صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم فرماتے ہیں،

اول الرسل آدم وآخرھم محمد[3] سب رسولوں میں پہلے آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں اور سب میں پچھلے محمد صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم۔

سوسمار کی گواہی

طبرانی معجم اوسط و معجم صغیر اور ابن عدی کامل اور حاکم کتاب المعجزات اور بیہقی و ابو نعیم کتاب دلائل النبوۃ اور ابن عساکر تاریخ میں امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی حضور اقدس صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم مجمع اصحاب میں تشریف فرما تھے کہ ایک بادیہ نشین قبیلۂ بنی سلیم کا آیا سوسمار شکار کرکے لایا تھا وہ حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے سامنے

---

[1] مشکوٰۃ المصابیح بحوالہ متفق علیہ باب فضائل سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم مطبع مجتبائی دہلی ص ۵۱۱

[2] صحیح البخاری باب خاتم النبیین قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/ ۵۰۱

صحیح مسلم باب ذکر کونہ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین " " " ۲/ ۲۴۸

[3] نوادر الاصول حکیم ترمذی

ڈال دیا اور بولا قسم ہے لات وعزّٰی کی وہ شخص آپ پر ایمان نہ لائے گا جب تک یہ سوسمار ایمان نہ لائے، حضور پر نور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے اس جانور کو پکارا وہ فصیح زبان روشن بیان عربی میں بولا جسے سب حاضرین نے خوب سُنا اور سمجھا،

لبیک وسعدیک یا زین من وافی یوم القیامۃ۔

میں خدمت و بندگی میں حاضر ہوں اے تمام حاضرینِ مجمعِ محشر کی زینت۔

حضور نے فرمایا، من تعبد تیرا معبود کون ہے؟ عرض کی،

الذی فی السماء عرشہ وفی الارض سلطانہ وفی البحر سبیلہ وفی الجنۃ رحمتہ وفی النار عذابہ۔

وہ جس کا عرش آسمان میں اور سلطنت زمین میں اور راہ سمندر میں اور رحمت جنت میں اور عذاب نار میں۔

فرمایا، من انا بھلا میں کون ہوں؟ عرض کی،

انت رسول رب العٰلمین وخاتم النبیین قد افلح من صدقک وقد خاب من کذبک۔

حضور پروردگارِ عالم کے رسول ہیں اور رسولوں کے خاتم، جس نے حضور کی تصدیق کی وہ مراد کو پہنچا اور جس نے نہ مانا نامراد رہا۔

اعرابی نے کہا اب آنکھوں دیکھے کے بعد کیا شبہہ ہے، خدا کی قسم میں جس وقت حاضر ہوا حضور سے زیادہ اس شخص کو دشمن کوئی نہ تھا اور اب حضور مجھے اپنے باپ اور اپنی جان سے زیادہ محبوب ہیں اشھد ان لا الٰہ الا اللہ وانک رسول اللہ[1] (میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور آپ اللہ کے رسول ہیں۔ ت) یہ مختصر ہے اور حدیث میں اس سے زیادہ کلام اطیب واکثر۔

یہ حدیث امیر المومنین مولٰی علی وام المومنین عائشہ صدیقہ وحضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہم کی روایت سے بھی آئی،

کما فی الجامع الکبیر والخصائص الکبرٰی و لم اقف علی الفاظہم فان اشتملت جمیعا علی لفظ خاتم النبیین کانت اربعۃ احادیث۔

جیسا کہ جامع کبیر اور خصائص کبرٰی میں ہے میں نے ان کے الفاظ نہ پائے اگر ان سب کے الفاظ خاتم النبیین کے لفظ پر مشتمل ہوں تو یہ چار احادیث ہوئیں (ت)

---

[1] دلائل النبوۃ لابی نعیم ذکر الظبی والضب عالم الکتب بیروت ۱۳۳/۲

تذییل: ترمذی حدیث طویل حلیۂ اقدس میں امیر المومنین مولٰی علی کرم اللہ تعالٰی وجہہ الکریم سے راوی کہ انھوں نے فرمایا: بین کتفیه خاتم النبوة وھو خاتم النبیین[1] حضور کے دونوں شانوں کے بیچ میں مُہر نبوت ہے اور حضور خاتم النبیین ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وعلیہم وسلم۔

تذییل: طبرانی معجم اور ابونعیم عزالی سعید بن منصور میں امیر المومنین مولٰی علی کرم اللہ تعالٰی وجہہ سے درود شریف کا ایک صیغہ طیبہ راوی جس میں فرماتے ہیں:

اجعل شرائف صلواتك ونوامی برکاتك و رأفة تحننك علی محمد عبدك ورسولك الخاتم لما سبق والفاتح لما اغلق[2]	الٰہی! اپنی بزرگ درودیں اور بڑھتی برکتیں اور رحمت کی مہر نازل کر محمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم پر کہ تیرے بندے اور تیرے رسول ہیں، گزروں کے خاتم اور مشکلوں کے کھولنے والے صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم۔

نوع آخر: ختم نبوت ہوئی، نبوت منقطع ہوئی، جب سے نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو نبوت ملی کسی دوسرے کو نہیں مل سکتی۔

ولا نبی بعدی

صحیح بخاری شریف میں مروی رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

کانت بنو اسرائیل تسوسھم الانبیاء کلما ھلك نبی خلفه نبی ولا نبی بعدی[3]	انبیاء بنی اسرائیل کی سیاست فرماتے، جب ایک نبی تشریف لے جاتا دوسرا اس کے بعد آتا، میرے بعد کوئی نبی نہیں صلی اللہ علیہ وسلم۔

احمد و ترمذی و حاکم بسند صحیح برشرط صحیح مسلم کما قاله الحاکم واقرہ الناقدون (جیسے حاکم نے کہا ہے اور محققین نے اسے ثابت رکھا ہے) حضرت انس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

ان الرسالة والنبوة قد انقطعت	بیشک رسالت و نبوت ختم ہوگئی اب میرے بعد

---

[1] جامع ترمذی ابواب المناقب باب ماجاء فی صفة النبی صلی اللہ علیہ وسلم امین کمپنی کتب خانہ رشیدیہ دہلی ۲/ ۲۰۵

[2] المعجم الاوسط حدیث ۹۰۸۵ مکتبة المعارف الریاض ۱۰/ ۳۶

[3] صحیح بخاری کتاب الانبیاء باب ماذکر عن بنی اسرائیل قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/ ۴۹

ف: نوع چہارم نبوت منقطع ہوئی اب کوئی نبی نہیں ہوسکتا۔

فلا رسول بعدی ولا نبی [1]	نہ کوئی رسول نہ نبی صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم۔

صحیح بخاری شریف میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے ہے رسول اللہ صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم فرماتے ہیں:

لم یبق من النبوۃ الا المبشرات الرؤیا الصالحۃ [2]	نبوت سے کچھ باقی نہ رہا صرف بشارتیں باقی ہیں اچھی خوابیں۔

طبرانی معجم کبیر میں حضرت حذیفہ بن اسید رضی اللہ تعالٰی عنہ سے بسند صحیح راوی رسول اللہ صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم فرماتے ہیں:

ذھبت النبوۃ فلا نبوۃ بعدی الا المبشرات الرؤیا الصالحۃ یراھا الرجل او تری لہ [3]	نبوت گئی اب میرے بعد نبوت نہیں مگر بشارتیں ہیں اچھا خواب کہ انسان آپ دیکھے یا اس کے لئے دیکھا جائے۔

احمد و ابنا ماجہ و خزیمہ و حبان حضرت ام کرز رضی اللہ تعالٰے عنہا سے بسند حسن راوی رسول اللہ صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم فرماتے ہیں:

ذھبت النبوۃ وبقیت المبشرات [4]	نبوت ہوئی اور بشارتیں باقی ہیں۔

صحیح مسلم و سنن ابی داؤد و سنن ابن ماجہ میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالٰے عنہما سے ہے رسول اللہ صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم نے اپنے مرض مبارک میں جس میں وصالِ اقدس واقع ہوا پردہ اٹھایا سرِ انور پر پٹی بندھی تھی لوگ صدیق اکبر رضی اللہ تعالٰی عنہ کے پیچھے صف بستہ تھے حضور نے ارشاد فرمایا:

یا ایھا الناس انہ لم یبق من مبشرات النبوۃ الا الرؤیا الصالحۃ یراھا المسلم او تری لہ [5]	اے لوگو! نبوت کی بشارتوں سے کچھ نہ رہا مگر اچھا خواب کہ مسلمان دیکھے یا اس کے لئے دوسرے کو دکھایا جائے۔

---

[1] جامع الترمذی ابواب الرؤیا باب ذھبت النبوۃ الخ امین کمپنی کتب خانہ رشیدیہ دہلی ۲/۵۱

[2] صحیح البخاری کتاب التعبیر باب المبشرات قدیمی کتب خانہ کراچی ۲/۱۰۳۵

[3] المعجم الکبیر للطبرانی حدیث ۳۰۵۱ المکتبۃ الفیصلیۃ بیروت ۳/۱۷۹

[4] سنن ابن ماجہ ابواب تعبیر الرؤیا باب الرؤیا الصالحۃ ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ص ۲۸۶

[5] " " " " " " " ص ۲۸۶-۸۵

اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو حضرت عمر ہوتے

احمد و ترمذی و حاکم بتصحیح و رویانی و طبرانی و ابو یعلیٰ حضرت عقبہ بن عامر اور طبرانی و ابن عساکر اور خطیب کتاب رواۃ مالک میں حضرت عبداللہ بن عمر اور طبرانی حضرت عصمہ بن مالک و حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے راوی رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

لو كان بعدي نبي لكان عمر بن الخطاب[1]

اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمر ہوتا رضی اللہ تعالیٰ عنہ

تذییل: صحیح بخاری شریف میں اسمٰعیل بن ابی خالد سے ہے:

قلت لعبد الله بن ابي اوفى رضي الله تعالى عنهما أرأيت ابراهيم ابن النبي صلى الله تعالى عليه وسلم قال مات صغيرا ولو قضى ان يكون بعد محمد صلى الله تعالى عليه وسلم نبي عاش ابنه ولكن لا نبي بعده[2]

میں نے حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے پوچھا آپ نے حضرت ابراہیم صاحبزادۂ رسول صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا تھا، فرمایا ان کا بچپن میں انتقال ہوا اور اگر مقدر ہوتا کہ محمد صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی ہو تو حضور کے صاحبزادے ابراہیم زندہ رہتے مگر حضور کے بعد نبی نہیں۔

امام احمد کی روایت انہیں سے یوں ہے میں نے حضرت ابن ابی اوفیٰ کو فرماتے سنا:

لو كان بعد النبي صلى الله تعالى عليه وسلم نبي ما مات ابنه ابراهيم[3]

اگر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی ہوتا حضور کے صاحبزادے انتقال نہ فرماتے۔

تذییل: امام ابو عمر ابن عبد البر بطریق اسمٰعیل بن عبد الرحمٰن سدی حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی انہوں نے فرمایا:

كان ابراهيم قد ملأ المهد ولو عاش لكان نبيا لكن لم يكن ليبقى فان نبيكم آخر الانبياء[4]

حضرت ابراہیم اتنے ہوگئے تھے کہ ان کا جسم مبارک گہوارے کو بھر دیتا اگر زندہ رہتے نبی ہوتے مگر زندہ نہ رہ سکتے تھے کہ تمہارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آخر الانبیاء ہیں۔

---

[1] جامع الترمذی مناقب ابی حفص عمر بن الخطاب امین کمپنی کتب خانہ رشیدیہ دہلی ۲/ ۲۰۹

[2] صحیح البخاری کتاب الادب باب من سمی باسماء الانبیاء قدیمی کتب خانہ کراچی ۲/ ۹۱۴

[3] مسند امام احمد بن حنبل بقیہ حدیث حضرت عبداللہ ابن اوفیٰ دار الفکر بیروت ۴/ ۳۵۳

[4] شرح الزرقانی علی المواہب الفصل الثانی فی ذکر اولادہ الکرام المقصد الثانی دار المعرفۃ بیروت ۳/ ۲۱۴-۲۱۵

فائدہ: اس کی اصل متعدد احادیث مرفوعہ سے ہے، باوردی حضرت انس اور ابن عساکر حضرت جابر بن عبداللہ وعبداللہ بن عباس وعبداللہ بن ابی اوفٰی رضی اللہ تعالٰی عنہم سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

لو عاش ابراھیم لکان صدیقا نبیا۔[1]

اگر ابراہیم زندہ رہتا تو صدیق پیغمبر ہوتا۔

وبه انجلی ما اشتبه علی الامام النووی مع جلالة شانه، وسعة عرفانه، اما ما قال الامام ابو عمر بن عبد البر لا ادری ما ھذا فقد کان ابن نوح غیر نبی ولو لم یلد النبی الا نبیا کان کل احد نبیا لانھم من ولد نوح قال الله تعالٰی وجعلنا ذریته ھم الباقین۞ فجوابه ان الشرطیة لا یلزمھا الوقوع **اقول** نعم لکنھا لا شک تفید الملازمة وان کانت مبنیة علی ان ابن نبی لا یکون الا نبیا لمن ھذا الزم ابو عمر، ولا مفر فالحق فی الجواب ما اقول من عدم صحة قیاس الانبیاء السابقین وبنیھم علی نبینا سید المرسلین وبنیه صلی الله تعالٰی علیه وعلیھم وسلم فلو استحق ابنه بعده النبوة لا یلزم منه استحقاق

اس سے امام نووی کو درپیش ہونے والا اشتباہ ختم ہوگیا باوجودیکہ ان کی شان اجل ہے اور ان کا عرفان وسیع ہے لیکن امام ابوعمر بن عبدالبر نے جو یہ فرمایا کہ مجھے یہ معلوم نہ ہوسکا حالانکہ نوح علیہ السلام کے بیٹے نبی نہ ہوئے، اور اگر یہ ہوتا کہ نبی سے نبی ہی پیدا ہو تو ہر ایک نبی ہوتا کیونکہ وہ بھی تو نوح علیہ السلام کی اولاد تھے، کیونکہ اللہ تعالٰی نے فرمایا ہم نے اسی کی ذریت کو ہی باقی رکھا۔ اس کا جواب اصول نے یہ دیا کہ کسی شرطیہ قضیہ کو وقوع لازم نہیں ہے **اقول** میں کہتا ہوں، ہاں درست ہے لیکن بے شک شرطیہ ملازمہ کا فائدہ ضرور دیتا ہے اگرچہ قضیہ شرطیہ اس معنی پر مبنی ہو کہ نبی کا بیٹا ضرور نبی ہی ہوتا ہے تو ابوعمر کا الزام لازم ہوگا جس سے مفر نہیں ہے تو جواب میں حق وہ ہے جو میں کہہ رہا ہوں کہ انبیاء سابقین اور ان کے بیٹوں کا قیاس ہمارے نبی سید المرسلین اور ان کے صاحبزادوں پر درست نہیں، اللہ تعالٰی ہمارے نبی اور سب انبیاء پر درود وسلام

ف: حدیث ولو عاش ابراھیم لکان نبیا والبحث علیه۔

حدیث "اگر ابراہیم زندہ رہتے تو نبی ہوتے" کی تحقیق اور اس پر بحث سے متعلق یہ فائدہ ہے (ت)

---

[1] کنز العمال بحوالہ الباوردی عن انس وابن عساکر حدیث ۳۲۲۰۳ مؤسسۃ الرسالہ بیروت ۱۱/ ۴۶۹

[2] الاسرار المرفوعہ بحوالہ ابن عبدالبر فی التمہید حدیث ۳۸۷ دارالکتب العلمیہ بیروت ص ۹۱

[3] تہذیب تاریخ ابن عساکر باب ذکر بنیہ وبناتہ داراحیاء التراث العربی بیروت ۱/ ۲۹۵

43 ابناء الانبياء جميعا هكذا رأيتني كتبت على هامش نسختي التيسير ثم رأيت العلامة علي القاري ذكر مثله في الموضوعات الكبير فلله الحمد وقد اخرج الديلمي عن انس بن مالك رضي الله تعالٰى عنه قال قال رسول الله صلى الله تعالٰى عليه وسلم نحن اهل بيت لا يقاس بنا احدٌ[1] اه اقول لامساس الحديث بحكم بالنبوة بل انبأ عما تكامل في جوهر ابراهيم من خصائل الانبياء وخلال المرسلين بحيث لو لم يختمْ باب النبوة لكان نبيا مرسلا من بعده لا استحقاقا منه فان النبوة لا يستحقها احد من قبل ذاته لكن الله تعالٰى يصطفي من عباده من شاء وكمّل صورة ومعنى ونسبا وحسبا وبلغ الغاية القصوى من كل خير والله اعلم حيث يجعل رسالته فاذن الحديث على وزان حديث لوكان بعدي نبي لكان عمر[2]، والله تعالٰی اعلم۔

فرمائے پھر اگر آپ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا بیٹا نبوت کا مستحق ٹھہرے تو اس پر لازم نہیں آتا کہ باقی تمام انبیاء کے بیٹے بھی نبوت کے مستحق ہوں، میں نے اپنی تیسیر کے نسخے پر یونہی حاشیہ لکھا بعد ازاں میں نے علامہ ملا علی قاری کو موضوعات کبیر میں اسی طرح ذکر کرتے ہوئے پایا فللہ الحمد۔ دیلمی نے حضرت انس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے تخریج کی ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا ہم اہلبیت پر کسی کو قیاس نہ کیا جائے۔ علاوہ ازیں میں کہتا ہوں کہ مذکورہ حدیث نبوت کا حکم بیان کررہی ہے، یہ بات ہمیں تسلیم نہیں، بلکہ حدیث مذکور حضرت کے صاحبزادے ابراہیم رضی اللہ تعالٰی عنہ کے متعلق یہ خبر دے رہی ہے کہ ان میں انبیاء علیہم السلام جیسے خصائل واوصاف تھے کہ اگر ہمارے لئے نبوت ختم نہ ہوتی تو وہ اللہ تعالٰی کے فضل محض سے نبی ہوتے نہ کہ بطور استحقاق نبی بنتے، کیونکہ کوئی بھی اپنی ذات میں نبوت کا استحقاق نہیں رکھتا لیکن اللہ تعالٰی نے نبوت کے لئے اپنے بندوں میں سے جسے کو منتخب فرماتا ہے جو صورۃً، معنیً، نسبًا، حسبًا ہر اعتبار سے تام وکامل ہو اور ہر خیر میں انتہائی مرتبہ کو پہنچا ہو، اللہ تعالٰی بہتر جانتا ہے کہ کہاں رسالت رکھے تو حدیث مذکور کی دلالت وہی ہے جو "لوکان بعدی نبیا لکان عمر"[2] حدیث کی دلالت ہے، واللہ تعالٰی اعلم۔

---

[1] الفردوس بماثور الخطاب حدیث ۹۰۳۰ دارالکتب العلمیۃ بیروت ۴/۲۸۳

[2] جامع الترمذی مناقب ابی حفص عمر بن الخطاب امین کمپنی کتب خانہ رشیدیہ دہلی ۲/۲۰۹

43
43

نوع آخر: بعد طلوع آفتاب عالمتاب خاتمیت صلوات اللہ تعالٰی وسلامہ علیہ وعلٰی آلہ الکرام جو کسی کے لئے ادعائے نبوت کرے دجال کذاب مستحق لعنت وعذاب ہے۔

امام بخاری حضرت ابوہریرہ اور احمد ومسلم وابوداؤد وترمذی وابن ماجہ حضرت ثوبان رضی اللہ تعالٰے عنہما سے راوی وھذا حدیث ثوبان، رسول اللہ صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

انہ سیکون فی امتی کذابون ثلثون کلہم یزعم انہ نبی وانا خاتم النبیین لا نبی بعدی[1] ولفظ البخاری دجالون کذابون قریبا من ثلثین[2]۔

عنقریب اس اُمت میں قریب تیس کے دجال کذاب نکلیں گے ہر ایک ادعا کرے گا کہ وہ نبی ہے حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم (اور بخاری کے الفاظ ہیں دجال کذاب تقریبا تیس ہوں گے۔ ت)

کذاب اور دجال

امام احمد وطبرانی وضیاء حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالٰے عنہ سے راوی رسول اللہ صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم فرماتے ہیں:

فی امتی کذابون ودجالون سبعۃ وعشرون منہم اربع نسوۃ وانی خاتم النبیین لا نبی بعدی[3]

میری امت دعوت میں (ذکر مومن وکافر سب کو شامل ہے) ستائیس کذاب دجال ہوں گے ان میں چار عورتیں ہیں حالانکہ میں خاتم الانبیاء ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم۔

جھوٹے مدعیانِ نبوت

ابن عساکر علاء بن زیاد رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ سے مرسلاً راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم فرماتے ہیں:

لا تقوم الساعۃ حتی یخرج ثلثون دجالون کذابون کلہم یزعم انہ نبی[4] الحدیث۔

قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ تیس دجال کذاب مدعی نبوت نکلیں گے

ف: نوع آخر حضور کے بعد جو کسی کو نبوت ملی مانے دجال کذاب ہے۔

[1] سنن ابی داؤد کتاب الفتن ذکر الفتن ودلائلہا آفتاب عالم پریس لاہور ۲/۲۲۸

[2] صحیح البخاری کتاب الفتن قدیمی کتب خانہ کراچی ۲/۱۰۵۴

[3] مسند امام احمد حدیث حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ دار الفکر بیروت ۵/۳۹۶

[4] تہذیب تاریخ ابن عساکر ترجمہ الحارث بن سعید الکذاب داراحیاء التراث العربی بیروت ۳/۴۳۵

تذییل ابو یعلٰی مسند میں بسند حسن حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

لاتقوم الساعۃ حتی یخرج ثلٰثون کذابًا منھم مسیلمۃ والعنسی والمختار[1]

قیامت نہ آئے گی جب تک کہ تیس کذاب نکلیں ان میں سے مسیلمہ اور اسود عنسی و مختار ثقفی ہے اخزاھم اللہ تعالٰی۔

الحمدللہ بفضلہ تعالٰی یہ تینوں خبیث کتّے شیرانِ اسلام کے ہاتھ سے مارے گئے، اسود مردود خود زمانۂ اقدس اور مسیلمہ عہ صدیقی زمانۂ خلافت حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالٰی عنہ میں۔ وللہ الحمد۔[2]

حضرت علی اور ختم نبوت

نوعِ آخر ف خاص امیر المومنین مولٰی علی کرم اللہ تعالٰی وجہہ الکریم کے بارے میں متواتر حدیثیں ہیں کہ نبوت ختم ہوئی نبوت میں ان کا کچھ حصہ نہیں۔

امام احمد مسند اور بخاری و مسلم و ترمذی و نسائی و ابن ماجہ صحاح، ابن ابی شیبہ سنن، ابن جریر تہذیب الآثار میں بطریق عدیدہ کثیرہ سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالٰی عنہ، بتصحیح اسناد مستدرک اور طبرانی معجم کبیر و اوسط، اور ابوبکر عاقولی فوائد میں اور ابن مردویہ مطولًا اور بزار بطریق عبداللہ بن ابی بکر عن حکیم بن جبیر عن الحسن بن سعد مولٰی علی، اور ابن عساکر بطریق عبداللہ بن محمد بن عقیل عن ابیہ عن جدہ عقیل امیر المومنین مولٰی علی اور احمد و حاکم و طبرانی و عقیلی حضرت عبداللہ بن عباس، اور احمد حضرت امیر معاویہ، اور احمد و بزار و ابو جعفر بن محمد طبری و ابوبکر مطیری حضرت ابوسعید خدری، اور ترمذی بافادہ تحسین حضرت جابر بن عبداللہ سے مسندًا اور حضرت ابوہریرہ سے تعلیقًا، اور طبرانی کبیر اور خطیب کتاب المتفق والمفترق میں حضرت عبداللہ بن عمر، و ابونعیم فضائل الصحابہ میں حضرت سعید بن زید، اور طبرانی کبیر میں حضرات براء بن عازب و زید بن ارقم و حبشی

ف نوع ششم خاص مولٰی علی کے باب میں متواتر حدیثیں کہ نبوت ختم ہوئی نبوت میں ان کا حصہ نہیں

عہ مسیلمہ خبیث کے قاتل وحشی رضی اللہ تعالٰی عنہ ہیں جنہوں نے زمانۂ کفر میں سیدنا حمزہ رضی اللہ تعالٰی عنہ کو شہید کیا وہ فرمایا کرتے قتلت خیر الناس وشر الناس میں نے بہتر شخص کو شہید کیا پھر سب سے بدتر کو مارا۔

---

[1] مسند ابو یعلٰی مروی از عبداللہ بن زبیر حدیث ۶۷۸۹ موسسۃ علوم القرآن بیروت ۶/۹۹

[2] الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب علی ہامش الاصابۃ باب الافراد فی الواو دار صادر بیروت ۳/۶۳۵

بن جنادہ و جابر بن سمرہ و مالک بن حویرث و حضرت ام المؤمنین ام سلمہ زوجہ امیر المؤمنین علی حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ تعالٰی عنہم اجمعین سے راوی حضور پُرنور صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے غزوہ تبوک کو تشریف لیجاتے وقت امیر المؤمنین مولٰی علی کرم اللہ وجہہ الکریم کو مدینے میں چھوڑا امیر المؤمنین نے عرض کی یارسول اللہ۔ حضور مجھے عورتوں اور بچوں میں چھوڑے جاتے ہیں، فرمایا،

اما ترضی ان تکون منی بمنزلۃ ھٰرون من موسٰی غیر انہ لا نبی بعدی[1]

یعنی کیا تم اس پر راضی نہیں کہ تم یہاں میری نیابت میں ایسے رہو جیسے موسٰی علیہ الصلوٰۃ والسلام جب اپنے رب سے کلام کے لئے حاضر ہوئے ہارون علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اپنی نیابت میں چھوڑ گئے تھے ہاں یہ فرق ہے کہ ہارون نبی تھے میں جب سے نبی ہوا دوسرے کے لئے نبوت نہیں۔

مسند و مستدرک میں حدیث ابن عباس یوں ہے:

الا ترضی ان تکون بمنزلۃ ھٰرون من موسٰی الا انک لست بنبی[2]

کیا تم راضی نہیں کہ بمنزلہ ہارون کے ہو موسٰی سے مگر یہ کہ تم نبی نہیں۔

حضرت اسماء کی حدیث اس طرح ہے،

قالت ھبط جبریل علی النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فقال یا محمد ان ربک یقرئک السلام ویقول لک علی منک بمنزلۃ ھٰرون من موسٰی لکن لا نبی بعدک[3]

جبریل امین علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حاضر ہو کر حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے عرض کی حضور کا رب حضور کو سلام کہتا ہے اور فرماتا ہے علی (رضی اللہ عنہ) تمہاری نیابت میں ایسا ہے جیسا موسٰی کے لئے ہارون، مگر تمہارے بعد کوئی نبی نہیں، صلی اللہ علیک و بارک وسلم۔

---

[1] صحیح البخاری مناقب علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/۵۲۶
جامع الترمذی " " " " امین کمپنی کتب خانہ رشیدیہ دہلی ۲/۲۱۴
صحیح مسلم کتاب الفضائل باب فضائل " " " " قدیمی کتب خانہ کراچی ۲/۲۷۸
مسند احمد بن حنبل حدیث حضرت سعد بن ابی وقاص دارالفکر بیروت ۱/۱۸۲

[2] مجمع الزوائد بحوالہ احمد وغیرہ عن ابن عباس باب جامع مناقب علی رضی اللہ عنہ دار الکتاب بیروت ۹/۱۲۰
المستدرک للحاکم کتاب معرفۃ الصحابہ دارالفکر بیروت ۳/۱۰۹

[3] المعجم الکبیر حدیث ۳۰۲ تا ۳۰۹ المکتبۃ الفیصلیۃ بیروت ۲۴/۱۴۶ و ۱۴۷

فضائل صحابہ امام احمد میں حدیث امیر معاویہ رضی اللہ تعالٰی عنہ یوں ہے کسی نے اُن سے ایک مسئلہ پوچھا فرمایا: سل عنہا علی ابن ابی طالب فھو اعلم مولا علی سے پُوچھو وہ اعلم ہیں۔ سائل نے کہا: یا امیر المومنین! مجھے آپ کا جواب اُن کے جواب سے زیادہ محبوب ہے، فرمایا:

بئسما قلت لقد کرھت رجلا کان رسول اللہ	تُو نے سخت بُری بات کہی ایسے کو ناپسند کیا جس
صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم یغرہ بالعلم غرا	کے علم کی نبی صلے اللہ علیہ وسلم عزت فرماتے تھے
ولقد قال لہ انت منی بمنزلۃ ھارون	اور بیشک حضور نے ان سے کہا تجھے مجھ سے وہ
من موسٰی الا انہ لانبی بعدی وکان عمر	نسبت ہے جو ہارون کو موسٰی علیہما الصلٰوۃ سے
اذا اشکل علیہ شیئ اخذ منہ[1]	مگر یہ کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں، امیر المومنین عمر

رضی اللہ تعالٰی عنہ کو جب کسی بات میں شُبہ پڑتا اُن سے حاصل کرتے رضی اللہ تعالٰی عنہم اجمعین۔

ابونعیم حلیۃ الاولیاء میں حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، رسول اللہ صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا:

یا علی اخصمك بالنبوۃ ولا نبوۃ	اے علی! میں مناصب جلیلہ وخصائص کثیرہ جزیلہ
بعدی[2]	نبوت میں تجھ پر غالب ہوں اور میرے بعد نبوت
	اصلاً نہیں۔

حضرت علی کی عیادت

ابن ابی عاصم اور ابن جریر بافادہ تصحیح اور طبرانی اوسط اور ابن شاہین کتاب السنۃ میں امیر المومنین مولٰی علی کرم اللہ تعالٰی وجہہ الکریم سے راوی، میں بیمار ہوا خدمتِ اقدس حضور سرورِ عالم صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم میں حاضر ہوا حضور نے مجھے اپنی جگہ کھڑا کیا اور خود نماز میں مشغول ہوئے، ردائے مبارک کا آنچل مجھ پر ڈال لیا، پھر بعد نماز فرمایا:

برئت یا ابن ابی طالب فلا باس علیك	اے ابن ابی طالب، تم اچھے ہوگئے تم پر کچھ
ما سألت اللہ لی شیئا الا سألت	تکلیف نہیں، میں نے اللہ عزوجل سے جو کچھ اپنے
لك مثلہ ولا سألت اللہ شیئا	لئے مانگا تمہارے لئے بھی اس کی مثل مانگا

---

[1] فضائل الصحابۃ لامام احمد بن حنبل حدیث ۱۱۵۳ فضائل علی علیہ السلام موسسۃ الرسالہ بیروت ۲/ ۶۷۵

[2] حلیۃ الاولیاء المسندۃ فی مناقبہم وفضائلہم ۲ علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ دار الکتاب العربی بیروت ۱/ ۶۵

الاصببتہ غیرانہ قیل لی انہ لانبی بعدک۔

اور میں نے جو کچھ چاہا رب عزوجل نے مجھے عطا فرمایا مگر مجھ سے یہ فرمایا گیا کہ تمھارے بعد کوئی نبی نہیں۔

مولا علی کرم اللہ وجہہ الکریم فرماتے ہیں میں اُسی وقت ایسا تندرست ہوگیا گویا بیمار ہی نہ تھا۔[1]

تنبیہ: **اقول** وباللہ التوفیق (میں کہتا ہوں اور توفیق اللہ تعالیٰ سے ہے۔ ت) یہ حدیث حضرت امیر المومنین کے لئے مرتبۂ صدیقیت کا حصول بتاتی ہے، صدیقیت ایک مرتبہ تلو نبوت ہے کہ اس کے اور نبوت کے بیچ میں کوئی مرتبہ نہیں مگر ایک مقام ادق واخفی کہ نصیبۂ حضرت صدیق اکبر اکرم واتقی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے تو اجناس وانواع وصفات فضائل وکمالات وبلندی درجات میں خصائص ملزومات نبوت کے سوا صدیقین ہر عطیہ نبیہ کے لائق واہل ہیں اگرچہ باہم ان میں تفاوت و تفاضل کثیر ووافر ہو۔

آخر نہ دیکھا کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ابن جلیل ونائب جلیل حضور پرنور سید الاسیاد فرد الافراد غوث اعظم غیث اکرم غیاث عالم محبوب سبحانی مطلوب ربانی سیدنا ومولانا ابو محمد محی الدین عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

کل ولی علیٰ قدم نبی وانا علیٰ قدم جدی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ومارفع المصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قدما الا وضعت انا قدمی فی الموضع الذی رفع قدمہ منہ الا ان یکون قدما من اقدام النبوۃ فانہ لاسبیل ان ینالہ غیرنبی۔[2] رواہ الامام الاجل ابوالحسن علی الشطنوفی قدس سرہ فی بہجۃ الاسرار فقال اخبرنا ابومحمد سالم بن علی بن عبداللہ بن سنان الدمیاطی المصری

ہر ولی ایک نبی کے قدم پر ہوتا ہے اور میں اپنے جد اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے قدم پاک پر ہوں مصطفیٰ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جہاں سے قدم اٹھایا میں نے اسی جگہ قدم رکھا مگر نبوت کے قدم کہ ان کی طرف غیر نبی کو اصلاً راہ نہیں (اس کو امام ابوالحسن علی شطنوفی قدس سرہ نے بہجۃ الاسرار میں روایت کیا، تو کہا ابومحمد سالم بن علی بن عبداللہ بن سنان الدمیاطی المصری جو قاہرہ میں ۶۷۱ھ میں پیدا ہوئے، انھوں نے کہا مجھے شیخ شہاب الدین ابوحفص عمر بن عبداللہ سہروردی

---

[1] کنز العمال بحوالہ ابن ابی عاصم وابن جریر، وطس وابن شاہین فی السنۃ حدیث ۳۶۰۹۵ موسسۃ الرسالہ بیروت ۱۳/۱۱۶

[2] بہجۃ الاسرار ذکر کلمات اخبربہا عن نفسہ الخ مطبع مصطفیٰ البابی الحلبی مصر ص ۲۲

المولد بالقاهرة سنة ٦٧١ احدی وسبعین وستمائة، قال اخبرنا الشیخ القدوة شهاب الدین ابو حفص عمر بن عبد الله السهروردی ببغداد سنة ٦٢٢ اثنین وعشرین وستمائة، قال سمعت الشیخ محی الدین عبد القادر رضی الله تعالٰی عنه یقول علی الکرسی بمدرسته[1] (فذکره)۔

نے ۶۲۲ھ کو بغداد میں بیان کیا کہ میں نے شیخ محی الدین عبدالقادر رضی اللہ تعالٰی عنہ کو مدرسہ میں کرسی پر تشریف فرما، کہتے ہوئے سنا تو وہ ذکر فرمایا جو گزرا۔ت)

بالجملہ حصۂ نبوت پر فائز ہونا تفرد کی دلیل نہ حجت تفضیل کہ وہ حصہ ہا میں مشترک اور فی نفسہ مشکک، ہر غوث وصدیق اس میں شریک اور ان پر بشدت متقول بالتشکیک، بلکہ خود حدیث میں ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں،

من اتاہ ملک الموت وهو یطلب العلم کان بینه وبین الانبیاء درجة واحدة درجة النبوة۔[2] رواہ ابن النجار عن انس رضی الله تعالٰی عنه۔

جس کے پاس ملک الموت آئیں اور وہ طلب علم میں ہو اس میں اور انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام میں صرف ایک درجے کا فرق ہے کہ درجہ نبوت ہے (اسے ابن النجار نے حضرت انس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کیا۔ت)

دوسری حدیث میں ہے،

کاد حملة القرآن ان یکونوا انبیاء الا انه لا یوحٰی الیهم۔[3] رواہ الدیلمی فی حدیث عن عبد الله بن عمر رضی الله تعالٰی عنهما۔

قریب ہے حاملین قرآن انبیاء ہوں مگر یہ کہ ان کی طرف وحی نہیں آتی۔ (اسے دیلمی نے ایک حدیث میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت کیا۔ت)

تو اس کے امثال سے حضرات خلفائے ثلٰثہ رضی اللہ تعالٰی عنہم پر امیر المومنین مولٰی علی کرم اللہ وجہہ الکریم کی تفضیل کا وہم نہیں ہو سکتا۔

---

[1] بہجۃ الاسرار ذکر کلمات اخبر بہا عن نفسہ الخ مطبع مصطفٰی البابی الحلبی مصر ص ۲۲

[2] کنز العمال بحوالہ ابن النجار عن انس حدیث ۲۸۸۲۹ موسسۃ الرسالہ بیروت ۱۰/ ۱۶۰

[3] الفردوس بماثور الخطاب حدیث ۲۲۱ دار الکتب العلمیہ بیروت ۱/ ۴۵

ابوبکر صدیق صدیق اکبر ہیں

علماء فرماتے ہیں: ابوبکر صدیق صدیق اکبر ہیں اور علی مرتضیٰ صدیق اصغر۔ صدیق اکبر کا مقام اعلیٰ صدیقیت سے بلند و بالا ہے۔ نسیم الریاض

شرح شفائے امام قاضی عیاض میں ہے:

اما تخصيص ابي بكر رضي الله تعالى عنه فلانه الصديق الاكبر الذي سبق الناس كلهم لتصديقه صلى الله تعالى عليه وسلم ولم يصدر منه غيره قط ولكن علي كرم الله تعالى وجهه فانه يسمى الصديق الاصغر الذي لم يتلبس بكفر قط ولم يسجد لغير الله مع صغره وكون ابيه على غير الملة ولذا اختص بقول علي كرم الله تعالى وجهه[1]

لیکن ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تخصیص اس لئے کہ وہ صدیق اکبر ہیں جو تمام لوگوں میں آگے ہیں کیونکہ انھوں نے جو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصدیق کی وہ کسی کو حاصل نہیں اور لیکن علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کا نام صدیق اصغر ہے جو ہرگز کفر سے ملتبس نہ ہوئے اور نہ ہی انھوں نے غیر اللہ کو سجدہ کیا باوجودیکہ وہ نابالغ تھے اور ان کے والد ملت اسلامیہ پر نہ تھے، اسی وجہ سے انھوں نے علی کرم اللہ وجہہ کے قول کو خاص طور پر لیا (ت)

حضرت خاتم الولایۃ المحمدیہ فی رمزہ بحر الحقائق ولسان القوم بحقائقہ وبیانہ سیدی شیخ اکبر محی الدین ابن عربی نفعنا اللہ فی الدارین بفیضانہ فتوحات مکیہ شریفہ میں فرماتے ہیں:

فلو فقد النبي صلى الله تعالى عليه وسلم في ذلك الموطن وحضره ابوبكر لقام في ذلك المقام الذي اقيم فيه رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم لانه ليس ثم اعلى منه يحجبه عن ذلك فهو صادق ذلك الوقت وحكيمه وما سواه تحت حكمه (ثم قال) وهذا المقام الذي اثبتناه بين الصديقية ونبوة التشريع الذي هو مقام القربة وهو للافراد وهو دون نبوة التشريع

یعنی اگر حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس موطن میں تشریف نہ رکھتے ہوں اور صدیق اکبر حاضر ہوں تو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مقام پر صدیق قیام کریں گے کہ وہاں صدیق سے اعلیٰ کوئی نہیں جو انھیں اس سے روکے وہ اس وقت کے صادق و حکیم ہیں اور جو ان کے سوا ہیں سب ان کے زیرِ حکم، یہ مقام جو ہم نے ثابت کیا صدیقیت اور نبوت شریعت کے بیچ میں ہے، یہ مقام قربت فردوں کے لئے ہے، اللہ کے نزدیک

---

[1] نسیم الریاض شرح شفاء امام عیاض، الباب الاول الفصل الاول دار الفکر بیروت ۱/ ۱۳۲

وفوق الصدیقیة فی المنزلة عند اللہ والمشار الیه بالسر الذی وقر فی صدر ابی بکر ففضل به الصدیقین اذ حصل له ما لیس فی شرط الصدیقیة ولا من لوازمها فلیس بین ابی بکر وبین رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیه وسلم رجل لانه صاحب الصدیقیة وصاحب سر۔[1]

نبوت شریعت سے نیچا اور صدیقیت سے مرتبے میں بالا ہے اسی کی طرف اس راز سے اشارہ ہے جو سینۂ صدیق میں متمکن ہو، جس کے باعث وہ تمام صدیقوں سے افضل قرار پائے کہ اُن کے قلوب میں وہ رازِ الٰہی حاصل ہُوا جو نہ صدیقیت کی شرط سے نہ اس کے لوازم سے تو ابوبکر صدیق اور رسول اللہ صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے درمیان کوئی شخص نہیں کہ وہ تو صدیقیت والے بھی ہیں اور صاحب راز بھی رضی اللہ تعالٰی عنہ۔

تذییل: بعض احادیث جلیلہ مبطلۂ دعوئے غلویہ۔

مولا علی کی نگاہ میں مقام صدیق اکبر

صحیح بخاری شریف میں امام محمد بن حنفیہ صاحبزادۂ امیر المومنین مولٰی علی کرم اللہ تعالٰے وجہہ الکریم سے ہے:

قال قلت لابی ای الناس خیر بعد النبی صلی اللہ تعالٰی علیه وسلم قال ابوبکر قال قلت ثم من، قال ثم عمر وخشیت ان اقول ثم من فیقول عثمان فقلت ثم انت یا ابت، فقال ما انا الا رجل من المسلمین۔[2] رواہ ایضا ابن ابی عاصم وخشیش وابو نعیم فی الحلیة الاولیاء۔

میں نے اپنے والد ماجد مولٰی علی رضی اللہ تعالٰی عنہ سے عرض کی کہ نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے بعد سب آدمیوں سے بہتر کون ہے؟ فرمایا: ابوبکر۔ میں نے کہا پھر کون؟ فرمایا: پھر عمر۔ پھر مجھے خوف ہُوا کہ کہیں میں کہوں پھر کون تو فرمادیں عثمان، اس لئے میں نے سبقت کرکے کہا اے باپ میرے، پھر آپ؟ فرمایا: میں تو نہیں مگر ایک مرد مسلمانوں میں سے۔ (اسے ابن ابی عاصم اور خشیش اور ابونعیم نے بھی حلیۃ الاولیاء میں بیان کیا۔ ت)

---

[1] الفتوحات المکیۃ الباب الثالث والسبعون دار احیاء التراث العربی بیروت ۲/۲۵

[2] صحیح بخاری کتاب المناقب فضائل ابی بکر رضی اللہ تعالٰی عنہ قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/۵۱۸

جامع الاحادیث بحوالہ خ د و ابن ابی عاصم وخشیش وغیرہ حدیث ۱۲۰۷۶ دار الفکر بیروت ۹/۲۰

کنز العمال " " " " " " " " " ۳۶۰۹۲ مؤسسۃ الرسالہ بیروت ۱۲/۰

طبرانی معجم اوسط میں سعد بن زفر سے راوی جب امیر المومنین مولیٰ علی کے سامنے لوگ ابوبکر صدیق کا ذکر کرتے، امیر المومنین فرماتے:

السبق یذکرون السابق یذکرون والذی نفسی بیدہ ما استبقنا الی خیر قط الا سبقنا الیہ ابوبکر[1]

ابوبکر کا بڑی سبقت والے ذکر کر رہے ہیں کمال پیشی لے جانے والے کا تذکرہ کرتے ہیں قسم اس کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے جب ہم نے کسی خیر میں پیشی چاہی ہے ابوبکر ہم سب پر سبقت لے گئے ہیں۔

حضرت صدیق کے بارے میں حضرت علی کی رائے

ابو القاسم طلحی و ابن ابی عاصم و ابن شاہین واللالکائی سب اپنی اپنی کتاب السنہ میں اور خشاری فضائل صدیق اور اصبہانی کتاب الحجہ اور ابن عساکر تاریخ دمشق میں راوی امیر المومنین کو خبر پہنچی کچھ لوگ انھیں ابوبکر و عمر (رضی اللہ تعالیٰ عنہما) سے افضل بتاتے ہیں منبر شریف پر تشریف لے گئے حمد و ثنائے الٰہی کے بعد فرمایا:

ایہا الناس بلغنی ان اقواما یفضلونی علی ابی بکر وعمر ولو کنت تقدمت فیہ لعاقبت فیہ، فمن سمعتہ بعد ہذا الیوم یقول ہذا فہو مفتر علیہ حد المفتری خیر الناس بعد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ابوبکر ثم عمر (زاد غیر الطلحی) ثم حدث بعضہم احداثا یقضی اللہ فیہا ما یشاء[2]

اے لوگو! مجھے خبر پہنچی کہ کچھ لوگ مجھے ابوبکر و عمر پر فضیلت دیتے ہیں اگر میں پہلے متنبہ کر چکا ہوتا تو اب سزا دیتا، آج کے بعد جسے ایسا کہتے سنوں گا وہ مفتری ہے، اس پر مفتری کی حد آئے گی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد سب آدمیوں سے بہتر ابوبکر ہیں پھر عمر، پھر ان کے بعد ہم سے کچھ نئے امور واقع ہوئے کہ خدا ان میں جو چاہے گا حکم فرمائے گا۔

امام ابو عمر ابن عبد البر استیعاب میں حکم بن حجل سے اور امام ابو الحسن دار قطنی سنن میں روایت کرتے ہیں امیر المومنین مولا علی فرماتے ہیں:

---

[1] المعجم الاوسط حدیث ۷۱۶۸ مکتبۃ المعارف الریاض ۸/۸۲
جامع الاحادیث بحوالہ طس حدیث ۸۸۰۶ دار الفکر بیروت ۱۲/۲۰۹

[2] کنز العمال بحوالہ ابن ابی عاصم و ابن شاہین واللالکائی والخشاری حدیث ۳۶۱۴۳ مؤسسۃ الرسالہ بیروت ۱۳/۲۱
جامع الاحادیث 〃 〃 〃 〃 〃 ۴۶۳۵۰ دار الفکر بیروت ۱۶/۲۲۲

لا اجد احدا فضلنی علی ابی بکر و عمر الا جلدته حد المفتری[1]

میں جسے پاؤں گا کہ ابوبکر و عمر پر مجھے تفضیل دیتا ہے اسے مفتری کی حد اسی کوڑے لگاؤں گا

ابن عساکر بطریق الزہری عن عبداللہ بن کثیر راوی، امیر المومنین فرماتے ہیں:

لا یفضلنی احد علی ابی بکر و عمر الا جلدته جلدا وجیعا۔[2]

جو مجھے ابوبکر و عمر سے افضل کہے گا اسے دردناک کوڑے لگاؤں گا۔

امام احمد و مسدد مسند اور عدنی مسانید اور ابو عبید کتاب الغریب اور نعیم بن حماد فتن اور خثیمہ بن سلیمان طرابلسی فضائل الصحابہ اور حاکم مستدرک اور خطیب تلخیص المتشابہ میں راوی، امیر المومنین فرماتے ہیں:

سبق رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیه وسلم وصلی ابوبکر وثلث عمر ثم خبطتنا فتنة و یعفوا اللہ عمن یشاء[3]، وللخطیب وغیرہ فهو ما شاء اللہ زاد هو فمن فضلنی علی ابی بکر وعمر رضی اللہ تعالی عنهما فعلیه حد المفتری من الجلد واسقاط الشهادة[4]

رسول اللہ صلے اللہ تعالے علیہ وسلم سبقت لے گئے اور ان کے دوسرے ابوبکر اور تیسرے عمر ہوئے، پھر ہمیں فتنے نے مضطرب کیا اور خدا جسے چاہے معاف فرمائے گا یا فرمایا جو خدا نے چاہا وہ ہوا تو جو مجھے ابوبکر و عمر رضی اللہ تعالے عنہما پر فضیلت دے اس پر مفتری کی حد واجب ہے اسی کوڑے لگائے جائیں اور گواہی بھی نہ سنی جائے۔

ابو طالب عشاری بطریق الحسن بن کثیر عن ابیہ راوی، ایک شخص نے امیر المومنین مرتضے کرم اللہ تعالی وجہہ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی، آپ خیر الناس ہیں۔ فرمایا، تو نے رسول اللہ صلے اللہ تعالی علیہ وسلم کو دیکھا ہے؟ کہا: نہ۔ فرمایا، ابوبکر کو دیکھا؟ کہا: نہ۔ فرمایا، عمر کو دیکھا؟ کہا: نہ۔ فرمایا:

اما انك لو قلت انك رأیت النبی

سن لے اگر تو نبی صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کے دیکھنے

---

[1] جامع الاحادیث عن الحکم بن حجل عن علی حدیث ۴۴۳۰ دار الفکر بیروت ۱۶/۲۲۵
مختصر تاریخ دمشق لابن عساکر ترجمہ ۲۲ عبداللہ بن ابی قحافہ " " ۱۳/۱۱۰

[2] جامع الاحادیث بحوالہ ابن عساکر عن علی حدیث ۴۴۲۳ " " ۱۶/۲۱۹
کنز العمال " " " " ۳۶۱۰۳ موسسۃ الرسالہ بیروت ۱۳/۹

[3] المستدرک للحاکم کتاب معرفۃ الصحابہ رضی اللہ تعالی عنہم، مناقب ابی بکر، دار الفکر بیروت ۳/۶۷-۶۸

[4] کنز العمال بحوالہ الخطیب فی تلخیص المتشابہ حدیث ۳۶۱۰۳ موسسۃ الرسالہ بیروت ۱۳/۹
جامع الاحادیث " " " " " " ۴۴۲۲ دار الفکر بیروت ۱۶/۲۰۹

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لقتلتک، ولو قد رأیت ابابکر وعمر لجلدتک ١

خیر الناس بعد رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اقرار کرتا اور پھر مجھے خیر الناس کہتا تو میں تجھے قتل کرتا، اور اگر تو ابوبکر و عمر کو دیکھے ہوتا اور مجھے افضل بتاتا تو تجھے حد لگاتا۔

ابن عساکر سیدنا عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، امیر المومنین مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ نے فرمایا،

لا یفضلنی احد علی ابی بکر وعمر الا وقد انکر حقی وحق اصحاب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ٢

جو مجھے ابوبکر و عمر پر تفضیل دے گا وہ میرا اور تمام اصحاب رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حق کا منکر ہوگا۔

حضرات شیخین اولین جنتی ہیں

ابو طالب عشاری اور اصبہانی کتاب الحجہ میں عبد خیر سے راوی، میں نے امیر المومنین مولیٰ علی سے عرض کی، رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد سب سے پہلے جنت میں کون جائے گا؟ فرمایا، ابوبکر و عمر۔ میں نے عرض کی: یا امیر المومنین! کیا وہ دونوں آپ سے پہلے جنت میں جائیں گے؟ فرمایا،

ای والذی فلق الحبۃ وبرأ النسمۃ انھما لیأکلان من ثمارھا ویرویان من مائھا ویتکئان علی فرشھا وانا موقوف بالحساب ٣

ہاں قسم اس کی جس نے بیج کو چیر کر پیڑ اگایا اور آدمی کو اپنی قدرت سے تصویر فرمایا بیشک وہ دونوں جنت کے پھل کھائیں گے، اس کے پانی سے سیراب ہوں گے، اس کی مسندوں پر آرام کریں گے اور میں ابھی حساب میں کھڑا ہوں گا۔

خیر الناس بعد رسول اللہ

ابو ذر ہروی و دارقطنی وغیرہما حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، میں نے امیر المومنین سے عرض کی،

یا خیر الناس بعد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقال مھلا یا ابا جحیفۃ

یا خیر الناس بعد رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ فرمایا ٹھہرو اے ابو جحیفہ! کیا میں تمہیں نہ بتادوں کہ

---

١ جامع الاحادیث بحوالہ العشاری حدیث ۶۶۳۳ دار الفکر بیروت ۱۹/۲۲۵
کنز العمال " " " ۳۶۱۵۳ موسسۃ الرسالہ بیروت ۱۳/۲۶

٢ جامع الاحادیث بحوالہ ابن عساکر - ۶۶۳۳ دار الفکر بیروت ۱۹/۲۲۱-۲۲

٣ " " " ابو طالب العشاری والاصبہانی، حدیث ۶۶۲۰ " " ۱۹/۲۰۹

الا اخبرك بخیر الناس بعد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ابوبکر وعمر۔[1]

خیر الناس کون ہے؟ فرمایا: اے ابو جحیفہ! خیر الناس بعد رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ابوبکر و عمر (رضی اللہ تعالیٰ عنہما) ہیں۔

افضل الناس بعد رسول اللہ

ابو نعیم حلیہ اور ابن شاہین کتاب السنۃ اور ابن عساکر تاریخ میں عمرو بن حریث سے راوی ہیں نے امیر المومنین مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ کو منبر پر فرماتے سنا،

ان افضل الناس بعد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ابوبکر وعمر وعثمان وفی لفظ ثم عمر ثم عثمان۔[2]

بیشک رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد سب آدمیوں سے افضل ابوبکر و عمر و عثمان ہیں اور بالفاظ دیگر پھر عمر پھر عثمان۔

مولود ازکی فی الاسلام

ابن عساکر بطریق سعد ابن طریف اصبغ بن نباتہ سے راوی فرمایا،

قلت لعلی یا امیر المؤمنین من خیر الناس بعد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم؟ قال ابوبکر، قلت ثم من؟ قال ثم عمر، قلت ثم من؟ قال ثم عثمان، قلت ثم من؟ قال انا، رأیت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بعینی ھاتین والا فعمیتا، وباذنی ھاتین والا فصمتا، یقول ما ولد فی الاسلام مولود ازکی ولا اطھر ولا افضل من ابی بکر ثم عمر۔[3]

میں نے مولیٰ علی سے عرض کی یا امیر المومنین! رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد سب سے افضل کون ہے؟ فرمایا: ابوبکر۔ میں نے کہا: پھر کون؟ فرمایا: عمر، کہا: پھر کون؟ فرمایا: عثمان، کہا: پھر کون؟ فرمایا: میں، میں نے ان آنکھوں سے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا ورنہ یہ آنکھیں پھوٹ جائیں اور ان کانوں سے فرماتے سنا ورنہ بہرے ہو جائیں، حضور فرماتے تھے اسلام میں کوئی شخص ایسا پیدا نہ ہوا جو ابوبکر پھر عمر سے زیادہ پاکیزہ زیادہ فضیلت والا ہو۔

---

[1] جامع الاحادیث بحوالہ الصابونی فی المائتین حدیث ۷۷۲۲ دار الفکر بیروت ۱۶/۲۲۲
کنز العمال " " " " وخیس وکر حدیث ۳۶۱۳۱ موسسۃ الرسالہ بیروت ۱۳/۲۱

[2] کنز العمال بحوالہ ابن عساکر وحل وابن شاہین فی السنۃ حدیث ۶۰۰۶ دار الفکر بیروت ۱۶/۲۹۰

[3] جامع الاحادیث " " حدیث ۸۰۲۳ دار الفکر بیروت ۱۶/۲۹۳

ابوطالب عشاری فضائل الصدیق میں راوی، امیر المومنین مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم فرماتے ہیں:

وھل انا الا حسنۃ من حسنات ابی بکر[1] میں کون ہوں مگر ابوبکر کی نیکیوں سے ایک نیکی

سیدنا صدیق کی سبقت کی چار وجوہات

خیثمہ طرابلسی وابن عساکر ابو الزناد سے راوی، ایک شخص نے مولیٰ علی سے عرض کی، یا امیر المومنین کیا بات ہوئی کہ مہاجرین وانصار نے ابوبکر کو تقدیم دی حالانکہ آپ کے مناقب بیشتر اور اسلام وسوابق پیشتر، فرمایا، اگر مسلمان کے لئے خدا کی پناہ نہ ہوتی تو میں تجھے قتل کردیتا، افسوس تجھ پر، ابوبکر چار وجہ سے مجھ پر سبقت لے گئے، افشائے اسلام میں مجھ سے پہلے، ہجرت میں مجھ سے سابق، صحبت غار میں انہیں کا حصہ، نبی صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم نے امامت کے لئے انہیں کو مقدم فرمایا، ویحك ان اللہ ذم الناس کلھم ومدح ابابکر فقال الا تنصروہ فقد نصرہ اللہ الآیۃ[2] افسوس تجھ پر بیشک اللہ تعالٰے نے سب کی مذمت کی اور ابوبکر کی مدح فرمائی کہ ارشاد فرماتا ہے، اگر تم اس نبی کی مدد نہ کرو تو اللہ تعالیٰ نے اس کی مدد فرمائی جب کافروں نے اسے مکے سے باہر کیا دوسرا ان دو کا جب وہ غار میں تھے جب اپنے یار سے فرماتا تھا غم نہ کھا اللہ ہمارے ساتھ ہے۔

حضرت صدیق کا تقدم

خطیب بغدادی وابن عساکر اور دیلمی مسند الفردوس اور عشاری فضائل الصدیق میں امیر المومنین مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے راوی، رسول اللہ صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم فرماتے ہیں:

سألت اللہ ثلثا ان یقدمك فابی علی الا تقدیم ابی بکر[3] اے علی! میں نے اللہ عزوجل سے تین بار سوال کیا کہ تجھے تقدیم دے اللہ تعالیٰ نے نہ مانا مگر ابوبکر کو مقدم رکھنا۔

حضرت علی کی مدح افراط وتفریط کا شکار

عبداللہ بن احمد زوائد مسند میں، اور ابویعلیٰ ودورقی وحاکم وابن ابی عاصم

---

[1] جامع الاحادیث بحوالہ ابی طالب العشاری حدیث ۴۹۸۳ دار الفکر بیروت ۱۶/ ۲۰۸

[2] 〃 〃 〃 خیثمہ وابن عساکر 〃 ۴۹۸۹ 〃 〃 ۱۶/ ۲۰۹

[3] تاریخ بغداد حدیث ۵۹۲۱ دار الکتاب العربی بیروت ۱/ ۳ ۲

کنز العمال بحوالہ ابی طالب العشاری وغیرہ حدیث ۳۵۹۸۰ موسسۃ الرسالہ بیروت ۱۲/ ۵۱۵

و ابن شاہین امیر المومنین مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ سے راوی کہ انھوں نے فرمایا:

دعاني رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم فقال يا علي إن فيك من عيسى مثلا أبغضته اليهود حتى بهتوا أمه وأحبته النصارى حتى أنزلوه بالمنزلة التي ليس بها وقال علي ألا وإنه يهلك فيّ رجلان محب مطري يقرظني بما ليس فيّ ومبغض مفتر يحمله شنآني على أن يبهتني ألا إني لست بنبي ولا يوحى إلي ولكني أعمل بكتاب الله وسنة نبيه صلى الله تعالى عليه وسلم ما استطعت فما أمرتكم به من طاعة الله فحق عليكم طاعتي فيما أحببتم أو كرهتم وما أمرتكم بمعصية أنا وغيري فلا طاعة لأحد في معصية الله إنما الطاعة في المعروف

مجھے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بلاکر ارشاد فرمایا: اے علی! تجھ میں ایک کہاوت عیسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کی طرح ہے، یہود نے ان سے دشمنی کی یہاں تک کہ ان کی ماں پر بہتان باندھا اور نصاریٰ ان کے دوست بنے یہاں تک کہ جو مرتبہ ان کا نہ تھا وہاں جا اتارا۔ مولا علی فرماتے ہیں: سنو! میرے معاملے میں دو شخص ہلاک ہوں گے، ایک دوست میری تعریف میں حد سے بڑھنے والا جو میرا وہ مرتبہ بتائے گا جو مجھ میں نہیں، اور ایک دشمن مفتری جسے میری عداوت اس پر باعث ہوگی کہ مجھ پر تہمت اٹھائے، سن لو میں نہ تو نبی ہوں نہ مجھ پر وحی آتی ہے تو جہاں تک ہو سکے اللہ عزوجل کی کتاب اور اس کے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سنت پر عمل کرتا ہوں، تو میں جب تمہیں اطاعت الٰہی کا حکم دوں تو میری فرمانبرداری تم پر لازم ہے چاہے تمہیں پسند ہو یا ناگوار، اور اگر معصیت کا حکم دوں میں یا کوئی، تو اللہ کی نافرمانی میں کسی کی اطاعت نہیں، اطاعت تو مشروع بات میں ہے۔

افضل الایمان

ابن عساکر سالم بن ابی الجعد سے راوی، فرمایا:

قلت لمحمد بن الحنفية هل كان أبو بكر أول القوم إسلاما قال لا قلت فبم علا أبو بكر وسبق حتى لا يذكر أحد غير أبي بكر قال لأنه كان أفضلهم

میں نے امام محمد بن حنفیہ صاحبزادہ مولا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے دریافت کیا کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سب سے پہلے اسلام لائے تھے؟ فرمایا: نہ۔ میں نے کہا پھر کس وجہ سے ابوبکر سب پر بلند و سابق ہو گئے

---

١ المستدرک للحاکم	کتاب معرفۃ الصحابہ	دار الفکر بیروت	١٤٣/٣
مسند احمد بن حنبل	مروی از علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ	"	١٤٠/١

اسلاما حین اسلم وحین لحق بربہ[1] کہ اُن کے سوا کوئی دوسرے کا ذکر ہی نہیں کرتا ۔ فرمایا: اس لئے کہ وہ جب سے مسلمان ہوئے اور جب تک اپنے رب عزوجل کے پاس گئے ان کا ایمان سب سے افضل رہا ۔

شیخین کی افضلیت

امام دارقطنی جندب اسدی سے راوی ،

ان محمد بن عبد اللہ بن الحسن اتاہ قوم من اھل الکوفۃ والجزیرۃ فسألوہ عن ابی بکر وعمر فالتفت الی فقال انظر الی اھل بلادک یسألوننی عن ابی بکر وعمر لھما افضل عندی من علی[2]

یعنی امام نفس زکیہ محمد بن عبد اللہ محض ابن امام حسن مثنیٰ ابن امام حسن مجتبیٰ ابن مولیٰ علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہم کے پاس اہل کوفہ و جزیرہ سے کچھ لوگوں نے حاضر ہو کر ابوبکر صدیق و عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے بارے میں سوال کیا امام نے میری طرف التفات کرکے فرمایا اپنے وطن والوں کو دیکھو مجھ سے ابوبکر و عمر کے باب میں سوال کرتے ہیں بیشک وہ دونوں میرے نزدیک علی سے افضل ہیں رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین ۔

رافضی اور خارجی نظریات

حافظ عمر بن شبہ سیدنا امام زید شہید ابن امام زین العابدین ابن امام حسین شہید کربلا ابن مولا علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے راوی، انھوں نے رافضیوں سے فرمایا :

انطلقت الخوارج فبرئت ممن دون ابی بکر وعمر ولم یستطیعوا ان یقولوا فیھما شیئا وانطلقتم انتم فطفرتم فوق ذلک فبرئتم منھما فمن بقی فواللہ ما بقی احد الا برئتم منہ[3]

خارجیوں نے چل کر تو انھیں سے برأت کی جو ابوبکر و عمر سے نیچے ہیں یعنی عثمان و علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم مگر ابوبکر و عمر کی شان میں کچھ نہ کہہ سکے ۔ اور اے رافضیو! تم نے اُن سے اوپر جست کی کہ خود ابوبکر و عمر سے برأت کر بیٹھے تو اب کون رہ گیا خدا کی قسم کوئی باقی نہ رہا جس سے تم نے تبرا نہ کیا

---

[1] الصواعق المحرقہ بحوالہ ابن عساکر الباب الثانی مکتبہ مجیدیہ ملتان ص ۵۳

[2] " " بحوالہ الدارقطنی عن جندب الاسدی " " " ص ۵۵

[3] " " بحوالہ الحافظ عمر بن شبہ " " " ص ۵۳

رافضی کی سزا

دارقطنی فضیل بن مرزوق سے راوی، فرمایا:

قلت لعمر بن علی بن الحسین بن علی رضی اللّٰہ تعالٰی عنہم افیکم امام تفترض طاعتہ تعرفون ذٰلک لہ من لم یعرف ذٰلک لہ فمات مات میتۃ جاھلیۃ فقال لا واللّٰہ ماذٰلک فینا من قال ھذا فھو کاذب فقلت انہم یقولون ان ھذہ المنزلۃ کانت لعلی ثم للحسن ثم للحسین قال قاتلہم اللّٰہ ویلہم ماھذا من الدین واللّٰہ ماھٰؤلاء الا متأکلین بنا ھذا، مختصرًا[1]

میں نے امام زین العابدین کے صاحبزادے امام باقر کے بھائی امام عمر بن علی سے پوچھا آپ میں کوئی ایسا امام ہے جس کی طاعت فرض ہو آپ اس کا یہ حق پہچانتے ہیں جو اسے بے پہچانے مرجائے جاہلیت کی موت مرے، فرمایا خدا کی قسم ہم میں کوئی ایسا نہیں جو ایسا کہے جھوٹا ہے، میں نے کہا رافضی تو کہتے ہیں یہ مرتبہ مولا علی کا تھا، پھر امام حسن پھر امام حسین کو ملا۔ فرمایا: اللہ رافضیوں کو قتل کرے خرابی ہو ان کے لئے یہ کیا دین ہے خدا کی قسم یہ لوگ نہیں مگر ہمارے نام سے دنیا کھانے والے

والعیاذ باللہ عزوجل

نصوص ختم نبوت

یہاں تک سو ۱۰۰ احادیث فقیر نے لکھیں اور چاہا کہ اسی پر بس کرے، پھر خیال آیا کہ ذکر پاک امیر المومنین مولٰی علی کرم اللہ وجہہ ہے، دس حدیثیں اور شامل ہوں کہ نام مبارک مولٰی علی رضی اللہ تعالٰی عنہ کے عدد حاصل ہوں۔ نظر کروں تو فیضان روح مبارک امیر المومنین سے تذییلات میں دس حدیثیں خود ہی گزر چکی ہیں تذییل بعد حدیث ۲۵ ایک وبعد ۳۹ سے وبعد ۴۳ ایک وبعد ۴۴ و ۵۰ و ۵۵ و ۵۶ وبعد ۶۲ ایک یہ مقصود تو یوں حاصل تھا مگر از انجا کہ وضع رسالہ نصوص ختم نبوت میں ہے اور ۸۱ سے ۱۰۰ تک بیس حدیثیں اس مطلب کو دوسرے طرز سے ادا کرتی تھیں لہٰذا خاص مقصود کی بیس حدیثوں کا اضافہ ہی مناسب نظر آیا کہ خود اصل مرام پر سو ۱۰۰ حدیثوں کا عدد کامل اور اصل مرویات ایک سو بیس ۱۲۰ ہو کر تین چہل حدیث کا فضل حاصل ہو۔

ارشاداتِ انبیاء وعلمائے کتب سابقہ

حاکم صحیح مستدرک میں وہب بن منبہ سے وہ حضرت عبداللہ بن عباس اور سات دیگر صحابۂ کرام

---

[1] الصواعق المحرقۃ بحوالہ الدارقطنی عن فضیل بن مرزوق الباب الثالث مکتبہ مجیدیہ ملتان ص ۵۰

سے کہ سب اہلِ بدر تھے رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین روایت کرتے ہیں، رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں بیشک اللہ عزوجل روزِ قیامت اوروں سے پہلے نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام اور ان کی قوم کو بلا کر فرمائے گا تم نے نوح کو کیا جواب دیا وہ کہیں گے نوح نے نہ ہمیں تیری طرف بلایا نہ تیرا کوئی حکم پہنچایا نہ کچھ نصیحت کی نہ ان باتوں کا کوئی حکم سنایا۔ نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام عرض کریں گے،

دعوتهم يا رب دعاء فاشيا في الاولين و	الٰہی! میں نے انہیں ایسی دعوت کی جس کی خبر
الآخرين امة بعد امة حتى انتهى الى خاتم النبيين	یکے بعد دیگرے سب اگلوں پچھلوں میں پھیل گئی
احمد فانتسخه وقرأه وآمن به وصدقه.	یہاں تک کہ سب سے پچھلے نبی احمد صلے اللہ تعالیٰ

علیہ وسلم تک پہنچی انہوں نے اسے لکھا اور پڑھا اور اس پر ایمان لائے اور اس کی تصدیق فرمائی۔ حق سبحانہ وتعالیٰ فرمائے گا احمد و امتِ احمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بلاؤ۔

فياتي رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم	رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضور کی امت
وامته يسعى نورهم بين ايديهم	حاضر آئیں گے یوں کہ ان کے نور ان کے آگے جولان کرتے ہوں گے

نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لیے شہادت ادا کریں گے الحدیث وقد اختصرناہ (ہم نے حدیث کو اختصاراً نقل کیا)

دارقطنی غرائب امام مالک اور بیہقی دلائل اور خطیب رواۃ مالک میں بطریق عدیدہ عن مالک بن انس عن نافع عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما، اور ابن ابی الدنیا، اور بیہقی و ابونعیم دلائل میں بطریق ابن لہیعہ عن مالک بن الازہر عن نافع عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما، اور ابونعیم دلائل میں من طریق یحیی بن ابراہیم بن ابی قتیلۃ عن ابن اسلم عن ابیہ اسلم مولیٰ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، اور معاذ بن المثنی زوائد مسند مسدد میں بطریق مستمر بن دینار عن عبد اللہ بن ابی الہذیل راوی ہیں اور بوجہ آخر واقدی مغازی میں عن عبد العزیز بن عمر بن جعونۃ بن نضلۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، اور ابن جریر تاریخ، اور باوردی کتاب الصحابہ میں بطریق ابی معروف عبد اللہ بن معروف عن ابی عبد الرحمٰن الانصاری عن محمد بن حسین بن علی بن ابی طالب، اور ابن ابی الدنیا امام محمد باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی؛

وهذا حديث معاذ وفيه صريح النص	یہ حدیث معاذ کی ہے اور اس میں صریح نص ہے

۱؎ المستدرک للحاکم کتاب التواریخ المتقدمین من الانبیاء دار الفکر بیروت ۲/ ۵۴۷-۴۸

عن مرادنا وما زدنا من الطریق الاول ادرنا حولہ ھلالین۔

ہماری مراد ہے، اور پہلے طریقہ سے ہم جو زیادتی کریں گے وہ ہلالین میں ہے (ت)

ذریب بن برثملا کی شہادت

سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نضلہ بن عمرو انصاری کو تین سو مہاجرین وانصار کے ساتھ تاراج حلوان عراق کے لئے بھیجا، یہ قیدی اور غنیمتیں لے آتے تھے، ایک پہاڑ کے دامن میں شام ہوگئی، نضلہ نے اذان کہی، جب کہا اللہ اکبر اللہ اکبر پہاڑ سے آواز آئی اور صورت نہ دکھائی دی کہ کوئی کہتا ہے کبرت کبیرا یا نضلۃ تم نے کبیری بڑائی کی اے نضلہ!، جب کہا اشھد ان لا الٰہ الا اللہ جواب آیا اخلصت یا نضلۃ اخلاصا نضلہ! تم نے خالص توحید کی، جب کہا اشھد ان محمدا رسول اللہ آواز آئی ھو نبی بعث لا نبی بعدہ ھو النذیر وھو الذی بشرنا بہ عیسٰی بن مریم وعلی راس امتہ تقوم الساعۃ یہ نبی ہیں کہ مبعوث ہوئے ان کے بعد کوئی نبی نہیں یہی ڈر سنانے والے ہیں یہ ہیں جن کی بشارت ہمیں عیسٰی بن مریم علیہما الصلوٰۃ والسلام نے دی تھی انہیں کی امت کے سر پر قیامت قائم ہوگی، جب کہا حی علی الصلوٰۃ جواب آیا فریضۃ افترضت (طوبٰی لمن مشی الیھا وواظب علیھا) نماز ایک فرض ہے کہ بندوں پر رکھا گیا خوشی وشادمانی اس کے لئے جو اس کی طرف چلے اور اس کی پابندی رکھے، جب کہا حی علی الفلاح آواز آئی افلح من اتاھا وواظب علیھا (افلح من اجاب محمدا

---

[1] ھکذا فی نسائم وفی الطریق الثانی عند البیھقی فی الصلوٰۃ قال کلمۃ مقبولۃ وفی الفلاح قال البقاء لامۃ احمد صلی اللہ علیہ وسلم، وعکس ابن ابی الدنیا فذکر فی الصلوٰۃ البقاء لامۃ محمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم وفی الفلاح کلمۃ مقبولۃ ۱۲ منہ۔ (م)

ساتویں طریقہ میں یوں ہے اور دوسرے طریقہ میں بیہقی کے ہاں یوں ہے، حی علی الصلوٰۃ پر کہا: مقبول کلمہ ہے، اور حی علی الفلاح پر کہا اس میں امت محمدیہ کے لئے بقا ہے، اور ابن ابی الدنیا نے اس کا عکس بیان کیا کہ پہلے میں امت محمدیہ کی بقا اور دوسرے میں، مقبول کلمہ' کہا ۱۲ منہ (ت)

[2] زاد الخطیب وھو البقاء لامتہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ۱۲ منہ (م)

خطیب نے یوں زیادہ کیا: امت محمدی کی بقا ہے صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ۱۲ منہ (ت)

صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) مراد کو پہنچا جو نماز کے لئے آیا اور اس پر مداومت کی مراد کو پہنچا جس نے محمد صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی اطاعت کی، جب کہا قد قامت الصلوۃ جواب آیا البقاء لامۃ محمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم وعلی راسہا تقوم الساعۃ بقا ہے امت محمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے لئے اور انھیں کے سروں پر قیامت ہوگی (جب کہا اللہ اکبر اللہ اکبر لا الٰہ الا اللہ آواز آئی اخلصت الاخلاص کلہ یا نضلۃ فحرم اللہ بہا جسدک علی النار اے نضلہ! تم نے پورا اخلاص کیا تو اللہ تعالٰی نے اس کے سبب تمھارا بدن دوزخ پر حرام فرمادیا) نماز کے بعد نضلہ کھڑے ہوئے اور کہا اے اچھے پاکیزہ خوب کلام والے! ہم نے تمھاری بات سنی تم فرشتے ہو یا کوئی سیاح یا جن، ظاہر ہوکر ہم سے بات کرو کہ ہم اللہ عزوجل اور اس کے نبی صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم (اور امیر مومنین عمر) کے سفیر ہیں، اس کہنے پر پہاڑ سے ایک بوڑھے شخص نمودار ہوئے، سپید مو، دراز ریش، سر ایک چکی کے برابر، سپید اون کی ایک چادر اوڑھے ایک باندھے، اور کہا السلام علیکم ورحمۃ اللہ، حاضرین نے جواب دیا اور نضلہ نے پوچھا اللہ تم پر رحم کرے تم کون ہو؟ میں زریب بن برثملا ہوں بندہ صالح عیسٰی بن مریم علیہم الصلوۃ والسلام کا وصی ہوں انھوں نے میرے لئے دعا فرمائی تھی کہ میں ان کے نزول تک باقی رہوں (ر د ی معروف است ف (دوسرے طریقہ میں یہ [illegible] ہے۔ ت) پھر ان سے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کہاں ہیں؟ کہا انتقال فرمایا، اس پر وہ پیر بزرگ بشدت روئے، پھر کہا ان کے بعد کون ہوا؟ کہا ابوبکر۔ وہ کہاں ہیں؟ کہا انتقال ہوا۔ کہا پھر کون بیٹھا؟ کہا عمر۔ کہا امیر المومنین عمر سے میرا سلام کہو، اور کہا کہ ثبات وسداد وآسانی پر عمل رکھئے کہ وقت قریب آلگا ہے پھر علامات قرب قیامت اور بہت کلمات وعظ وحکمت کہے اور غائب ہوگئے۔ جب امیر المومنین کو خبر پہنچی سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالٰی عنہ کے نام فرمان جاری فرمایا کہ خود اس پہاڑ کے نیچے جائیے (اور وہ ملیں تو انھیں میرا سلام کہئے رسول اللہ صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ہمیں خبر دی تھی کہ عیسٰی علیہ الصلوۃ والسلام کا ایک وصی عراق کے اس پہاڑ میں منزل گزین ہے) سعد رضی اللہ تعالٰی عنہ (چار ہزار مہاجرین وانصار کے ساتھ، اس پہاڑ کو گئے چالیس دن ٹھہرے پنجگانہ اذانیں کہیں مگر جواب نہ ملا۔ آخر واپس آئے۔[1]

---

[1] دلائل النبوۃ ابو نعیم عالم الکتب بیروت الجزء الاول ص ۲۸ — ۲۷
دلائل النبوۃ للبیہقی باب ما جاء فی قصۃ وصی عیسٰی ابن مریم علیہما السلام المکتبۃ الاثریہ لاہور ۵/۴۲۵ تا ۴۲۷

شام کے نصرانی ختم نبوت کی شہادت دیتے ہیں

طبرانی معجم کبیر میں سیدنا جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ، ہیں

زمانۂ جاہلیت میں ملک شام کو تجارت کے لئے گیا تھا ملک کے اسی کنارے پر اہل کتاب سے ایک شخص مجھے ملا پوچھا کیا تمھارے یہاں کسی شخص نے نبوت کا دعوی کیا ہے؟ ہم نے کہا ہاں۔ کہا تم ان کی صورت دیکھو تو پہچان لوگے؟ میں نے کہا ہاں وہ مجھے ایک مکان میں لے گیا جس میں تصویریں تھیں، وہاں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صورت کریمہ مجھے نظر نہ آئی، اتنے میں ایک اور کتابی آکر بولا کس شغل میں ہو؟ ہم نے حال کہا، وہ مجھے اپنے گھر لے گیا وہاں جاتے ہی حضور پر نور صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تصویر منیر مجھے نظر آئی اور دیکھا کہ ایک شخص حضور کے پیچھے حضور کے قدم مبارک کو پکڑے ہوئے ہے، میں نے کہا یہ دوسرا کون ہے؟ وہ کتابی بولا:

انہ لم یکن نبی الا کان بعدہ نبی الا ھذا فانہ لا نبی بعدہ وھذا الخلیفۃ بعدہ۔

بیشک کوئی نبی ایسا نہ ہوا جس کے بعد نبی نہ ہو سوا اس نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کہ ان کے بعد کوئی نبی نہیں اور یہ دوسرا ان کے بعد خلیفہ ہے۔

اُسے جو میں دیکھوں تو ابوبکر صدیق کی تصویر تھی۔[1]

بادشاہِ روم کے دربار میں ذکر مصطفےٰ

تنبیہِ اوّل: ابن عساکر بطریق قاضی معافی بن زکریا حضرت عبادہ بن صامت، اور بیہقی و

ابونعیم بطریق حضرت ابو امامہ باہلی حضرت ہشام بن عاص سے راوی رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین، جب صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہمیں بادشاہ روم ہرقل کے پاس بھیجا اور ہم اس کے شہ نشین کے نزدیک پہنچے وہاں سواریاں بٹھائیں اور کہا لا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر۔ اللہ جانتا ہے یہ کہتے ہی اس کا شہ نشین ایسا ہلنے لگا جیسے ہوا کے جھونکے میں کھجور، اس نے کہلا بھیجا تمہیں حق نہیں پہنچتا کہ شہروں میں اپنے دین کا اعلان کرو، پھر ہمیں بلایا ہم گئے وہ سرخ کپڑے پہنے سرخ مسند پر بیٹھا تھا آس پاس ہر چیز سرخ تھی اس کے اراکین دربار اس کے ساتھ تھے ہم نے سلام نہ کیا اور ایک گوشے میں بیٹھ گئے وہ ہنس کر بولا تم آپس میں جیسا ایک دوسرے کو سلام کرتے ہو مجھے کیوں نہ کیا؟ ہم نے کہا ہم تجھے اس سلام کے قابل نہیں سمجھتے اور جس مجرے پر تو راضی ہوتا ہے وہ ہمیں روا نہیں کہ کسی کے لئے بجالائیں۔ پھر اس نے پوچھا سب سے بڑا کلمہ تمھارے یہاں کیا ہے؟ ہم نے

---

[1] المعجم الکبیر حدیث ۱۵۳۷ المکتبۃ الفیصلیۃ بیروت ۲/۲۵

دلائل النبوۃ ابونعیم عالم الکتب بیروت ۱/۹

کہا لا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر، خدا گواہ ہے یہ کہتے ہی بادشاہ کے بدن پر لرزہ پڑگیا پھر آنکھیں کھول کر غور سے ہمیں دیکھا اور کہا یہی وہ کلمہ ہے جو تم نے میرے شہ نشین کے نیچے اترتے وقت کہا تھا؟ ہم نے کہا ہاں، کہا جب اپنے گھروں میں اسے کہتے ہو تو کیا تمہاری چھتیں بھی اسی طرح کانپنے لگتی ہیں؟ ہم نے کہا خدا کی قسم یہ تو ہم نے نہیں دیکھا اور اس میں خدا کی کوئی حکمت ہے۔ بولا سچی بات خوب ہوتی ہے سُن لو خدا کی قسم مجھے آرزو تھی کہ کاش میرا آدھا ملک نکل جاتا اور تم یہ کلمہ جس چیز کے پاس کہتے وہ لرزنے لگتی۔ ہم نے کہا یہ کیوں؟ کہا یُوں ہوتا تو کام آسان تھا اور اس وقت لائق تھا کہ یہ امر شانِ نبوت سے نہ ہو بلکہ کوئی انسانی شعبدہ ہو[1] (یعنی اللہ تعالٰی ایسے معجزات ہر وقت ظاہر نہیں فرماتا بلکہ عالم اسباب میں شانِ نبوت کو بھی غالباً مجرائے عادت کے مطابق رکھتا ہے)

ولو جعلنٰہ ملکا لجعلنٰہ رجلا و للبسنا علیہم ما یلبسون[2]	اگر ہم فرشتے کو نبی بناتے تو مرد ہی بناتے اور اس کو وہی لباس پہناتے جو مرد لوگ پہنتے ہیں (ت)

ولہذا انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے جہادوں میں بھی جنگ دو سرداروں کا مضمون رہتا ہے،

الحرب بیننا و بینہ سجال ینال منا و ننال منہ[3]۔ رواہ الشیخان عن ابی سفیان رضی اللہ تعالٰی عنہ۔	ہمارے اور ان کے درمیان جنگ کبھی وہ کامیاب اور کبھی ہم کامیاب ہوتے ہیں۔ اس کو شیخین نے ابوسفیان رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کیا۔ (ت)

لہذا جب ابوسفیان رضی اللہ تعالٰی عنہ نے ہرقل کو خبر دی کہ لڑائی میں کبھی ہم بھی ان پر غالب آتے ہیں ہرقل نے کہا ھذہ ایۃ النبوۃ[4] یہ نبوت کی نشانی ہے۔ رواہ البزار وابونعیم عن دحیۃ الکلبی رضی اللہ تعالٰی عنہ (اسے بزار اور ابونعیم نے دحیہ کلبی رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کیا۔ ت)

---

[1] دلائل النبوۃ للبیہقی باب ما وجد من صورۃ نبینا محمد دار الکتب العلمیہ بیروت ۱/ ۳۸۶-۳۸۹
جامع الاحادیث بحوالہ ابن عساکر عن المعافی عن عبادۃ بن الصامت حدیث ۱۵۶۳۱ دار الفکر بیروت ۳۰/ ۹۲

[2] القرآن الکریم ۶/ ۹

[3] صحیح البخاری باب کیف کان بدء الوحی قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/ ۴

[4] کشف الاستار عن زوائد البزار باب فیما کان عند اہل الکتاب من علامات نبوتہ مؤسسۃ الرسالہ بیروت ۳/ ۱۱۴

تصرفِ اولیا اور مظلومیتِ حسین

یہ بات یاد رکھنے کی ہے کہ بعض جہّال ضعیف الایمان اسی پر شک کرنے لگتے ہیں اور اسی قبیل سے ہے جاہل وہابیوں کا اعتراض کہ اولیاء اگر اللہ تعالٰی کی طرف سے کچھ قدرت رکھتے تو امام حسین رضی اللہ تعالٰی عنہ کیوں ایسی مظلومی کے ساتھ شہید ہوجاتے، ایک اشارے میں یزید پلید کے لشکر کو کیوں نہ غارت فرمادیا۔ مگر یہ سفہاء نہیں جانتے کہ اُن کی قدرت جو انھیں اُن کے رب نے عطا فرمائی رضا و تسلیم و عبدیت کے ساتھ ہے نہ کہ معاذ اللہ جباری و سرکشی و خودسری کے ساتھ۔ مقوقس بادشاہ مصر نے حاطب بن ابی بلتعہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے امتحاناً پوچھا کہ جب تم انھیں نبی کہتے ہو تو انھوں نے دعا کرکے اپنی قوم کو کیوں نہ ہلاک فرمادیا جب انھوں نے اُن کا شہر مکّہ چھڑایا تھا، حاطب رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا: کیا تو عیسٰی علیہ الصلوٰۃ والسلام کو رسول اللہ نہیں مانتا انھوں نے دعا کرکے اپنی قوم کو کیوں نہ ہلاک کردیا جب انھوں نے انھیں پکڑا اور سُولی دینے کا ارادہ کیا تھا؟ مقوقس بولا: انت حکیمٌ جاء من عند حکیمٍ[1]۔ تم حکیم ہو کہ حکیم کامل صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے پاس سے آئے۔ رواہ البیہقی عن حاطب رضی اللہ تعالٰی عنہ (اس کو بیہقی نے حاطب رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کیا۔ ت)

خیر یہ تو فائدہ زائدہ تھا۔ حدیث سابق کی طرف عود کریں۔

ہرقل کے پاس انبیاء کی تصاویر

پھر ہرقل نے ہمیں باعزاز و اکرام ایک مکان میں اتارا، دونوں وقت عزت کی مہمانیاں بھیجتا، ایک رات ہمیں پھر بلا بھیجا، ہم گئے اس وقت اکیلا بالکل تنہا بیٹھا تھا، ایک بڑا صندوقچہ زر نگار منگا کر کھولا اس میں چھوٹے چھوٹے خانے تھے ہر خانے پر دروازہ لگا تھا، اس نے ایک خانہ کھول کر سیاہ ریشم کا کپڑا تہہ کیا ہوا نکالا اُسے کھولا تو اس میں ایک سُرخ تصویر تھی، مرد فراخ چشم بزرگ سرین کہ ایسے خوبصورت بدن میں ایسی لمبی گردن کبھی نہ دیکھی تھی سر کے بال نہایت کثیر (بے ریش دوگیسو غایت حسن و جمال میں)، ہرقل بولا: انھیں پہچانتے ہو؟ ہم نے کہا: نہ، کہا: یہ آدم ہیں صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم۔ پھر وہ تصویر رکھ کر دوسرا خانہ کھولا اس میں سے ایک سیاہ ریشم کا کپڑا نکالا، اس میں خوب گورے رنگ کی تصویر تھی، مرد بسیار موے سر مانند موئے قبطیاں، فراخ چشم، کشادہ سینہ، بزرگ سر (آنکھیں سُرخ، داڑھی خوبصورت) پوچھا: انھیں جانتے ہو؟ ہم نے کہا: نہ۔ کہا: یہ نوح ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم۔ پھر اسے رکھ کر اور خانہ کھولا، اس میں سے حریر سبز کا ٹکڑا نکالا اس میں نہایت گورے رنگ

---

[1] دلائل النبوۃ للبیہقی باب ماجاء الی کتاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم الی المقوقس دار الکتب العلمیہ بیروت ۴/ ۳۹۶

کی ایک تصویر تھی، مرد خوب چہرہ، خوش چشم، دراز جبیں (کشادہ پیشانی)، رخسارے سُتے ہوئے، سر پر نشانِ پیری، ریش مبارک سپید نورانی۔ تصویر کی یہ حالت ہے کہ گویا جان رکھتی ہے، سانس لے رہی ہے (مسکرا رہی ہے) کہا: ان سے واقف ہو؟ ہم نے کہا: نہ۔ کہا: یہ ابراہیم ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم۔ پھر اسے رکھ کر ایک اور خانہ کھولا، اس میں سے سبز ریشم کا پارچہ نکالا، اسے جو ہم نظر کریں تو محمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی تصویر منیر تھی، بولا: انھیں پہچانتے ہو؟ ہم رونے لگے اور کہا: یہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ہیں، وہ بولا: تمھیں اپنے دین کی قسم یہ محمد ہیں؟ ہم نے کہا: ہاں ہمیں اپنے دین کی قسم یہ حضور اکرم کی تصویر پاک ہے گویا ہم حضور کو حالتِ حیاتِ دُنیوی میں دیکھ رہے ہیں۔ اسے سنتے ہی وہ اچھل پڑا بے حواس ہوگیا سیدھا کھڑا ہوا پھر بیٹھ گیا دیر تک دم بخود رہا پھر ہماری طرف نظر اٹھا کر بولا: اما انہ اٰخر البیوت ولکنی عجلتہ لانظر ما عندکم¹ سُنتے ہو یہ خانہ سب خانوں کے بعد تھا مگر میں نے جلدی کرکے دکھایا کہ دیکھوں تمھارے پاس اس باب میں کیا ہے، یعنی اگر ترتیب وار دکھاتا آتا تو احتمال تھا کہ تصویر حضرت مسیح کے بعد دکھانے پر تم خواہ مخواہ کہہ دو کہ یہ ہمارے نبی کی تصویر ہے اس لئے میں نے ترتیب قطع کرکے اسے پیش کیا کہ اگر یہ وہی نبی موعود ہیں تو ضرور پہچان لوگے، بحمد اللہ تعالٰی ایسا ہی ہوا، اور یہی دیکھ کر اس حرماں نصیب کے دل میں درد اُٹھا کر حواس جاتے رہے اٹھا بیٹھا دم بخود رہا۔

واللہ متم نورہ ولو کرہ الکٰفرون۝²	اللہ تعالٰی اپنے نور کو تمام فرمائیگا اگرچہ کافر ناپسند
والحمد للہ رب العٰلمین۝³	کریں۔ والحمد للہ رب العٰلمین۔ (ت)

ہمارا مطلب تو بحمد اللہ یہیں پُورا ہوگیا کہ یہ خانہ سب خانوں کے بعد ہے، اس کے بعد حدیث میں اور انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی تصاویر پارچہ کا ذکر ہے، حلیہ ہائے منورہ پر اطلاع مسلمین کے لئے اس کا خلاصہ بھی مناسب، یہاں تک کہ دونوں حدیثیں متفق تھیں، ترجمہ مختصر حدیث عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالٰی عنہ کا تھا جو لفظ حدیث ہشام رضی اللہ عنہ سے بڑھائے خطوط ہلالی میں تھے، اب حدیث ہشام اتم وازید ہے کہ اس میں پانچ انبیاء نوح و اسحٰق و یعقوب و اسمٰعیل و یوسف علیہم الصلوٰۃ والسلام کا ذکر شریف زائد ہے لہٰذا اسی سے

---

[1] جامع الاحادیث بحوالہ ابن عساکر عن المعافی عن عبادۃ بن الصامت حدیث ۱۵۴۶۱ دار الفکر بیروت ۲۰/ ۹۳
دلائل النبوۃ للبیہقی باب ما وجد من صورۃ نبینا محمد صلی اللہ علیہ وسلم دار الکتب العلمیہ بیروت ۱/ ۳۸۵-۳۸۶

[2] القرآن الکریم ۶۱/ ۸

[3] " " ۱/ ۱

اخذ کریں، اور جو مضمون حدیث عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں زائد ہو اُسے خطوطِ ہلالی میں بڑھائیں،

فرماتے ہیں پھر اس نے ایک اور خانہ کھولا، حریرِ سیاہ پر ایک تصویر گندمی رنگ سانولی نکالی (مگر حدیث عبادہ میں گورا رنگ ہے) مرد، مرغول و سخت گھونگر والے بال، آنکھیں جانب باطن مائل، تیز نظر، ترش رو، دانت باہم چڑھے ہونٹ، ایسا جیسے کوئی حالت غضب میں ہو، ہم سے کہا انہیں پہچانتے ہو؟ یہ موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں[1] اور ان کے پہلو میں ایک اور تصویر تھی، صورت ان سے ملتی مگر سر میں خوب تیل پڑا ہوا، پیشانی کشادہ، پتلیاں جانب بینی مائل (سر مبارک مدور گول)، کہا: انہیں جانتے ہو؟ یہ ہارون علیہ السلام ہیں۔ پھر اور خانہ کھول کر حریرِ سپید پر ایک تصویر نکالی، مرد گندم گوں، سر کے بال سیدھے، قد میانہ، چہرے سے آثارِ غضب نمایاں، کہا: یہ لوط علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں، پھر حریرِ سپید پر ایک تصویر نکالی گورا رنگ جس میں سرخی جھلکتی، ناک اونچی رخسارے ہلکے چہرہ خوبصورت، کہ یہ اسحٰق علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں، پھر حریرِ سپید پر ایک تصویر نکالی، صورت صورتِ اسحٰق علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مشابہ تھی مگر لب زیریں پر ایک تل تھا، کہا: یہ یعقوب علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں۔ پھر حریرِ سیاہ پر ایک تصویر نکالی، رنگ گورا، چہرہ حسین، ناک بلند، قامت خوبصورت، چہرے پر نور درخشاں اور اس میں آثارِ خشوع نمایاں، رنگ میں سرخی کی جھلک تاباں، کہا: یہ تمہارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے جدِ کریم اسمٰعیل علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں، پھر حریرِ سپید پر ایک تصویر نکالی کہ صورت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے مشابہ تھی، چہرہ گویا آفتاب تھا، کہا: یہ یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں۔ پھر حریرِ سپید پر ایک تصویر نکالی سرخ رنگ، باریک ساقیں، آنکھیں کم کھلی ہوئیں جیسے کسی کو روشنی میں چوندھ لگے، پیٹ ابھرا ہوا، قد میانہ، تلوار حمائل کئے، مگر حدیث عبادہ میں اس کے عوض

---

[1] الحمد للہ حدیثیں ایک دوسرے کی تصدیق کرتی ہیں ابو یعلیٰ و ابن عساکر نے بطریق یحییٰ بن ابی حسن و نشیب فی عن ابی صدقہ عن ام ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہا نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے حدیث معراج میں موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہی حلیہ روایت کیا کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

وما موسٰی فضخم آدم طوال، کانہ من رجال شنوءۃ کثیر الشعر، غائر العینین، متراکب الاسنان مقلص الشفۃ خارج اللثۃ، عابس[3]۔	لیکن موسیٰ علیہ السلام بھاری بدن، گندم گوں، طویل گویا شنوءہ قبیلہ کے لوگ، آنکھیں جانب باطن مائل، باہم چڑھے ہوئے دانت، باہم سمٹے ہونٹ، لثیں ابھری، ترش رو جیسے حالتِ غضب۔

اور یہیں سے ترجیح حدیث صحیح ہشام رضی اللہ تعالیٰ عنہ ظاہر ہوئی کہ گندمی رنگ بتایا تھا ۱۲ منہ۔

[2] یہ اس سالہا سال کے گریۂ خوفِ الٰہی کا اثر تھا جس کے باعث رخسارۂ نور پر دو خط سیاہ بن گئے تھے۔

---

[3] درمنثور بحوالہ ابی یعلیٰ وابن عساکر تحت آیۃ سبحٰن الذی منشورات مکتبہ آیۃ اللہ العظمٰی قم ایران ۴/ ۱۴۳
المطالب العالیۃ بحوالہ ابی یعلیٰ حدیث ۴۲۰۶ دار الباز مکۃ المکرمۃ ۴/ ۲۰۲

یوں ہے حریر سبز پر گوری تصویر جس کے عضو عضو سے نزاکت و دلکشی ٹپکتی، ساق و سرین خوب گول، کہا: یہ داؤد علیہ الصلوۃ والسلام ہیں۔ پھر حریر سپید پر ایک تصویر نکالی، فربہ سرین، پاؤں میں طول، گھوڑے پر سوار (جس کے ہر طرف پر لگے تھے گردن ڈھلی ہوئی، پشت کوتاہ، گورا رنگ) کہا: یہ سلیمان علیہ الصلوۃ والسلام ہیں (اور یہ پر گھوڑا جس کے ہر جانب پر ہیں ہوا ہے کہ انہیں اٹھائے ہوئے ہے)۔ پھر حریر سیاہ پر ایک گوری تصویر نکالی، مرد جوان، داڑھی نہایت سیاہ، سر کے بال کثیر، چہرہ خوبصورت (آنکھیں حسین، اعضاء متناسب عہ) کہا: یہ عیسیٰ بن مریم علیہما الصلوۃ والسلام ہیں۔ ہم نے کہا: یہ تصویریں تیرے پاس کہاں سے آئیں، ہمیں یقین ہے کہ یہ ضرور سچی تصاویر ہیں کہ ہم نے اپنے نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی تصویر کریم کے مطابق پائی۔ کہا: آدم علیہ الصلوۃ والسلام نے اپنے رب عزوجل سے عرض کی تھی کہ میری اولاد کے انبیاء مجھے دکھا دے، حق سبحانہ تعالٰی نے ان پر تصاویر انبیاء اتاریں کہ مغرب شمس کے پاس خزانہ آدم علیہ الصلوۃ والسلام میں تھیں، ذوالقرنین نے وہاں سے نکال کر دانیال علیہ السلام کو دیں (انہوں نے پارچہ حریر پر اتاریں کہ یہ بعینہا وہی چلی آتی ہیں) سن لو خدا کی قسم مجھے آرزو تھی کاش میرا نفس ترک سلطنت کو گوارا کرتا اور میں مرتے دم تک تم میں کسی ایسے کا بندہ بنتا جو غلاموں کے ساتھ نہایت سخت برتاؤ رکھتا (مگر کیا کروں نفس راضی نہیں ہوتا) پھر ہمیں عمدہ جائزے دے کر رخصت کیا (وہ ہمارے ساتھ آدمی کر کے سرحد سلطنت تک پہنچا گیا)۔ ہم نے آکر صدیق رضی اللہ تعالٰی عنہ سے حال عرض کیا، صدیق روئے اور فرمایا: مسکین اگر اللہ اس کا بھلا چاہتا وہ ایسا ہی کرتا، ہمیں رسول اللہ صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے خبر دی کہ یہ اور یہودی اپنے یہاں محمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی نعت پاتے ہیں۱؎ عہ

تذییل دوم

مقوقس کے دربار میں فرمان نبوی

امام واقدی اور ابو القاسم بن عبد الحکم فتوح مصر میں بطریق ابان بن صالح راوی جب حاطب بن ابی بلتعہ رضی اللہ تعالٰی عنہ فرمان اقدس صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم لے کر مقوقس نصرانی بادشاہ

عہ حدیث مذکور ام ہانی رضی اللہ تعالٰی عنہا میں حلیہ سیدنا عیسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام میں ہے قد میانہ سے ذرہ درازی سے کم، سینہ چوڑا، خون کی سرخی بدن پر جھلکتی، بال عمدہ ان کی سیاہی سرخی مائل ۱۲ منہ

عہ فائدہ: یہ نفیس جلیل حدیث طویل جس کا مختصر اختصار کے ساتھ تین ورق میں بیان ہوا بحمد اللہ صحیح ہے امام حافظ عماد الدین بن کثیر پھر امام خاتم الحفاظ سیوطی نے فرمایا: ھذا حدیث جید الاسناد ورجالہ ثقات ۱۲ منہ

۱؎ دلائل النبوۃ للبیہقی باب ما وجد من صورۃ نبینا محمد صلی اللہ علیہ وسلم مکتبۃ الاثریہ لاہور ۱/ ۳۸۶ تا ۳۹۰

جامع الاحادیث بحوالہ ابن عساکر عن المعافی عن عبادۃ بن الصامت حدیث ۱۴۲۱۵ دار الفکر بیروت ۲۰/ ۹۳ و ۹۴

۲؎

مصرو اسکندریہ کے پاس تشریف لے گئے، اس نے اُن سے دریافت کیا کہ محمد صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم کس بات کی طرف بلاتے ہیں؟ انھوں نے فرمایا، توحید و نماز پنجگانہ و روزہ رمضان و حج و وفائے عہد۔ پھر اس نے حضور کا حلیہ پوچھا انھوں نے باختصار بیان کیا، وہ بولا:

قد بقیت اشیاء لم تذکرھا فی عینیہ حمرۃ قلّ ما تفارقہ وبین کتفیہ خاتم النبوۃ الخ

ابھی اور باتیں باقی رہیں کہ تم نے نہ بیان کیں ان کی آنکھوں میں سرخ ڈورے ہیں کہ کم کسی وقت جدا ہوتے ہوں اور ان کے دونوں شانوں کے بیچ میں مہرِ نبوت ہے۔

پھر حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی اور صفاتِ کریمہ بیان کرکے بولا:

قد کنت اعلم ان نبیا قد بقی وقد کنت اظن مخرجہ بالشام، وھناک کانت تخرج الانبیاء قبلہ فاراہ قد خرج فی ارض العرب فی ارض جھد وبؤس والقبط لا تطاوعنی علی اتباعہ وسیظھر علی البلاد[1]

مجھے یقیناً معلوم تھا کہ ایک نبی باقی ہے اور مجھے گمان تھا کہ وہ شام میں ظاہر ہوگا کہ اگلے انبیاء نے وہاں ظہور کیا اب میں دیکھتا ہوں کہ انھوں نے عرب میں ظہور فرمایا، محنت و مشقت کی زمین میں، اور قبطی ان کی پیروی میں میری نہ مانیں گے عنقریب وہ ان شہروں پر غلبہ پائیں گے۔

تتمۂ حدیث: ابو القاسم نے بطریق ہشام بن اسحٰق وغیرہ اور ابن سعد نے طبقات میں بطریق محمد بن عمر بن واقدی اپنے شیوخ سے روایت کیا کہ مقوقس نے حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو اسی مضمون کی عرضی لکھی کہ:

قد علمت ان نبیا بقی وکنت اظن انہ یخرج بالشام وقد اکرمت رسولک وبعثت الیک بھدیۃ[2]

مجھے یقین تھا کہ ایک نبی باقی ہے اور میرے گمان میں وہ شام سے ظہور کرتا اور میں نے حضور کے قاصد کا اعزاز کیا اور حضور کے لیے نذر حاضر کرتا ہوں۔

عبداللہ بن سلام کا واقعۂ ایمان

تذییل سوم: بیہقی دلائل میں حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، جب میں نے رسول اللہ صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا چرچا سُنا اور حضور کے صفت و نام و ہیئات اور جن باتوں کی ہم حضور کے

---

[1] شرح الزرقانی علی المواہب بحوالہ الواقدی وابن عبدالحکیم المقصد الثانی، الفصل الثالث دارالمعرفۃ بیروت ۳/ ۳۵۰

[2] الطبقات الکبرٰی ذکر بعثہ رسول اللہ صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم الخ دار صادر بیروت ۱/ ۲۶۰

توقع کر رہے تھے سب پہچان لیں تو میں نے خاموشی کے ساتھ اسے دل میں رکھا یہاں تک کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم مدینہ طیبہ تشریف لائے مجھے خبر روز افزوں پہنچی میں نے تکبیر کہی میری پھوپھی بولی اگر تم موسٰی بن عمران علیہ الصلٰوۃ والسلام کا آنا سنتے تو اس سے زیادہ کیا کرتے، میں نے کہا: اے پھوپھی! خدا کی قسم وہ موسٰی بن عمران کے بھائی ہیں جس بات پر موسٰی بھیجے گئے تھے اسی پر یہ بھی مبعوث ہوئے ہیں، وہ بولی:

یا ابن اخی اھو النبی الذی کنا نخبر بہ انہ یبعث مع بعث الساعۃ، فقلت لھا نعم[1]

اے میرے بھتیجے! کیا یہ وہ نبی ہیں جن کی ہم خبر دیے جاتے تھے کہ وہ قیامت کے ساتھ مبعوث ہوں گے؟ میں نے کہا: نعم ہاں، الحدیث۔

خطیب وابن عساکر حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

انا احمد و محمد والحاشر والمقفی والخاتم[2]

میں احمد ہوں اور محمد، اور تمام جہان کو حشر دینے والا، اور سب انبیاء کے پیچھے آنے والا، اور نبوت ختم کرنے والا، صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم۔

ہجرت حضرت عباس

ابو یعلٰی و طبرانی و شاشی و ابو نعیم فضائل الصحابہ میں اور ابن عساکر و ابن النجار حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالٰی عنہ سے موصولاً اور رویانی وابن عساکر محمد بن شہاب زہری سے مرسلاً راوی حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ تعالٰی عنہما عم نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی بارگاہ میں (مکہ معظمہ سے) عرضی حاضر کی کہ مجھے اذن عطا ہو تو ہجرت کرکے (مدینہ طیبہ) حاضر ہوں۔ اس کے جواب میں حضور پرنور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے یہ فرمان نافذ فرمایا:

یا عم اقم مکانک الذی انت فیہ، فان اللہ یختم بک الھجرۃ کما ختم بی النبوۃ۔[3]

اے چچا! اطمینان سے رہو کہ تم ہجرت میں خاتم المہاجرین ہونے والے ہو جس طرح میں نبوت میں خاتم النبیین ہوں، صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم۔

---

[1] دلائل النبوۃ للبیہقی باب ما جاء فی دخول عبداللہ بن سلام علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دارالکتب العلمیہ بیروت ۲/ ۵۳۲

[2] تاریخ بغداد للخطیب ترجمہ ۲۵۰۱ احمد بن محمد السوطی دارالکتاب العربی بیروت ۵/ ۹۹

[3] تہذیب تاریخ دمشق الکبیر ذکر من اسمہ عباس دار احیاء التراث العربی بیروت ۷/ ۲۳۵

امام اجل فقیہ محدث ابو اللیث سمرقندی تنبیہ الغافلین میں فرماتے ہیں:

حدثنا ابو بکر محمد بن احمد ثنا ابو عمران ثنا عبد الرحمٰن ثنا داؤد ثنا عباد بن الکثیر عن جبیر عن علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالٰی عنہ۔

ہمیں ابوبکر محمد بن احمد ان کو ابو عمران ان کو عبد الرحمٰن ان کو داؤد ان کو عباد بن کثیر ان کو جبیر سے انھوں نے حضرت علی مرتضٰی رضی اللہ تعالٰی عنہ سے بیان کیا۔ (ت)

جب سورۃ اذا جاء نصر اللہ حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے مرض وصال شریف میں نازل ہوئی حضور فوراً برآمد ہوئے، پنجشنبہ کا دن تھا منبر پر جلوس فرمایا، بلال رضی اللہ تعالٰی عنہ کو حکم دیا کہ مدینے میں ندا کردو "لوگو! رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی وصیت سننے چلو۔" یہ آواز سنتے ہی سب چھوٹے بڑے جمع ہوئے، گھروں کے دروازے ویسے ہی کھلے چھوڑ دیے یہاں تک کہ کنواریاں پردوں سے باہر نکل آئیں، حد یہ کہ مسجد شریف حاضرین پر تنگ ہوگئی، اور حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرمارہے ہیں اپنے پچھلوں کے لیے جگہ وسیع کرو، اپنے پچھلوں کے لیے جگہ وسیع کرو۔ پھر حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم منبر پر قیام فرما کر حمد و ثنائے الٰہی بجالائے انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام پر درود بھیجی، پھر ارشاد ہوا:

انا محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب بن ہاشم العربی الحرمی المکی لا نبی بعدی الحدیث، ھذا المختصر۔[1]

میں محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب بن ہاشم عربی صاحب حرم محترم و مکہ معظمہ ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں، الحدیث۔ مختصراً۔

مدینہ طیبہ میں حضور کی تشریف آوری

اللہ اللہ ایک وہ دن تھا کہ مدینہ طیبہ میں حضور پرنور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی تشریف آوری کی دھوم ہے۔ زمین و آسمان میں خیر مقدم کی صدائیں گونج رہی ہیں، خوشی و شادمانی ہے کہ در و دیوار سے ٹپکی پڑتی ہے، مدینے کے ایک ایک بچے کا دمکتا چہرہ [illegible] ہو رہا ہے، باچھیں کھلی جاتی ہیں، دل ہیں کہ سینوں میں نہیں سماتے، سینوں پر جامے تنگ، جاموں میں قبائے گل کا رنگ، نور ہے کہ جھما جھم برس رہا ہے، فرش سے عرش تک نور کا بقعہ بنا ہے، پردہ نشین کنواریاں شوقِ دیدارِ محبوب کردگار میں گاتی ہوئی باہر آئی ہیں کہ:

طلع البدر علینا من ثنیات الوداع
وجب الشکر علینا ما دعا للہ داع[2]

(ہم پر چاند نکل آیا وداع کی گھاٹیوں سے، ہم پر خدا کا شکر واجب ہے جب تک دعا مانگنے والا دعا مانگے۔ (ت))

---

[1] تنبیہ الغافلین باب الرقی دار الکتب العلمیہ بیروت ص ۳۳۰

[2] المواہب اللدنیۃ الہجرۃ الی المدینۃ حتی اشتد طلع البدر المکتب الاسلامی ،، ۱/ ۳۴۳

بنی النجار کی لڑکیاں کوچے کوچے نغمہ سرائی ہیں کہ ؎

نحن جوار من بنی النجار ، یا حبذا محمد من جار[۱]

(ہم بنو نجار کی لڑکیاں ہیں، اے بنو نجار! محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کیسا اچھا ہمسایہ ہے۔ ت)

ایک دن آج ہے کہ اس محبوب کی رخصت ہے، مجلس آخری وصیت ہے، مجمع تو آج بھی وہی ہے، بچوں سے بوڑھوں تک، مردوں سے پردہ نشینوں تک سب کا ہجوم ہے، ندائے بلال سنتے ہی چھوٹے بڑے سینوں سے دل کی طرح بے تابانہ نکلے ہیں، شہر بھر کے مکانوں کے دروازے کھلے چھوڑ دیے ہیں، دل کملائے چہرے مرجھائے دن کی روشنی دھیمی پڑگئی کہ آفتاب جہاں تاب کی وداع نزدیک ہے۔ آسمان پژمردہ، زمین افسردہ، جدھر دیکھو سناٹے کا عالم، اشک آلودہ دم اور ہو کا مقام، آخری نگاہیں اس محبوب کے رُوئے حق نما تک کس حسرت و یاس کے ساتھ جاتی اور ضعفِ نومیدی سے جھلملا کر بیچارہ وار قدموں پر گرجاتی ہیں، فرطِ ادب سے لب بستہ مگر دل کے ہونٹوں سے یہ صدا بلند ؎

کنت السواد لناظری ، فعمی علیک الناظر

من شاء بعدک فلیمت ، فعلیک کنت احاذر[۲]

(آپ میری آنکھ کے پتلی تھے اب آپ کو نظر کرنے والا نابینا ہوا جاتا ہے

جو چاہے آپ کے بعد مرجائے کریں تو آپ ہی کے توسل سے بچا کرتا تھا۔ ت)

اللہ کا محبوب، امت کا والی کس پیار کی نظر سے اپنی پالی ہوئی بچیوں کو دیکھتا اور محبت بھرے دل سے انہیں حافظِ حقیقی کے سپرد کر رہا ہے، شانِ رحمت کو ان کی جدائی کا غم بھی ہے اور فوج فوج امنڈتے ہوئے آنے کی خوشی بھی کہ محنت ٹھکانے لگی، جس خدمت کو ملک العرش نے بھیجا تھا باحسن الوجوہ انجام کو پہنچی۔

نوح کی ساڑھے نو سو برس وہ سخت مشقت اور صرف پچاس شخصوں کو ہدایت۔ یہاں تیئیس ہی سال میں بحمد اللہ یہ روز افزوں کثرت۔ کنیز و غلام جوق جوق آرہے ہیں، جگہ بار بار تنگ ہوجاتی ہے، دفعہ دفعہ ارشاد ہوتا ہے، آنے والوں کو جگہ دو، آنے والوں کو جگہ دو۔ اس عام دعوت پر جب یہ مجمع ہولیا ہے سلطانِ عالم نے منبرِ اکرم پر قیام کیا ہے، بعد حمد و صلوٰۃ اپنے نسب و نام و قوم و مقام و فضائلِ عظام کا بیان ارشاد ہوا ہے۔ مسلمانو! خدارا یہ مجلسِ میلاد اور کیا ہے، وہی دعوتِ عام، وہی مجمعِ تام، وہی منبر و قیام، وہی بیانِ فضائلِ سیدِ انام علیہ وآلہ الصلوٰۃ والسلام، مجلسِ میلاد اور کس شے کا نام، مگر نجدی صاحبوں کو ذکرِ محبوب

---

[۱] المواہب اللدنیۃ الہجرۃ الی المدینۃ حتی انشد طلع البدر المکتب الاسلامی بیروت ۱/ ۳۱۲

[۲] ” ” المقصد العاشر الفصل الاول (وفاتہ) ” ” ” ۴/ ۵۵۳

سے کلام وربنا الرحمٰن المستعان وبہ الاعتصام وعلیہ التکلان (ہمارا رب رحمٰن مددگار ہے اور ی ذات سے مضبوطی اور اسی پر اعتماد ہے)

چارپائے کلام کرتے ہیں

ابن حبان وابن عساکر حضرت ابو منظور اور ابو نعیم بروجہ آخر حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالٰی عنہما سے راوی: جب خیبر فتح ہوا رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ایک دراز گوش سیاہ رنگ دیکھا اس سے کلام فرمایا، وہ جانور بھی کلام میں آیا، ارشاد ہوا: تیرا کیا نام ہے؟ عرض کی: یزید بن شہاب۔ اللہ تعالٰی نے میرے دادا کی نسل سے ساٹھ دراز گوش پیدا کیے کلهم لم یرکبه الا نبی (ان سب پر انبیاء سوار ہوا کئے) وقد کنت اتوقعك ان ترکبنی، لم یبق من نسل جدی غیری ولا من الانبیاء غیرك (مجھے یقینی توقع تھی کہ حضور مجھے اپنی سواری سے مشرف فرمائیں گے کہ اب اس نسل میں سوا میرے اور انبیاء میں سوا حضور کے کوئی باقی نہیں)، میں پہلے ایک یہودی کے پاس تھا اسے قصدًا گرا دیا کرتا وہ مجھے بھوکا رکھتا اور مارتا۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے اس کا نام یعفور رکھا، جسے بلانا چاہتے اسے بھیج دیتے چوکھٹ پر سر مارتا جب صاحب خانہ باہر آتا اسے اشارے سے بتاتا کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم یاد فرماتے ہیں۔ جب حضور پرنور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے انتقال فرمایا وہ مفارقت کی تاب نہ لایا ابو الہیثم بن التیہان رضی اللہ تعالٰی عنہ کے کنویں میں گر کر مرگیا۔[1]

هذا حدیث ابی منظور ونحوه عن معاذ باختصار غیر انه ذکر مکان الاباء ثلثة اخوة واسمه مکان یزید عمر وقال کلنا رکبنا الانبیاء انا اصغرهم وکنت لك[2] الحدیث قلت ولا علیك من دندنة العلامة ابن الجوزی کعادته علیه ولا من تحامل ابن دحیة علی حدیث الضب المار سابقا فلیس فیهما ما ینکر شرعا ولا فی

یہ ابو منظور کی حدیث ہے اور اسی کی مثل حضرت معاذ سے بطریق اختصار مروی ہے مگر انہوں نے آباء کی جگہ تین بھائیوں کا اور یزید کی جگہ نام عمر ذکر کیا، اس نے کہا ہم سب پر انبیاء علیہم السلام سوار ہوئے جبکہ میں سب سے چھوٹا ہوں اور میں آپ کے لئے ہوں۔ الحدیث قلت (میں کہتا ہوں) علامہ ابن جوزی کا اعتراض جیسا کہ اس کی عادت ہے تجھے مضر نہیں، اور نہ ہی ابن دحیہ کی سوسمار سے متعلق گزشتہ حدیث پر جسارت تجھے مضر ہے، ان دونوں حدیثوں میں شرعی طور پر کوئی قابل انکار چیز نہیں

---

[1] المواہب اللدنیۃ بحوالہ ابن عساکر عن ابی منظور، مقصد رابع، فصل اول المکتب الاسلامی بیروت ۲/ ۵۵۳

[2] دلائل النبوۃ لابی نعیم الفصل الثانی والعشرون عالم الکتب بیروت ص ۱۳۰

سندهما كذاب ولا وضاع ولا متهم به فانّى يتهما بالوضع وهذا امام الشأن العسقلانی قد اقتصر فی حدیث ابی منظور علی تضعیفه وله شاهد من حدیث معاذ كما ترى لاجرم ان قال الزرقانی نهایته الضعف لا الوضع[1] وقال هو والقسطلانی فی حدیث الضب (معجزاته صلی اللّٰه تعالٰی علیه وسلم فیها ما هو ابلغ من هذا ولیس فیه ما ینكر شرعا خصوصا وقد رواه الائمة) الحفاظ الكبار كابن عدی وتلمیذه والحاكم وتلمیذه البیهقی وهو لا یروی موضوعا والدارقطنی وناهیك به (فغایته الضعف لا الوضع) كما زعم كیف والحدیث جاء عن طریق اٰخر لیس فیه السلمی رواه ابونعیم وورد مثله من حدیث عائشة وابی هریرة عند غیرهما[2] اه قلت وقد اورد كلا الحدیثین الامام خاتم الحفاظ فی الخصائص الكبرٰی وقد قال فی خطبته نزهته عن الاخبار الموضوعة وما یرد[3] اه قلت وعزو الزرقانی

اور نہ ہی ان کی سندوں میں کوئی کذّاب اور وضع متہم راوی ہے تو ان حدیثوں کا موضوع ہونا کہاں سے ہوا جبکہ امام عسقلانی نے ابومنظور کی حدیث کو ضعیف کہنے پر اقتصار کیا حالانکہ اس حدیث کا شاہد حضرت معاذ کی حدیث ہے جیسا کہ آپ دیکھ رہے ہیں اسی بنا پر علامہ زرقانی نے فرمایا زیادہ سے زیادہ یہ ضعیف ہے موضوع نہیں ہے اور انھوں نے اور امام قسطلانی نے بھی سوسمار والی حدیث کے متعلق فرمایا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے معجزات میں تو اس سے بڑھ کر واقعات ہیں جبکہ اس حدیث میں شرعی طور پر قابل انکار چیز بھی نہیں خصوصاً جبکہ اس کو بڑے اکابر حفاظ جیسے ابن عدی ان کے شاگرد امام حاکم اور ان کے شاگرد امام بیہقی نے روایت کیا ہو امام بیہقی تو موضوع روایت ذکر نہیں کرتے اس کو دارقطنی نے روایت کیا ان کی سند تو تجھے کافی ہے تو زیادہ سے زیادہ یہ حدیث ضعیف ہو سکتی ہے موضوع نہیں ہے جیسا کہ بعض نے خیال کیا موضوع کیسے کہا جاسکتا جبکہ ابن عمر کی حدیث دوسرے طریقے سے بھی مروی ہے جس میں سلمی مذکور نہیں اس طریق کو ابونعیم نے روایت کیا اور حضرت عائشہ صدیقہ اور ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہما سے اس کی مثل دونوں کے غیر سے وارد ہے اھ قلت (میں کہتا ہوں) ان دونوں حدیثوں کو امام جلال الدین سیوطی کی

---

[1] شرح الزرقانی علی المواہب اللدنیۃ مقصد رابع، فصل اول، حدیث الضب، دارالمعرفۃ بیروت ۵/ ۱۳۸

[2] المواہب اللدنیۃ " " " " المکتب الاسلامی بیروت ۲/ ۵۵۵

شرح الزرقانی علی المواہب اللدنیۃ " " " " دارالمعرفۃ بیروت ۵/ ۱۴۹-۵۰

[3] الخصائص الکبرٰی مقدمۃ المؤلف دارالکتب الحدیثہ بیروت ۱/ ۸

حدیث الضب لابن عمر تبع فیه متبوعه اعنی الامام القسطلانی صاحب المواهب وسبقهما الدمیری فی حیوة الحیوان الکبری لکن الذی رأیت فی الخصائص الکبری والجامع الکبیر للامام الجلیل الجلال السیوطی هو عزوه لامیر المؤمنین عمر رضی الله تعالی عنه کما قدمت وقد اورده فی الجامع فی مسند عمر فزیادة لفظ الابن انما وقع سهوا او یکون الحدیث من طریق ابن عمر عن عمر رضی الله تعالی عنهما فیصح العزو الی کل وان کان الاولی ذکر المنتهی ویحتمل ان یکون مرویا عن کل منهما فاذن یکون مرویا عن ستة من الصحابة رضی الله تعالی عنهم، والله تعالی اعلم۔

نے خصائص الکبری میں ذکر فرمایا حالانکہ انھوں نے اس کتاب کے خطبہ میں فرمایا ہے میں نے اس کتاب کو موضوع اور مردود روایات سے دور رکھا ہے اھ قلت (میں کہتا ہوں، زرقانی کا سوسمار والی حدیث کو ابن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما کی طرف منسوب کرنا اپنے متبوع صاحب مواہب امام قسطلانی کی پیروی ہے جبکہ ان دونوں سے قبل علامہ دمیری نے حیوۃ الحیوان میں اس کو ذکر کیا لیکن میں نے امام جلال الدین سیوطی کی خصائص الکبری اور جامع کبیر میں دیکھا انھوں نے اس کو امیر المومنین عمر فاروق رضی اللہ تعالٰی عنہ کی طرف منسوب کیا ہے جیسا کہ میں پہلے ذکر کرچکا ہوں، انھوں نے اسے اپنی جامع میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے مسند میں ذکر فرمایا، تو ابن کا لفظ سہواً لکھا گیا ہے یا پھر ابن عمر کے ذریعے حضرت عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے مروی ہے لہٰذا دونوں حضرات کی طرف نسبت درست ہے اگرچہ منتہی راوی یعنی عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ کی طرف منسوب کرنا اولٰی ہے اور بعید احتمال کے طور پر دونوں حضرات سے مستقل روایت بھی ہوسکتی ہے تو یوں چھ صحابہ سے یہ حدیث مروی ہوگی۔ واللہ تعالٰی اعلم (ت)

میرے بعد کوئی نبی نہیں سعید بن ابی منصور وامام احمد وابن مردویہ حضرت ابو الطفیل رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں،

لا نبوة بعدی الا المبشرات الرؤیا الصالحة[1]

میرے بعد نبوت نہیں مگر بشارتیں ہیں اچھے خواب۔

---

[1] مسند امام احمد بن حنبل حدیث ابی الطفیل رضی اللہ تعالٰی عنہ دار الفکر بیروت ۵/ ۴۵۴
مجمع الزوائد کتاب التعبیر دار الکتاب بیروت ۷/ ۱۷۳

احمد و خطیب اور بیہقی شعب الایمان میں اس کے قریب ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

لا یبقی بعدی من النبوۃ شیئ الا المبشرات الرؤیا الصالحۃ یراھا العبد او تری لہ۔[1]

میرے بعد نبوت سے کچھ باقی نہ رہے گا مگر بشارتیں اچھا خواب کہ بندہ آپ دیکھے یا اس کے لئے دوسرے کو دکھایا جائے۔

۳۰ تیس کذاب

ابوبکر ابن ابی شیبہ مصنف میں عبید بن عمرو لیثی اور طبرانی کبیر میں نعیم بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

لاتقوم الساعۃ حتی یخرج ثلثون کذابا کلھم یزعم انہ نبی[2] قبل یوم القیمۃ۔

قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ اس سے پہلے تیس کذاب نکلیں ہر ایک اپنے آپ کو نبی کہتا ہو جیسے اس پر "قبل یوم القیمۃ" کو زائد کیا۔

اقول وانما اخرناھا الی التذییل خلاف عین اللفظ المتقدم فی الحدیث الثانی والستین لان فی تتمتہ انہ من قال فاقتلوہ کذا وکذا وھذا العموم انما تم لاجل ختم النبوۃ اذلوجاز ان یکون بعدہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نبی صادق لما ساغ الامر المذکور بالعموم وان کان یأتی ایضا ثلثون او الوف من الکذابین بل کان یجب اقامۃ امارۃ تمیز الصادق من الکاذب والامر بالایقاع من ھو کاذب

اقول (میں کہتا ہوں) ان دونوں حدیثوں کو ہم نے تذییل کے آخر میں دیا بخلاف اسکے جو باسٹھویں حدیث میں پہلے گزرا عین لفظا اس کے کیونکہ اس کے آخر میں یوں ہے کہ جو بھی نبوت کا دعوی کرے اسے یہ یہ کرو۔ اور جو بھی ایسا دعوی کرے اس سے یوں کرو۔ یہ عموم ختم نبوت کے لئے ہی تام ہو سکتا ہے کیونکہ اگر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد کسی نبی کا آنا جائز ہوتا تو پھر یہ عام حکم ایسے لوگ تیس ہوں یا ہزاروں ہوں سب کو شامل نہ ہوتا بلکہ سچے اور جھوٹے نبی کی تمیز میں کوئی امتیازی علامت بیان کرکے "یہ یہ کرنے" کا حکم ان میں سے صرف کاذبین کے لئے ہوتا

---

[1] مسند امام احمد بن حنبل حدیث سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا دارالفکر بیروت ۶/ ۱۲۹
تاریخ بغداد للخطیب ترجمہ ۵۸۳۹ عبدالغالب بن جعفر دارالکتاب العربی بیروت ۱۱/ ۱۴۰

[2] مصنف ابن ابی شیبہ کتاب الفتن حدیث ۱۹۴۲۱ ادارۃ القرآن والعلوم الاسلامیہ کراچی ۱۵/ ۱۴۰

منهم لا غيركما لا يخفى والى الله المشتكى من ضعفنا فى هذا الزمان الكثير فجاره القليل انصاره الغالب كفاره البين عواره وقد ظهر الآن بعض هؤلاء الدجالين الكذابين فلو اراد الله باحدهم شيئا يطيروا بالمسلم و المسلم انما احدث فانا لله وانا اليه راجعون لكن الاحتراس كان اسلم للمسلم وانفى للفساد فاحببنا الاقتصار على القدر المراد والله المستعان وعليه التكلان ولا حول ولا قوة الا بالله العلى العظيم

ہر ایک کے لئے نہ ہوتا جیسا کہ ظاہر ہے، اور اللہ تعالیٰ سے ہی اس زمانہ میں ہمیں اپنے کمزور ہونے کی شکایت ہے یہ زمانہ جس میں فجار کی کثرت، مددگاروں کی قلت، کافروں کا غلبہ اور کج روی عام ہے جبکہ اب بعض ایسے کذاب دجالی لوگ ظاہر ہوئے ہیں، اگر ایسے دجالوں کو اللہ تعالیٰ کے ارادہ سے کچھ ہو گیا تو اس کو مسلمانوں کی طرف منسوب کیا جائے گا کہ انھوں نے ایسی حدیث بیان کی جس پر یہ کچھ ہوا ہم اللہ تعالیٰ کی ملک ہیں اور اسی کی طرف ہمارا لوٹنا ہے تاہم مسلمانوں کو اپنی حفاظت مناسب ہے اور فساد کو دفع کرنا زیادہ بہتر ہے تو اس نے صرف مراد کو بیان کرنا ہی پسند کیا ہے، اور اللہ تعالیٰ ہی سے مدد اور اسی پر توکل ہے، ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم (ت)

علی بمنزلہ ہارون ہیں

خطیب حضرت امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

انه علي مني بمنزلة هارون من موسى الا انه لا نبي بعدي[1]

علی مجھ سے ایسا ہے جیسا موسیٰ سے ہارون (کہ بھائی بھی اور نائب بھی) مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

امام احمد مناقب امیر المومنین علی میں مختصراً، اور بغوی و طبرانی اپنی معاجم، باوردی معرفت، ابن عدی کامل، ابو احمد حاکم کنی میں بطریق امام بخاری، ابن عساکر تاریخ میں بسند زید بن ابی اوفیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیث طویل میں راوی وھذا حدیث احمد (یہ حدیث احمد ہے۔ ت) جب حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے باہم صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں بھائی چارہ کیا امیر المومنین مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ نے عرض کی: میری جان نکل گئی اور پیٹھ ٹوٹ گئی، یہ دیکھ کر حضور نے اصحاب کے ساتھ کیا جو میرے ساتھ نہ کیا، اگر مجھ سے کسی ناراضی کے سبب ہے تو حضور ہی کے لئے منانا اور عزت مجھے

---

[1] تاریخ بغداد للخطیب ترجمہ ۴۰۲۳ الحسن بن یزید دار الکتاب العربی بیروت ۷/ ۴۵۳

رسول اللہ صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم نے فرمایا ،

والذی بعثنی بالحق ما اخرتك الا لنفسی وانت منی بمنزلة هٰرون من موسٰی غیر انه لا نبی بعدی ۱؎

قسم اس کی جس نے مجھے حق کے ساتھ بھیجا میں نے تمہیں خاص اپنے لئے رکھ چھوڑا ہے تم مجھ سے ایسے ہو جیسے ہارون موسٰی سے مگر یہ کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں تم میرے بھائی اور وارث ہو۔

امیر المومنین نے عرض کی ، مجھے حضور سے کیا میراث ملے گی ؟ فرمایا ، جو اگلے انبیاء کو ملی ۔ عرض کی : انھیں کیا ملی تھی ؟ فرمایا : خدا کی کتاب اور نبی کی سنت اور تم میرے ساتھ جنت میں میری صاحبزادی کے ساتھ میرے محل میں ہوگے اور تم میرے بھائی اور رفیق ہو۔

ابن عساکر بطریق عبد اللہ بن محمد بن عقیل عن ابیہ عن جدہ عقیل بن ابی طالب رضی اللہ تعالٰے عنہ راوی ۲؎

حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے حضرت عقیل رضی اللہ تعالٰے عنہ سے فرمایا ، خدا کی قسم میں تمہیں دو وجہ سے دوست رکھتا ہوں ، ایک تو قرابت ، دوسرے یہ کہ ابوطالب کو تم سے محبت تھی ، اے جعفر ! تمہارے اخلاق میرے اخلاق کریمہ سے مشابہ ہیں ،

عہ فی نسخة کنز العمال المطبوعة عن عبد اللہ بن عقیل عن ابیه عن جدہ عقیل وهو خطاء و صوابه عبد اللہ بن محمد بن عقیل ، عبد اللہ تابعی صدوق من رجال الاربعة ماخلا النسائی قال الذهبی حدیثه فی مرتبة الحسن ، وابوہ تابعی مقبول من رجال ابن ماجة ۱۲ منه (م)

عہ کنز العمال کے مطبوعہ نسخہ میں عبد اللہ بن عقیل اپنے والد ماجد سے ، ان کے دادا عقیل سے راوی جبکہ یہ غلط ہے اور صحیح یہ ہے عبد اللہ بن محمد بن عقیل ، یہ عبد اللہ تابعی ہیں نہایت صادق ، نسائی کے ماسوا سنن صحاح کے راویوں میں شمار ہیں ، امام ذہبی نے فرمایا ان کی روایت حسن کے مرتبہ میں ہے اور ان کے والد بھی تابعی و مقبول ، ابن ماجہ کے راویوں میں شمار ہیں ۱۲ منہ (ت)

۱؎ تاریخ دمشق لابن عساکر ذکر من اسمہ سلمان ترجمہ سلمان بن الاسلام الفارسی دار احیاء التراث العربی بیروت ۲۴/ ۲۰۳

فضائل الصحابۃ لاحمد بن حنبل حدیث ۱۰۸۵ موسسۃ الرسالۃ بیروت ۲/ ۳۹ - ۶۳۸

واما انت یا علی فانت منی بمنزلۃ ھارون من موسٰی غیر انی لا نبی بعدی۔[1]

تم اے علی! مجھ سے ایسے ہو جیسے موسٰی سے ہارون مگر یہ کہ میرے بعد نبی نہیں صلی اللہ تعالٰے علیہ وعلیہم وسلم، آمین!

الحمدللہ تین چہل حدیث کا عدد تو کامل ہوا جن میں چوراسی حدیثیں مرفوع تھیں اور سترہ تذییلات علاوہ پہلے گزری تھیں سات اس تکمیل میں بڑھیں، ان سترہ میں بھی پانچ مرفوع تھیں تو جملہ مرفوعات یعنی وہ حدیثیں جو خود حضور پر نور خاتم النبیین صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم سے مروی حضور کے ارشاد وتقریر کی طرف منتہی ہیں نواسی ہوئیں لہذا چاہا کہ ایک حدیث مرفوع اور شامل ہو کر نوّے احادیث مرفوعہ کا عدد کامل ہو نیز ان اللہ وتر یحب الوتر (اللہ واحد ہے اور واحد کو پسند کرتا ہے۔ ت) کا فضل حاصل ہو

میں آخری نبی اور میری امت آخری امت ہے

بیہقی سنن میں حضرت ابن زمل جہنی رضی اللہ تعالٰے عنہ سے حدیث طویل روایت میں راوی جس کا خلاصہ یہ ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم بعد نماز صبح پاؤں بدلنے سے پہلے ستر بار سبحان اللہ وبحمدہ واستغفر اللہ ان اللہ کان توابا پڑھتے پھر فرماتے یہ ستر سات سو کے برابر ہیں نرا بے خیر ہے جو ایک دن میں سات سو سے زیادہ گناہ کرے (یعنی ہر نیکی کم از کم دس ہے من جاء بالحسنۃ فلہ عشر امثالہا، تو یہ ستر کلمے سات سو نیکیاں ہوئے اور ہر نیکی کم از کم ایک بدی کو محو کرتی ہے ان الحسنات یذھبن السیاٰت، تو اس کے پڑھنے والے کے لئے نیکیاں ہی غالب رہیں گی مگر وہ کہ دن میں سات سو گناہ سے زیادہ کرے اور ایسا سخت ہی بے خیر ہوگا وحسبنا اللہ ونعم الوکیل)

پھر لوگوں کی طرف منہ کرکے تشریف رکھتے اور اچھا خواب حضور کو خوش آتا دریافت فرماتے کسی نے کچھ دیکھا ہے؟ ابن زمل نے عرض کی: یا رسول اللہ! میں نے ایک خواب دیکھا ہے۔ فرمایا: بھلائی پاؤ اور برائی سے بچو ہمیں اچھا اور ہمارے دشمنوں پر بُرا، رب العالمین کے لئے ساری خوبیاں ہیں خواب بیان کرو۔ انہوں نے عرض کی: میں نے دیکھا کہ سب لوگ ایک وسیع نرم بے نہایت راستے پر ہیں شارع عام ہیں

ع: بعد حدیث ۱۰۱ تذییل اول دو حدیث عبادہ بن صامت وہشام بن عاص، وتذییل دوم دو حدیث حاطب وشیوخ واقدی، وتذییل سوم حدیث ابن سلام وبعد حدیث ۱۱۰ دو حدیث عبید ونعیم رضی اللہ تعالٰی عنہم ۱۲ منہ (م)

---

[1] کنز العمال بحوالہ ابن عساکر عن عبداللہ بن عقیل حدیث ۳۲۹۱۲ موسسۃ الرسالہ بیروت ۱۱/ ۶۳۹

چل رہے ہیں ناگہاں اُس راہ کے لبوں پر خوبصورت سبزہ زار نظر آیا کہ ایسا کبھی نہ دیکھا تھا اس کا حسن تا سبزہ چمک رہا ہے شادابی کا پانی ٹپک رہا ہے اس میں ہر قسم کی گھاس ہے۔ پہلا ہجوم آیا، جب اس سبزہ زار پر پہنچے تکبیر کہی اور سواریاں سیدھے راستے پر ڈالے چلے گئے اِدھر اُدھر اصلاً نہ جھکے، پھر اس مرغزار کی طرف کچھ التفات نہ کیا، پھر دوسرا ہجوم آیا کہ پہلوں سے کئی گنا زائد تھا، جب سبزہ زار پر پہنچے تکبیر کہی راہ پر چلے مگر کوئی کوئی اس چراگاہ میں چرانے بھی لگا اور کسی نے چلتے میں ایک مٹھا لے لیا پھر روانہ ہوئے، پھر عام ازدحام آیا، جب یہ سبزہ زار پر پہنچے تکبیر کہی اور بولے یہ منزل سب سے اچھی ہے، اِدھر اُدھر پڑ گئے میں یہ ماجرا دیکھ کر سیدھا راہ ہو لیا، جب سبزہ زار سے گزر گیا تو دیکھا کہ سات زینے کا ایک منبر ہے اور حضور اس کے سب سے اونچے درجے پر جلوہ فرما ہیں، حضور کے آگے ایک سال خوردہ لاغر ناقہ ہے حضور اس کے پیچھے تشریف لے جاتے ہیں سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا وہ راہ نرم و وسیع وہ ہدایت ہے جس پر میں تمھیں لایا اور تم اس پر قائم ہو اور وہ سبزہ زار دنیا اور اس کے عیش کی تازگی ہے میں اور میرے صحابہ تو چلے گئے کہ دنیا سے اصلاً علاقہ نہ رکھا نہ اسے ہم سے تعلق ہوا نہ ہم نے اسے چاہا نہ اس نے ہمیں چاہا، پھر دوسرا ہجوم ہمارے بعد آیا وہ ہم سے کئی گنا زیادہ ہے، ان میں سے کسی نے چرایا کسی نے گھاس کا مٹھا لیا اور نجات پا گئے، پھر بڑا ہجوم آیا وہ سبزہ زار میں دہنے بائیں پڑ گئے تو انا للہ وانا الیہ راجعون، اور اے ابن زمل! تم اچھی راہ پر چلتے رہو گے یہاں تک کہ مجھ سے ملو اور وہ سات زینے کا منبر جس کے درجۂ اعلیٰ پر مجھے دیکھا یہ جہان ہے اس کی عمر سات ہزار برس کی ہے اور میں اخیر ہزار میں ہوں واما الناقۃ التی رایت ورایتنی اتبعہا فھی الساعۃ علینا تقوم لا نبی بعدی ولا امۃ بعد امتی اور وہ ناقہ جس کے پیچھے مجھے جاتا دیکھا قیامت ہے جو ہمارے ہی زمانے میں آئے گی، نہ میرے بعد کوئی نبی نہ میری اُمت کے بعد کوئی اُمت، صلی اللہ تعالٰی علیک وعلی آلک اجمعین وبارک وسلم وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العٰلمین۔

تسجیل جمیل: بحمد اللہ بیّن احادیث طیبہ کے علاوہ خاص مقصود محمود ختم نبوت پر یہ ایک سو ایک حدیثیں ہیں اور مع تذییلات ایک سو اٹھارہ جن میں دسے مرفوع ہیں اور ان کے رواۃ و اصحاب اکثر۔

۱؎ کنز العمال بحوالہ البیہقی حدیث ۳۲۰۱۰ موسسۃ الرسالہ بیروت ۱۵/ ۵۱۸ تا ۵۲۱
المعجم الکبیر حدیث ۸۱۴۶ عن ابن زمل الجہنی المکتبۃ الفیصلیۃ بیروت ۸/ ۳۰۲ تا ۳۰۴

گیارہ تابعی صحابہ و تابعین جن میں صرف گیارہ تابعی ،

۱ ۔ امام اجل محمد باقر
۲ ۔ سعد بن ثابت
۳ ۔ ابن شہاب زہری
۴ ۔ عامر شعبی
۵ ۔ عبد اللہ بن ابی الہذیل
۶ ۔ علاء بن زیاد
۷ ۔ ابو قلابہ
۸ ۔ کعب احبار
۹ ۔ مجاہد مکی
۱۰ ۔ محمد بن کعب قرظی
۱۱ ۔ وہب بن منبہ

اکاون صحابہ باقی ساٹھ صحابی ازاں جملہ اکاون صحابہ خاص اصول مرویات میں ،

۱۲ ۔ ابی بن کعب
۱۳ ۔ ابو امامہ باہلی
۱۴ ۔ انس بن مالک
۱۵ ۔ اسماء بنت عمیس
۱۶ ۔ براء بن عازب
۱۷ ۔ بلال مؤذن
۱۸ ۔ ثوبان مولیٰ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
۱۹ ۔ جابر بن سمرہ
۲۰ ۔ جابر بن عبد اللہ
۲۱ ۔ جبیر بن مطعم
۲۲ ۔ حبشی بن جنادہ
۲۳ ۔ حذیفہ بن اسید
۲۴ ۔ حذیفہ بن الیمان
۲۵ ۔ حسان بن ثابت
۲۶ ۔ خویلد بن مسعود
۲۷ ۔ ابو ذر
۲۸ ۔ ابن زمل
۲۹ ۔ زیاد بن لبید
۳۰ ۔ زید بن ارقم
۳۱ ۔ زید بن ابی اوفی
۳۲ ۔ سعد بن ابی وقاص
۳۳ ۔ سعید بن زید
۳۴ ۔ ابو سعید خدری
۳۵ ۔ سلمان فارسی
۳۶ ۔ سہل بن سعد
۳۷ ۔ ام المومنین ام سلمہ
۳۸ ۔ ابو الطفیل عامر بن ربیعہ
۳۹ ۔ عامر بن ربیعہ
۴۰ ۔ عبد اللہ بن عباس
۴۱ ۔ عبد اللہ بن عمر

۴۲ - عبدالرحمن بن غنم
۴۳ - عدی بن ربیعہ
۴۴ - عرباض بن ساریہ
۴۵ - عصمہ بن مالک
۴۶ - عقبہ بن عامر
۴۷ - عقیل بن ابی طالب
۴۸ - امیر المومنین علی
۴۹ - امیر المومنین عمر
۵۰ - عوف بن مالک اشجعی
۵۱ - ام المومنین صدیقہ
۵۲ - ام کرز
۵۳ - مالک بن حویرث
۵۴ - مالک بن سنان والد ابی سعید خدری
۵۵ - محمد بن عدی بن ربیعہ
۵۶ - معاذ بن جبل
۵۷ - امیر معاویہ
۵۸ - مغیرہ بن شعبہ
۵۹ - ابن ام مکتوم
۶۰ - ابو منظور
۶۱ - ابو موسیٰ اشعری
۶۲ - ابو ہریرہ

ان نو صحابی

سے روایات ہیں :

۶۳ - حاطب بن ابی بلتعہ
۶۴ - عبداللہ بن ابی اوفیٰ
۶۵ - عبداللہ بن زبیر
۶۶ - عبداللہ بن سلام
۶۷ - عبداللہ بن عمرو بن عاص
۶۸ - عبادہ بن صامت
۶۹ - عبید بن عمرو لیثی
۷۰ - نعیم بن مسعود
۷۱ - ہشام بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔

ختم نبوت پر دیوبندی عقیدہ

ان احادیث کثیرہ وافرہ شہیرہ متواترہ میں صرف گیارہ حدیثیں وہ ہیں جن میں فقط نبوت کا ختم، الفاظ موجودہ قرآن عظیم سے ذکر ہے جن میں آج کل کے بعض ضُلاّل قاسمانِ کفر و ضلال نے تحریف معنوی کی اور معاذ اللہ حضور کے بعد اور نبوتوں کی ہو جانے کو خاتمیت بمعنی نبوت بالذات لی یعنی معنی خاتم النبیین صرف اس قدر ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نبی بالذات ہیں اور انبیاء نبی بالعرض، باقی زمانے میں تمام انبیاء سے بعد ہونا حضور کے بعد اور کسی کو نبوت ملنی ممتنع ہونا یہ معنی ختم نبوت نہیں اور صاف لکھ دیا کہ حضور کے بعد بھی کسی کو نبوت مل جائے تو ختم نبوت کے اصلاً منافی نہیں اُس کے رسالۂ ضلالت مقالہ کا خلاصہ

عبارت یہ ہے :

قاسم نانوتوی کا عقیدہ

"عوام کے خیال میں تو رسول اللہ کا خاتم ہونا بایں معنی ہے کہ آپ سب میں آخر نبی ہیں مگر اہل فہم پر روشن کہ تقدم یا تاخر زمانی میں بالذات کچھ فضیلت نہیں پھر مقام مدح میں ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین فرمانا کیونکر صحیح ہو سکتا ہے بلکہ موصوف بالعرض کا قصہ موصوف بالذات پر ختم ہو جاتا ہے، اسی طرح رسول اللہ صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کی خاتمیت کو تصور فرمایئے آپ موصوف بوصف نبوت بالذات ہیں اور نبی موصوف بالعرض اسی معنی جو میں نے عرض کیا آپ کا خاتم ہونا انبیائے گزشتہ ہی کی نسبت خاص نہ ہو گا بلکہ بالفرض آپ کے زمانے میں بھی کہیں اور کوئی نبی ہو جب بھی آپ کا خاتم ہونا بدستور باقی رہتا ہے بلکہ اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی بھی کوئی نبی پیدا ہو تو خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا چہ جائیکہ آپ کے معاصر کسی اور زمین میں یا اسی زمین میں کوئی اور نبی تجویز کیا جائے[۱] اھ ملتقطاً۔

مسلمانو! دیکھا اس ملعون ناپاک شیطانی قول نے ختم نبوت کی کیسی جڑ کاٹ دی، خاتمیت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والتحیۃ کو وہ تاویل گھڑی کہ خاتمیت خود ہی ختم کر دی صاف لکھ دیا کہ اگر حضور خاتم الانبیاء علیہ وعلیہم افضل الصلوٰۃ والثناء کے زمانے میں بلکہ حضور کے بعد بھی کوئی نبی پیدا ہو تو ختم نبوت سے کچھ منافی نہیں انا للہ، اللہ جس کفر ملعون کے موجد کو خود قرآن عظیم کا وخاتم النبیین فرمانا نافع نہ ہو، کما قال تعالے (جیسا کہ اللہ تعالے نے فرمایا۔ ت) :

وننزل من القرآن ما ھو شفاء و رحمۃ للمؤمنین ولا یزید الظلمین الا خسارا[۲]○

اتارتے ہیں ہم اس قرآن سے وہ چیز کہ مسلمانوں کے لئے شفاء و رحمت ہے اور ظالموں کو اس سے کچھ نہیں بڑھتا سوا زیاں کے۔

اسے احادیث میں خاتم النبیین فرمانا کیا کام دے سکتا ہے فبای حدیث بعدہ یؤمنون[۳] قرآن کے بعد اور کون سی حدیث پر ایمان لائیں گے۔

---

[۱] تحذیر الناس مطبوعہ دار الاشاعت کراچی ص ۱۸ و ۲۴

[۲] القرآن الکریم ۱۷/۸۲

[۳] " " ۷/۱۸۵

صحابہ کرام اور ختم نبوت

فقیر غفرلہ المولی القدیر نے ان احادیث کثیرہ میں صرف گیارہ حدیثیں ایسی لکھیں جن میں تنہا ختم نبوت کا ذکر ہے باقی نوّے احادیث اور اکثر تذییلات اُن پر علاوہ نوّے سے زائد حدیثیں وہ بھی جمع کیں کہ بالتصریح حضور کا اسی معنے پر خاتم ہونا بتا رہی ہیں جسے وہ گمراہ ضال خرام کا خیال عوام ہے اور اس میں نبی صلے اللہ تعالی علیہ وسلم کے لئے کوئی تعریف نہیں ما شاء صحابہ کرام و تابعین عظام کے ارشادات کہ تذییلوں میں گزرے، مثلاً:

۱۔ امیر المومنین عمر رضی اللہ تعالے عنہ نے عرض کی کہ اللہ تعالے نے حضور کو سب انبیاء کے بعد بھیجا۔

۲۔ انس رضی اللہ تعالی عنہ کا قول تمہارے نبی آخر الانبیاء ہیں۔

۳۔ عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ تعالے عنہ کا ارشاد کہ اُن کے بعد کوئی نبی نہیں۔

۴۔ امام باقر رضی اللہ تعالے عنہ کا قول کہ وہ سب انبیاء کے بعد بھیجے گئے۔

انھیں تو یہ گمراہ کب سنے گا کہ وہ اسی وسوسۂ الخناس میں صاف یہ خود بھی بتایا گیا ہے کہ وہ سلف صالح کے خلاف چلا ہے اور اس کا عذر یوں پیش کیا کہ،

> "اگر بوجہ کم التفاتی بڑوں کا فہم کسی مضمون تک نہ پہنچا تو اُن کی شان میں کیا نقصان آ گیا اور کسی طفل ناداں نے کوئی ٹھکانے کی بات کہہ دی تو کیا وہ عظیم الشان ہو گیا"

مگر آنکھیں کھول کر خود محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ تعالے علیہ وسلم کی متواتر حدیثیں دیکھے کہ،

۱۔ میں عاقب ہوں جس کے بعد کوئی نبی نہیں۔

۲۔ میں سب انبیاء میں آخر نبی ہوں۔

۳۔ میں تمام انبیاء کے بعد آیا۔

۴۔ ہمیں پچھلے ہیں۔

۵۔ میں سب پیغمبروں کے بعد بھیجا گیا۔

۶ قصر نبوت میں جو ایک اینٹ کی جگہ تھی مجھ سے کامل کی گئی۔

۷۔ میں آخر الانبیاء ہوں۔

۸۔ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

۹۔ رسالت و نبوت منقطع ہو گئی اب نہ کوئی رسول ہوگا نہ نبی۔

۱۰۔ نبوت میں سے اب کچھ نہ رہا سوا اچھے خواب کے۔

۱۱۔ میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمر ہوتا۔

۱۲ - میرے بعد دجّال کذّاب ادعائے نبوت کریں گے۔

۱۳ - میں خاتم النبیین ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

۱۴ - نہ میری اُمت کے بعد کوئی اُمت۔

ادھر علمائے کُتبِ سابقہ اللہ و رسول جل جلالہٗ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ارشادات سُن سُن کر شہادت ادا کریں گے کہ :

۱ - احمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خاتم النبیین ہوں گے اُن کے بعد کوئی نبی نہیں۔

۲ - ان کے سوا کوئی نبی باقی نہیں۔

۳ - وہ آخر الانبیاء ہیں۔

ادھر ملائکہ و انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی صدائیں آ رہی ہیں کہ :

۴ - وہ پسیں پیغمبراں ہیں۔

۵ - وہ آخرِ مرسلاں ہیں۔

خود حضرت عزت عزتہٗ کے ارشادات جانفزا و دلنواز آ رہے ہیں کہ :

۶ - محمد ہی اوّل و آخر ہے

۷ - اس کی اُمت مرتبے میں سب سے اگلی اور زمانے میں سب سے پچھلی

۸ - وہ سب انبیاء کے پیچھے آیا۔

۹ - اے محبوب! میں نے تجھے آخر النبیین کیا۔

۱۰ - اے محبوب! میں نے تجھے سب انبیاء سے پہلے بنایا اور سب کے بعد بھیجا۔

۱۱ - محمد آخر الانبیاء ہے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

مگر یہ ضالّ مضلّ محرّفِ قرآن مغیّرِ ایمان ہے کہ نہ ملائکہ کی سُنے نہ انبیاء کی، نہ مصطفےٰ کی مانے نہ اُن کے خدا کی۔ سب کی طرف سے ایک کان گونگا ایک بہرا، ایک دیدہ اندھا ایک پھوٹا۔ اپنی ہی ہانک لگائے جاتا ہے کہ سب ناقہمی کے اوہام خیالاتِ عوام ہیں۔ آخر الانبیاء ہونے میں فضیلت ہی کیا ہے ن ش

عہ نیز تذییلات میں مقوقس کی دو حدیثیں گزریں کہ ایک نبی باقی تھے وہ عرب میں ظاہر ہوئے۔ ہرقل کی دو حدیثیں کہ یہ خاتمۂ آخر النبوت تھا۔ عبد اللہ بن سلام کی حدیث کہ وہ قیامت کے ساتھ مبعوث ہوئے۔ ایک حبر کا قول کہ وہ اُمت آخرہ کے نبی ہیں بلکہ جبریل علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عرض کہ حضور سب پیغمبروں سے زمانے میں متاخر ہیں۔ (م)

وانّا الیہ رٰجعون ○

کذلک یطبع اللہ علی کل متکبر جبار ○[1]

اللہ یونہی مہر کر دیتا ہے متکبر سرکش کے دل پر۔

ربنا لا تزغ قلوبنا بعد اذ ھدیتنا وھب لنا من لدنک رحمۃ انک انت الوھاب ○[2]

اے رب ہمارے، ہمارے دل ٹیڑھے نہ کر بعد اس کے کہ تو نے ہمیں ہدایت دی اور ہمیں اپنے پاس سے رحمت عطا کر بیشک تو ہی بڑا دینے والا۔

ہاں ان فوت شدہ حدیثوں میں تین حدیثیں صرف لفظ خاتمیت کی ہیں۔ دو حدیث سید عالم صلی اللہ تعالے علیہ وسلم کہ اے چچا! جس طرح اللہ تعالے نے مجھ پر نبوت ختم کی تم پر ہجرت کو ختم فرمائے گا، جیسے میں خاتم النبیین ہوں تم خاتم المہاجرین ہوگے۔

شاید وہ گمراہ یہاں بھی کہہ دے کہ تمام صاحبین کرام مہاجر بالعرض تھے حضرت عباس مہاجر بالذات ہوئے۔

ایک اور حدیث الٰہی جل وعلا کہ میں ان کی کتاب پر کتابوں کو ختم کروں گا اور ان کے دین وشریعت پر ادیان شرائع کو۔

او گمراہ! اب یہاں بھی کہہ دے کہ اور دین وہی بالعرض تھے یہ دین دین بالذات ہے، توریت وانجیل وزبور اللہ تعالیٰ کے کلام بالعرض تھے قرآن کلام بالذات ہے مگر سچ یہ کہ،

من لم یجعل اللہ لہ نورا فما لہ من نور ○[3] نسأل اللہ العفو والعافیۃ ونعوذ بہ من الحور بعد الکور والکفر بعد الایمان والضلال بعد الھدیٰ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم وصلی اللہ تعالیٰ علی سیدنا ومولانا محمد آخر المرسلین وخاتم النبیین وآلہ و

جس کے لئے اللہ تعالیٰ نور نہ بنائے تو اس کے لئے کوئی نور نہیں، ہم اللہ تعالیٰ سے معافی اور عافیت کے طلبگار ہیں، اور ہم سنورنے کے بعد بگڑنے اور ایمان کے بعد کفر اور ہدایت کے بعد گمراہی سے اس کی پناہ کے طالب ہیں، حرکت اور طاقت نہیں مگر صرف اللہ تعالیٰ سے جو بلند وعظیم ہے، اللہ تعالےٰ کی صلواتیں ہمارے آقا ومولیٰ محمد صلے اللہ

---

[1] القرآن الکریم ۴۰/۳۵

[2] " " ۳/۸

[3] " " ۲۴/۴۰

صحبه اجمعین، والحمد لله رب العٰلمین۔

علیہ وسلم پر جو رسولوں کے آخری اور نبیوں کے آخری ہیں اور آپ کی سب آل و اصحاب پر، والحمد للہ رب العالمین ذٰلت

دیوبندی اور شیعہ عقائد میں مماثلت

الحمد للہ کہ بیان اپنے منتہیٰ کو پہنچا اور حق کا وضوح ذروۂ اعلیٰ کو۔ احادیث متواترہ سے اصل مقصد یعنی حضور اقدس صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم کا خاتم النبیین اور اہلبیت کرام کا نبوت و رسالت سے بے علاقہ ہونا تو بروجہ تواتر قطعی خود ہی روشن و آشکارا ہوا اور اس کے ساتھ ہی بفضلہ تعالٰی وہابیہ قاسمیہ کو خاتم النبیین کو بمعنے آخر النبیین نہ ماننا، اور حضور اقدس صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم کے بعد اور نبی ہونے سے ختم نبوت میں نقصان نہ جاننا اس کے کفر خفی و نفاق جلی کا بھی بفضلہ تعالٰی خوب اظہار ہوا اور ساتھ ہی رافضیوں کے چھوٹے بھائی حضرات تفضیلیہ کی بھی شامت آئی، اسد الغالب کی بارگاہ سے اسّی کوڑوں کی سزا پائی، ان چھوٹے جتھوں کا رد تو یہاں محض تبعاً استطراداً مذکور، ورنہ ان کے ابطال مشرب ضلال سے قرآن عظیم و احادیث مرفوعہ و اقوال اہلبیت و صحابہ و ارشادات امیر المومنین علی مرتضٰی و اولیائے کرام و علمائے اعلام و دلائل شرعیہ اصلیہ و فرعیہ کے دفتر معمور جس کی تفصیل جلیل و تحقیق جزیل فقیر غفر اللہ تعالٰی لہ کی کتاب مطلع القمرین فی ابانة سبقة العمرین میں مسطور ہے۔

منکرانِ ختم نبوت پر علمائے اسلام کی گرفت

اب بتوفیقہ تعالٰے تکفیر منکران ختم نبوت میں بعض نصوص ائمہ کرام ذکر کرکے بقیہ سوال کی طرف عنان گردانی منظور۔

علامہ تورپشتی

(نص ۱) امام علامہ شہاب الدین فضل اللہ بن حسین تورپشتی حنفی معتمد فی المعتقد میں فرماتے ہیں:

بحمد اللہ ایں مسئلہ در اسلامیان روشن تر ازاں ست کہ آنرا بکشف و بیان حاجت افتد اما ایں مقدار از تقریر آں یاد کردیم کہ مبادا زندیقے جاہلے را در شبہتے اندازد و بسیار باشد کہ ظاہر بیاد کردن و بدیں طریقہا پاے در نہند کہ خدائے تعالٰے بر ہمہ چیز قادر ست کسے قدرت او را منکر نیست اما چوں خدائے تعالٰی

بحمد اللہ تعالٰے یہ مسئلہ مسلمانوں میں روشن تر ہے کہ اسے بیان و وضاحت کی حاجت کیا ہے لیکن قرآن سے کچھ اس لئے بیان کر رہے ہیں کہ کسی زندیق کے لئے کسی جاہل کو شبہہ میں مبتلا کرنے کا خطرہ تر ہے بسا اوقات کھلی بات کی بجائے یوں فریب دیتے ہیں کہ اللہ تعالٰے ہر چیز پر قادر ہے کوئی اس کی قدرت کا انکار نہیں کرسکتا لیکن جب اللہ تعالٰی

از چیزے خبر دہد کہ چنیں خواہد بود یا نخواہد بود ۱۸ جز چناں نباشد کہ خدائے تعالیٰ ازاں خبر دہد و حق تعالیٰ خبر داد کہ بعد از وے نبی دیگر نباشد و منکر ایں مسئلہ کسے تواند بود کہ اصلا در نبوت او معتقد نباشد کہ اگر برسالت او معترف بودے ویرا در ہر چہ ازاں خبر دادے صادق دانستے و بہماں حجت ہا کہ از طریق تواتر رسالت او پیش ما بداں درست شدہ است ایں نیز درست شد کہ وے باز پسیں پیغمبران ست در زمان او و تا قیامت بعد از وے ہیچ نبی نباشد و ہر کہ دریں بشک ست در آں نیز بشک ست و آنکس کہ گوید کہ بعد از وے نبی دیگر بود یا ہست یا خواہد بود و آنکس کہ گوید کہ امکان دارد کہ باشد کافر ست اینست شرط درستی ایمان بخاتم انبیاء محمد مصطفےٰ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم[1]

کسی چیز کے متعلق خبر دے کہ ایسے ہوگی یا نہ ہوگی، تو اس کا خلاف نہیں ہو سکتا کیونکہ اللہ تعالیٰ اسی سے خبر دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ خبر دیتا ہے کہ اس کے بعد دوسرا نبی نہ ہوگا، اس بات کا منکر وہی ہو سکتا ہے جو سرے سے نبوت کا منکر ہوگا جو شخص آپ کی رسالت کا معترف ہوگا وہ آپ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی بیان کردہ ہر خبر کو سچ جانے گا جن دلائل سے آپ کی رسالت کا ثبوت بطریق تواتر ہمارے لئے درست ہے اسی طرح یہ بھی درست ثابت ہے کہ تمام انبیاء علیہم السلام کے بعد آپ کے زمانہ میں اور قیامت تک آپ کے بعد کوئی نبی نہ ہوگا جو آپ کی اس بات میں شک کرے گا وہ آپ کی رسالت میں شک کرے گا جو شخص کہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد دوسرا نبی تھا یا ہے یا ہوگا اور جو شخص کسی نبی کے آنے کا امکان ؎ وہ کافر ہے یہی خاتم الانبیاء محمد صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم پر صحیح ایمان کی شرط ہے (ت)

امام ابن حجر مکی

(نص ۲، ۳) امام ابن حجر مکی شافعی خیرات الحسان فی مناقب الامام الاعظم ابی حنیفۃ النعمان میں فرماتے ہیں:

تنبأ فی زمنه رضی الله تعالٰی عنه رجل قال امهلونی حتی اجئ بعلامة فقال من طلب منه علامة کفر لانه بطلبه ذلک مکذب لقول النبی صلی الله تعالٰی علیه وسلم لا نبی بعدی[2]

امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانے میں ایک مدعی نبوت نے کہا مجھے مہلت دو کہ کوئی نشانی دکھاؤں، امام ہمام نے فرمایا جو اس سے نشانی مانگے گا کافر ہو جائے گا کہ وہ اس مانگنے کے سبب مصطفےٰ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ارشاد قطعی و متواتر ضروری دینی کی تکذیب کرتا ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

---

[1] معتمد فی المعتقد (فارسی)

[2] خیرات الحسان فی مناقب الامام الفصل الحادی والعشرون فی فراستہ ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ص ۱۱۹

فتاویٰ ہندیہ

(نص ۴ تا ۷) فتاوی خلاصہ[۴] و فصول عمادیہ[۵] و جامع الفصولین[۶] و فتاوی ہندیہ[۷] وغیرہا میں ہے:

والفقيه السعادي قال: قال انا رسول الله او قال بالفارسية من پيغمبرم يريد به من پيغام مى برم يكفر ولو انه حين قال هذه المقالة طلب غيره منه المعجزة قيل يكفر الطالب والمتأخرون من المشائخ قالوا ان كان غرض الطالب تعجيزه وافتضاحه لا يكفر[۱]

یعنی اگر کوئی شخص کہے میں اللہ کا رسول ہوں، یا فارسی میں کہے میں پیغمبر ہوں کافر ہو جائے گا اگرچہ مراد یہ لے کہ میں کسی کا پیغام پہنچانے والا ایلچی ہوں، اور اگر اس کہنے والے سے کوئی معجزہ مانگے تو کہا گیا یہ بھی مطلقاً کافر ہے، اور مشائخ متاخرین نے فرمایا اگر اسے عاجز و رسوا کرنے کی غرض سے معجزہ طلب کیا تو کافر نہ ہوگا ورنہ تو نبوت میں شک لانے کے سبب یہ بھی کافر ہو جائے گا۔

اعلام بقواطع الاسلام

(نص ۸) اعلام بقواطع الاسلام میں ہے:

واضح تكفير مدعي النبوة ويظهر كفر من طلب منه معجزة لانه بطلبه لها منه مجوز لصدقه مع استحالته المعلومة من الدين بالضرورة نعم ان اراد بذلك تسفيهه وبيان كذبه فلا كفر[۲]

مدعی نبوت کی تکفیر تو واضح روشن ہے اور جو اس سے معجزہ مانگے اس کا بھی کفر ظاہر ہوتا ہے کہ وہ اس مانگنے میں اس مدعی کا صدق محتمل مان رہا ہے حالانکہ دین متین سے بالضرورۃ معلوم ہے کہ نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے بعد دوسرا نبی ممکن نہیں، ہاں اگر اس طلب سے اُسے احمق بنانا اس کا جھوٹ ظاہر کرنا مقصود ہو تو کفر نہیں۔

(نص ۹، ۱۰) اُسی میں ہے:

ومن ذلك (اي المكفرات) ايضا تكذيب نبي او نسبة تعمد كذب اليه

انھیں باتوں میں جو معاذ اللہ آدمی کو کافر کر دیتی ہیں کسی نبی کو جھٹلانا یا اس کی طرف قصداً جھوٹ بولنے

---

[۱] فتاوی ہندیہ بحوالہ الفصول العمادیۃ الباب التاسع نورانی کتب خانہ پشاور ۲۶۳/۲

[۲] الاعلام بقواطع الاسلام مع سبل النجاۃ مکتبۃ الحقیقۃ استنبول ترکی ص ۲۰۹

او محاربته او سبه او الاستخفاف ومثل ذلك كما قال الحليمي ما لو تمنى في زمن نبينا او بعده ان لو كان نبيا فيكفر في جميع ذلك والظاهر انه لا فرق بين تمني ذلك باللسان او القلب[1] اهـ مختصراً۔

کی نسبت کرنا یا نبی سے لڑنا یا اُسے بُرا کہنا اُس کی شان میں گستاخی کا مرتکب ہونا اور بتصریح امام حلیمی انھیں کفریات کی مثل ہے ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانے میں یا حضور کے بعد کسی شخص کا تمنا کرنا کہ کسی طرح سے نبی ہو جاتا، ان صورتوں میں کافر ہو جائے گا اور ظاہر یہ ہے کہ اس میں کچھ فرق نہیں وہ تمنا زبان سے یا صرف دل میں کرے اھ مختصراً۔

سبحان اللہ! جب مجرد تمنا پر کافر ہوتا ہے تو کسی کی نسبت ادعائے نبوت کس درجہ کا کفر خبیث ہوگا والعیاذ باللہ رب العٰلمین۔

(نص ۱۱ تا ۱۴) یتیمۃ الدہر پھر ہندیہ میں بعض ائمہ حنفیہ سے اور اشباہ و النظائر وغیرہا میں ہے:

و اللفظ لها اذا لم يعرف ان محمدا صلى الله تعالى عليه وسلم آخر الانبياء فليس بمسلم لانه من الضروريات[2]

جب نہ پہچانے کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تمام انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام سے پچھلے نبی ہیں تو مسلمان نہیں کہ یہ ضروریاتِ دین سے ہے۔

طائفہ قاسمیہ

مولیٰ سبحانہ وتعالیٰ ہزاراں ہزار جزا ہائے خیر وکرم ورضوان اتم کرامت فرمائے ہمارے علمائے کرام کو اُن سے کس نے کہہ دیا تھا کہ صدہا برس بعد وہابیہ میں ایک طائفہ قاسمیہ ہونے والا ہے کہ اگرچہ براہِ نفاق وفریب کہ عوام مسلمین بھڑک نہ جائیں بظاہر لفظ خاتم النبیین کا اقرار کرے گا مگر اس کے معنی آخر الانبیاء ہونے سے صاف انکار کرے گا اس معنی کو خیالِ عوام و ناقابلِ مدح قرار دے گا، اسی دن کے لئے اُن اجلہ کرام نے لفظ اشہر واعرف ومکتوب فی المصحف اعنی خاتم النبیین کے عوض مستقل لفظ آخر الانبیاء تحریر فرمایا کہ جو حضور کو سب سے پچھلا نبی نہ مانے مسلمان نہیں یعنی ختم نبوت اسی معنی پر داخلِ ضروریاتِ دین ہے، یہی مراد رب العالمین ہے، اسی ضروری دین وارشاد الٰہ العالمین کو یہ گمراہ معاذ اللہ عامی خیال بتاتے ہیں

---

[1] الاعلام بقواطع الاسلام مع سبل النجاۃ مکتبۃ الحقیقۃ استنبول ترکی ص ۳۵۲

[2] الاشباہ والنظائر کتاب السیر باب الردۃ ادارۃ القرآن والعلوم الاسلامیہ کراچی ۱/ ۲۹۶

محمل و محل ٹھہراتے ہیں قاتلهم الله انّٰی یؤفکون[1] (اللہ انھیں مارے کہاں اوندھے جاتے ہیں۔ ت) بحمد اللہ یہ کرامت علمائے کرام امت ہے جزاہم اللہ المثوبات الفاخرۃ ونفعنا ببرکاتہم فی الدنیا و الاٰخرۃ اٰمین (اللہ تعالٰی ان کو قابلِ فخر ثواب کی جزا دے اور ہمیں ان کی برکات سے دنیا و آخرت میں نفع عطا فرمائے۔ ت)

فتاوٰی تاتارخانیہ

تاتارخانیہ پھر عالمگیریہ میں ہے:

رجل قال لاٰخر من فرشتہ ام فی موضع کذا اعینك علی امرك فقد قیل انه لایکفر وکذا اذا قال مطلقا انا ملك بخلاف ما اذا قال انا نبی[2]

یعنی ایک نے دوسرے سے کہا میں تیرا فرشتہ ہوں فلاں جگہ تیرے کام میں مدد کروں گا اس پر بعض نے حکم کیا کافر نہ ہوگا یونہی اگر مطلقًا کہا میں فرشتہ ہوں بخلاف دعوی نبوت کہ بالاجماع کفر ہے۔

یہ حکم عام ہے کہ مدعی زمانہ اقدس میں ہو مثل ابن صیاد و اسود خواہ بعدہ کما تقدم و سیاتی (جیسا کہ گزرا اور آگے آئے گا۔ ت)

شفاء قاضی عیاض

شفاء شریف امام قاضی عیاض مالکی اور اس کی شرح نسیم الریاض علامہ شہاب الخفاجی میں ہے:

(وکذلك یکفر من ادعی نبوۃ احد مع نبینا صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) ای فی زمنه کمسیلمة الکذاب والاسود العنسی (او) ادعی (نبوۃ احد بعدہ فانه خاتم النبیین بنص القراٰن والحدیث فهذا تکذیب للہ ورسولہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم (کالعیسویۃ) وهم طائفة (من الیهود) نسبوا لعیسی بن اسحٰق الیهودی ادعی النبوۃ فی زمن

یعنی اسی طرح وہ بھی کافر ہے جو ہمارے نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے زمانے میں کسی کی نبوت کا ادعا کرے جیسے مسیلمہ کذاب و اسود عنسی یا حضور کے بعد کسی کی نبوت مانے اس لئے کہ قرآن و حدیث میں حضور کے خاتم النبیین ہونے کی تصریح ہے تو یہ شخص اللہ و رسول کو جھٹلاتا ہے جل جلالہ و صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم، جیسے یہود کا ایک طائفہ عیسویہ کہ عیسٰی بن اسحٰق یہودی کی طرف منسوب ہے، اس نے مروان حمار کے زمانے میں ادعائے نبوت کی تھی اور بہت یہود

---

[1] القرآن الکریم ۶۳/۴

[2] فتاوٰی ہندیہ الباب التاسع فی احکام المرتدین نورانی کتب خانہ پشاور ۲/۲۶۶

مروان الحمار وتبعه كثير من اليهود وكان من مذهبه تجويز حدوث النبوة بعد نبينا صلى الله تعالٰى عليه وسلم (وكاكثر الرافضة القائلين بمشاركة علي في الرسالة للنبي صلى الله تعالٰى عليه وسلم وبعده كالبزيغية والبيانية منهم) وهم أكفر من النصارى واشد ضررا منهم لانهم يحسب الصورة مسلمون ويلتبس امرهم على العوام (فهؤلاء) كلهم كفار مكذبون للنبي صلى الله تعالٰى عليه وسلم لانه صلى الله تعالٰى عليه وسلم اخبر انه خاتم النبيين وانه ارسل كافة للناس واجمعت الامة على ان هذا الكلام على ظاهره وان مفهومه المراد منه دون تاويل ولا تخصيص فلا شك في كفر هؤلاء الطوائف كلها قطعا اجماعا وسمعا)[1] مختصراً۔

اس کے تابع ہو گئے۔ اس کا مذہب تھا کہ ہمارے نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے بعد نئی نبوت ممکن ہے اور جیسے بہت رافضی کہ مولا علی کو رسالت میں نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا شریک اور حضور کے بعد انھیں نبی کہتے ہیں اور جیسے رافضیوں کے دو فرقے بزیغیہ و بیانیہ۔ ان لوگوں کا کفر نصارٰی سے بڑھ کر ہے اور ان سے زیادہ ان کا ضرر کہ یہ صورت میں مسلمان ہیں ان سے عوام دھوکے میں پڑ جاتے ہیں یہ سب کے سب کفار ہیں نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی تکذیب کرنے والے اس لئے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے خبر دی کہ حضور خاتم النبیین ہیں وہ خبر دی کہ حضور کے بعد کوئی نبی نہیں اور اپنے رب عزوجل سے خبر دی کہ وہ حضور کو خاتم النبیین اور تمام جہان کی طرف رسول بنا چکا ہے اور اُمت نے اجماع کیا کہ یہ آیات و احادیث اپنے معنی ظاہر پر ہیں جو کچھ ان سے مفہوم ہوتا ہے خدا اور رسول کی یہی مراد ہے نہ ان میں کچھ تاویل ہے نہ تخصیص، تو کچھ شک نہیں کہ یہ سب طائفے بحکم اجماع اُمت و بحکم حدیث و آیت بالیقین کافر ہیں۔

منکرانِ ختمِ نبوت کے فرقے

الحمد للہ اس کلام رشید سے ولید پلید و روافض علیہ و قاسمیہ جدیدہ و امیریہ طریدہ کسی مردود و خبیثہ کا قصہ نہ رہا و للہ الحجۃ السامیۃ۔

ع اسی طرح طائفہ مرزائیہ متبعان غلام احمد قادیانی کہ سب سے تازہ ہے یہ بھی مرزا کو مرسل من اللہ کہتا ہے اور خود مرزا اپنے اوپر وحی اترنے کا مدعی ہے اپنے کلام کو کلام الٰہی و منزل من اللہ (باقی بر صفحہ آئندہ)

---

[1] کتاب الشفاء للقاضی عیاض فصل فی بیان ما ھو من المقالات مطبعۃ شرکۃ صحافیہ ۲/ ۲۷۰ – ۷۱
نسیم الریاض شرح شفاء للقاضی عیاض 〃 〃 〃 〃 〃 دار الفکر بیروت ۴/ ۵۰۷ تا ۵۰۹

یہ فقرے آبِ زر سے لکھنے کے ہیں کہ ان خبیثوں کا کفر یہود و نصارٰی سے بدتر اور کھلے کافروں سے انکار زائد تر، والعیاذ باللہ العزیز الاکبر۔

مجمع الانہر

وجیز امام کردری و مجمع الانہر شرح ملتقی الابحر میں ہے:

ان الایمان بسیدنا محمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فیجب بانہ رسولنا فی الحال وخاتم الانبیاء والرسل فاذا اٰمن بانہ رسول ولم یؤمن بانہ خاتم الانبیاء لایکون مؤمنا۔[1]

ہمارے مولا ہمارے سردار محمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم پر یوں ایمان لانا فرض ہے کہ حضور اب بھی ہمارے رسول ہیں (نہ یہ کہ معاذ اللہ بعد وصال شریف حضور رسول نہ رہے یا حضور کے بعد اب اور کوئی ہمارا رسول ہوگیا) اور ایمان لانا فرض ہے کہ حضور تمام انبیاء و مرسلین کے خاتم ہیں، اگر حضور کے رسول ہونے پر ایمان لایا اور خاتم الانبیاء ہونے پر ایمان نہ لایا تو مسلمان نہ ہوگا۔

یہاں رسالت پر ایمان میں نفس صورت تخصیص وحالیت قابل لحاظ ہوئی ورنہ جو ختم نبوت پر ایمان نہ لایا قطعاً حضور کی رسالت ہی پر ایمان نہ لایا کہ رسول جانتا تو حضور جو کچھ اپنے رب جل جلالہ کے پاس سے لائے سب پر ایمان لاتا، کما تقدم فی کلام الامام التوربشتی رحمہ اللہ تعالٰی (جیسا کہ امام توربشتی کے کلام میں پہلے گزر چکا ہے۔ ت)

علامہ یوسف اُردبیلی

امام علامہ یوسف اردبیلی شافعی کتاب الانوار میں فرماتے ہیں:

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ)

جتاتا ہے اور اس کے رسالہ "ایک غلطی کا ازالہ" سے منقول کہ اس میں صراحۃً اپنے آپ کو نبی بلکہ بہت انبیاء سے افضل لکھا ہے اس بارے میں ابھی چند روز ہوئے امرتسر سے سوال آیا تھا جس پر حضرت مصنف علامہ مدظلہ نے مدلل و مفصل فتوٰی تحریر فرمایا جس کا حسنِ بیان دیکھنے سے تعلق رکھتا ہے جس کا نام "السوء والعقاب" ہے۔ وللہ الحمد۔ عفی عنہ مصحح (م)

---

[1] مجمع الانہر شرح ملتقی الابحر باب المرتد ثم ان الفاظ الکفر انواع دار احیاء التراث العربی بیروت ۱/۶۹۱

من ادعى النبوة فى زمننا او صدق مدعيها
او اعتقد نبيا فى زمانه صلى الله تعالى
عليه وسلم او قبله من لم يكن نبيا
كفر[1] اه ملخصاً۔

جو ہمارے زمانے میں نبوت کا مدعی ہو یا دوسرے کسی مدعی کی تصدیق کرے یا حضور کے زمانے میں کسی کو نبی مانے یا حضور سے پہلے کسی غیر کو نبی جانے کافر ہو جائے اھ ملخصاً۔

امام غزالی

امام حجۃ الاسلام محمد محمد محمد غزالی کتاب الاقتصاد میں فرماتے ہیں:

ان الامة فهمت من هذا اللفظ انه افهم عدم
نبى بعده ابدا وعدم رسول بعده ابدا
وانه ليس فيه تاويل ولا تخصيص ومن
اوله بتخصيص فكلامه من انواع
الهذيان لا يمنع الحكم بتكفيره لانه مكذب
لهذا النص الذى اجمعت الامة على انه
غير مؤول ولا مخصوص[2]

یعنی تمام امت مرحومہ صاحبہا علیہا الصلوٰۃ والتحیۃ نے لفظ خاتم النبیین سے یہی سمجھا کہ وہ بتاتا ہے کہ نبی صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد کبھی کوئی نبی ہوگا نہ حضور کے بعد کبھی کوئی رسول نہ ہوگا اور تمام امت نے یہی مانا کہ اس لفظ میں نہ کوئی تاویل ہے کہ آخر النبیین کے سوا خاتم النبیین کے کچھ اور معنی گھڑیئے نہ اس عموم میں کچھ تخصیص ہے کہ حضور کے ختم نبوت کو کسی زمانے یا زمین کے کسی طبقے سے خاص کیجئے اور جو اس میں تاویل و تخصیص کی راہ دے اس کی بات جنون یا نشے یا سرسام میں بہکنے بڑبڑانے بکنے کے قبیل سے ہے اسے کافر کہنے سے کچھ ممانعت نہیں کہ وہ آیت قرآن کی تکذیب کر رہا ہے جس میں اصلاً تاویل و تخصیص نہ ہونے پر امت مرحومہ کا اجماع ہو چکا ہے۔

بحمد اللہ یہ عبارت بھی مثل عبارت شفاء و نسیم تمام طوائف جدیدہ قاسمیہ و امیریہ خذلہم اللہ تعالے کے ہذیانات کا رد جلیل و جلی ہے آج آٹھ سو برس بعد آنے والے کافروں کا رد فرما گئے یہ ائمہ دین کی کرامت منجلی ہے۔

غنیۃ الطالبین

غنیۃ الطالبین شریف میں عقائد ملعونہ غلاۃ روافض کے بیان میں فرمایا:

ادعت ايضا ان عليا نبى الى قوله رضى الله

یعنی غالی رافضیوں کا یہ دعوی بھی ہے کہ مولیٰ علی نبی

---

[1] الانوار لاعمال الابرار

[2] الاقتصاد فی الاعتقاد

تعالٰی عنہ) لعنھم اللہ وملٰئکتہ وسائر خلقہ الی یوم الدین وقطع آثارھم واباد خضراءھم ولا جعل منھم فی الارض دیارا انھم بالغوا فی غلوھم واصروا علی الکفر وترکوا الاسلام وفارقوا الایمان وجحدوا الالٰہ والرسل والتنزیل فنعوذ باللہ ممن ذھب الی ھٰذہ المقالۃ[1]

ہیں اللہ اور اس کے فرشتے اور تمام مخلوق قیامت تک ان رافضیوں پر لعنت کریں اللہ ان کے درخت کی جڑ اکھاڑ کر پھینک دے تباہ کر دے زمین پر ان میں کوئی بسنے والا نہ رکھے کہ انھوں نے اپنے غلو حد سے گزار دیا کفر پر جم گئے اسلام چھوڑ بیٹھے ایمان سے جدا ہوگئے اللہ و رسول و قرآن سب کے منکر ہوگئے۔ ہم اللہ کی پناہ مانگتے ہیں اس سے جو ایسا مذہب رکھے۔

الحمد للہ اللہ عزوجل نے یہ دعا سے کریم مستجاب فرمائی عرابیہ وغیرہا ملعون طوائف کا نشان نہ رہا اب جو اس دار لعنتی ہند پُر محن کی زمین میں حشوں کی بوچھار کی گندہ بہار میں دو ایک حشرات الارض کہیں کہیں تازہ نکل پڑے وہ بھی بحمد اللہ تعالیٰ جلد جلد اپنے مستقر کو پہنچ گئے ایک آدھ کہیں باقی ہو تو وہ بھی قہر نبی سے الم نھلک الاولین ۝ ثم نتبعھم الاٰخرین ۝ کذٰلک نفعل بالمجرمین[2] (کیا ہم نے اگلوں کو ہلاک نہ فرمایا پھر پچھلوں کو ان کے پیچھے پہنچائیں گے مجرموں کے ساتھ ہم ایسا ہی کرتے ہیں [illegible] ت، کا منتظر ہے۔

تحفہ شرح منہاج

تحفہ شرح منہاج میں ہے:

او کذب رسولا او نبیا او نقصہ بای منقص کان صغر اسمہ مریدا تحقیرہ او جوز نبوۃ احد بعد وجود نبینا صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم وعیسٰی علیہ الصلٰوۃ والسلام نبی قبل فلا یرد[3]

یعنی کافر ہے جو کسی نبی کی تکذیب کرے یا کسی طرح اس کی شان گھٹائے، مثلاً بہ نیت توہین اس کا نام چھوٹا کرکے لے یا ہمارے نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی تشریف آوری کے بعد کسی کی نبوت ممکن مانے اور عیسٰی علیہ الصلٰوۃ والسلام تو حضور کی تشریف آوری سے پہلے نبی ہو چکے اُن سے اعتراض وارد نہ ہوگا۔

---

[1] غنیۃ الطالبین فصل علامات اہل بدعت کے بیان میں مصطفی البابی مصر ۱/۸۸

[2] القرآن الکریم ۷۷/۱۶ تا ۱۸

[3] المعتقد المنتقد بحوالہ التحفۃ شرح المنہاج مع المستند المعتمد مکتبہ حامدیہ لاہور ص ۱۲۷-۱۲۸

شرح فرائد عارف باللہ علامہ عبدالغنی نابلسی شرح الفرائد میں فرماتے ہیں:

فساد مذهبهم غني عن البيان بشهادة العيان، كيف وهو يؤدي الى تجويز نبي مع نبينا صلى الله تعالى عليه وسلم او بعده، وذلك يستلزم تكذيب القرآن اذ قد نص على انه خاتم النبيين وآخر المرسلين، وفي السنة انا العاقب لا نبي بعدي، واجمعت الامة على ابقاء هذا الكلام على ظاهره، وهذه احدى المسائل المشهورة التي كفرنا بها الفلاسفة لعنهم الله تعالى[1]

فلاسفہ نے کہا تھا کہ نبوت کسب سے مل سکتی ہے آدمی ریاضتیں مجاہدے کرنے سے پا سکتا ہے۔ اس کے رد میں فرماتے ہیں کہ ان کے مذہب کا بطلان محتاج بیان نہیں، آنکھوں دیکھا باطل ہے اور کیوں نہ ہو کہ اس کے نتیجے میں ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانے میں یا حضور کے بعد کسی نبی کا امکان نکلے گا اور یہ تکذیب قرآن کو مستلزم ہے قرآن عظیم نص فرما چکا کہ حضور خاتم النبیین و آخر المرسلین ہیں اور حدیث میں ہے میں پچھلا نبی ہوں کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں، اور امت کا اجماع ہے کہ یہ کلام اسی معنے پر ہے جو اس کے ظاہر سے سمجھ میں آتے ہیں یہ ان مشہور مسئلوں میں سے ہے جن کے سبب ہم اہل اسلام نے فلاسفہ کو کافر کہا اللہ تعالیٰ ان پر لعنت کرے۔

نقل هذين خاتم المحققين معين الحق المبين السيف المسلول مولانا فضل الرسول قدس سره في المعتقد المنتقد۔

یہ مذکورہ دونوں عبارتیں خاتم المحققین، حق مبین کے معاون ننگی تلوار مولانا فضل رسول قدس سرہ نے اپنی کتاب المعتقد المنتقد میں نقل کی ہیں (ت)

مواہب شریف مواہب شریف آخر نوع ثالث، مقصد سادس میں امام ابن حبان صاحب صحیح مسمّی بالتقاسیم والانواع سے نقل فرمایا:

من ذهب الى ان النبوة مكتسبة لا تنقطع او الى ان الولي افضل من النبي فهو زنديق الى آخره۔[2]

جو اس طرف جائے کہ نبوت کسب سے مل سکتی ہے ختم نہ ہوگی، یا کسی ولی کو کسی نبی سے افضل بتائے وہ زندیق بے دین ملحد دہریہ ہے۔

---

[1] المعتقد المنتقد بحوالہ شرح الفرائد للنابلسی مع المستند المعتمد مکتبہ حامدیہ لاہور ص ۱۵-۱۱۴

[2] المواہب اللدنیہ المقصد السادس النوع الثالث المکتب الاسلامی بیروت ۱۸۳/۴

علامہ زرقانی نے اس کی دلیل میں فرمایا، لتکذیب القرآن وخاتم النبیین[1] یہ شخص اس وجہ سے کافر ہوا کہ قرآن عظیم وختم نبوت کی تکذیب کرتا ہے۔

امام نسفی

بحر الکلام امام نسفی پھر تفسیر روح البیان میں ہے،

صنف من الروافض قالوا بان الارض لا تخلو عن النبی والنبوۃ صارت میراثا لعلی واولادہ وقال اھل السنۃ والجماعۃ لا نبی بعد نبینا صلی اللہ تعالی علیہ وسلم قال اللہ ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین وقال النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم لا نبی بعدی ومن قال بعد نبینا نبی یکفر لانہ انکر النص وکذلک لو شک فیہ[2] ببعض الخصوص۔

رافضیوں کا ایک طائفہ کہتا ہے زمین نبی سے خالی نہیں ہوتی اور نبوت مولا علی اور ان کی اولاد کیلئے میراث ہو گئی ہے، اور اہل سنت وجماعت نے فرمایا ہمارے نبی صلی اللہ تعالے علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ہاں خدا کے رسول ہیں اور سب انبیاء میں پچھلے۔ اور حضور اقدس صلے اللہ تعالے علیہ وسلم فرماتے ہیں میرے بعد کوئی نبی نہیں، تو جو حضور کے بعد کسی کو نبی مانے کافر ہے کہ قرآن عظیم ونص صریح کا منکر ہے یونہی جسے نبوت میں کچھ شک ہو وہ بھی کافر ہے۔

تمہید ابو شکور سالمی

تمہید ابو شکور سالمی میں ہے،

قالت الروافض ان العالم لا یکون خالیا عن النبی قط وھذا کفر لان اللہ تعالی قال وخاتم النبیین ومن ادعی النبوۃ فی زماننا فانہ یصیر کافرا ومن طلب منہ المعجزات فانہ یصیر کافرا لانہ شک فی النص ویجب الاعتقاد بانہ ما کان لاحد شرکۃ فی النبوۃ لمحمد صلی اللہ تعالی علیہ وسلم بخلاف ما قالت الروافض

رافضی کہتے ہیں دنیا نبی سے خالی نہ ہو گی اور یہ کفر ہے کہ اللہ عزوجل فرماتا ہے وخاتم النبیین اب جو دعویٰ نبوت کرے کافر ہے اور جو اس سے معجزہ مانگے وہ بھی کافر کہ اسے ارشاد الٰہی میں شک پیدا ہوا جب تو معجزہ مانگا اور اس کا اعتقاد فرض ہے کہ کوئی شخص نبوت محمد صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا شریک نہ تھا بخلاف روافض کے کہ مولیٰ علی کو حضور اقدس صلی اللہ تعالے علیہ وسلم کے

---

[1] شرح الزرقانی علی المواہب اللدنیۃ المقصد السادس النوع الثالث دار المعرفۃ بیروت ۶/۱۸۸

[2] روح البیان آیۃ ما کان محمد ابا احد من رجالکم الخ المکتبۃ الاسلامیۃ ریاض الشیخ ۷/۱۸۸

ن عليا كان شريكا لمحمد صلى الله تعالى عليه وسلم في النبوة وهذا منهم كفر[1]

شریک نبوت مانتے ہیں اور یہ ان کا کفر ہے۔

مولانا عبد العلی

بحر العلوم ملک العلماء مولانا عبد العلی محمد شرح سلم میں فرماتے ہیں:

محمد رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم خاتم النبيين وابوبكر رضي الله تعالى عنه افضل الاصحاب والاولياء وهاتان القضيتان مما يطلب بالبرهان في علم الكلام واليقين المتعلق بهما يقين ثابت ضروري باق الى الابد وليس الحكم فيهما على امر كلي يجوز العقل تحققه في غير هذين الشخصين وانكارهما مكابرة وكفر[2]

محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں اور ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تمام اولیاء سے افضل ہیں اور ان دونوں باتوں پر دلیل قطعی علم عقائد میں مذکور ہے اور ان پر یقین وہ جما ہوا ضروری یقین ہے جو ابد الآباد تک باقی رہے گا اور یہ خاتم النبیین اور افضل الاولیاء ہونا کسی امر کلی کے لئے ثابت نہیں کیا ہے کہ عقل ان دونوں ذات پاک کے سوا کسی اور کے لئے اس کا ثبوت ممکن مانے اور اس کا انکار ہٹ دھرمی اور کفر ہے۔

فیہ لف ونشر بالقلب یعنی صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے افضل الاولیاء ہونے سے انکار قرآن و سنت و اجماع امت کے ساتھ مکابرہ ہے اور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خاتم الانبیاء ہونے سے انکار کفر، والعیاذ باللہ رب العالمین۔

امام احمد قسطلانی

امام احمد قسطلانی مواہب لدنیہ مقصد سابع فصل اول میں، علامہ عبد الغنی نابلسی حدیقہ ندیہ باب اول فصل ثانی میں فرماتے ہیں:

العلم اللدني نوعان لدني رحماني ولدني شيطاني والمحك هو الوحي ولا وحي بعد رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم، واما قصة موسى مع الخضر

یعنی علم لدنی دو قسم ہے رحمانی اور شیطانی، اور ان کے پہچاننے کا معیار وحی ہے کہ جو اس کے مطابق ہے رحمانی ہے اور جو اس کے خلاف ہے شیطانی ہے، اور رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد وحی نہیں کہ کوئی کہے میرا یہ علم وحی جدید کے

---

[1] التمہید فی بیان التوحید الباب السابع فی المرتد والایمان دار العلوم حزب الاحناف لاہور ص ۱۱۳

[2] شرح سلم لعبد العلی بحث التصدیقات آخر کتاب مطبع مجتبائی دہلی ص ۲۶۰

عليهما الصلوٰة والسلام فالتعلق بهما في تجويز الاستغناء عن الوحي بالعلم اللدني إلحاد وكفر يخرج عن الإسلام موجب لإراقة الدم والفرق ان موسٰى عليه الصلوٰة والسلام لم يكن مبعوثا الى الخضر، ولم يكن الخضر مامورا بمتابعته ومحمد صلى الله تعالٰى عليه وسلم الى جميع الثقلين فرسالته عامة للجن والانس في كل زمان، فمن ادعى انه مع محمد صلى الله تعالٰى عليه وسلم كالخضر مع موسٰى عليهما الصلوٰة والسلام او جوز ذلك لاحد من الامة فليجدد اسلامه (لكفره بهذه الدعوى) وليشهد شهادة الحق (ليعود الى الاسلام) فانه مفارق لدين الاسلام بالكلية فضلا عن ان يكون من خاصة اولياء الله تعالٰى وانما هو من اولياء الشيطٰن و خلفائه ونوابه (في الضلال و الاضلال) والعلم اللدني الرحماني هو ثمرة العبودية والمتابعة لهذا النبي الكريم عليه ازكى الصلوة واتم التسليم وبه يحصل الفهم في الكتاب والسنة بامر يختص به صاحبه كما قال علي امير المؤمنين (وقد سئل

مطابق ہے۔ رہا خضر و موسیٰ علیہما الصلوٰۃ والسلام کا قصہ (کہ خضر کے پاس وہ علم لدنی تھا جو موسیٰ علیہما الصلوٰۃ والسلام کو معلوم نہ تھا) اسے یہاں دستاویز بنا کر علم لدنی کے سبب وحی کی پروا نہ رکھنا نری بے دینی کفر ہے، اسلام سے نکال دینے والی بات ہے جس کے قائل کا قتل واجب، اور فرق یہ ہے کہ موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام حضرت خضر کی طرف مبعوث نہ تھے نہ خضر کو ان کی پیروی کا حکم (کہ وہ تو خاص بنی اسرائیل کی طرف بھیجے گئے تھے کان النبی یبعث الی قومہ خاصۃ) اور محمد صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم تمام جن و انس (بلکہ تمام ماسوی اللہ) کی طرف مبعوث ہیں (وارسلت الی الخلق کافۃ) تو حضور کی رسالت ہر زمانے میں سب جن و انس کو شامل ہے تو جو مدعی ہو کہ وہ محمد صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ ایسے ہیں جیسے موسیٰ کے ساتھ خضر اُمت میں کسی کے لیے یہ مرتبہ ممکن مانے وہ نئے سرے سے مسلمان ہو کہ اس قول کے باعث کافر ہو گیا مسلمان ہونے کے لیے کلمۂ شہادت پڑھے کہ وہ دین اسلام سے یک لخت جدا ہو گیا چہ جائے کہ اللہ عز و جل کے خاص اولیاء سے ہو وہ تو شیطان کا ولی اور گمراہی و گمراہ گری میں ابلیس کا خلیفہ و نائب ہے علم لدنی رحمانی بندگی خدا و پیروی محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا پھل ہے جس سے قرآن و حدیث میں ایک خاص سمجھ حاصل ہو جاتی ہے جس طرح کہ صحیح بخاری و سنن نسائی میں ہے کہ امیر المؤمنین مولا علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے سوال ہوا کہ تم اہلبیت کو نبی صلی اللہ

(کما فی الصحیح وسنن النسائی) ھل خصکم رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم بشیئ دون الناس (کما تزعم الشیعۃ) فقال لا الا فھما یؤتیہ اللہ عبدا فی کتابہ[1] مختصرا مزیدا ما بین الھلالین من شرح العلامۃ الزرقانی۔ رزقنا اللہ تعالٰی بمنہ والائہ بفضل رحمتہ باولیائہ وصلی وسلم علی خاتم انبیائہ محمد وآلہ وصحبہ واحبائہ امین۔

تعالٰی علیہ وسلم نے کوئی خاص شیئ ایسی عطا فرمائی ہے جو اور لوگوں کو نہ دی جیسا کہ رافضی گمان کرتے ہیں، فرمایا: نہ، مگر وہ فہم جو اللہ عزوجل نے اپنے بندے کو قرآن عزیز میں عطا فرمائی اھ مختصراً ہلالین والی عبارت شرح علامہ زرقانی کی ہے۔ مختصراً ہلالین میں شرح زرقانی کی عبارت زائد لائی گئی ہے۔ اللہ تعالٰی نے اپنی رحمت وفضل، احسان ونعمت سے ہمیں عطا فرمائے بوسیلہ اولیاء اللہ، صلوٰۃ وسلام نازل فرمائے خاتم الانبیاء محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر اور ان کی آل و اصحاب سب پر۔ آمین! (ت)

سید کفریہ عقیدہ نہیں رکھ سکتا

ولید پلید خواہ کوئی پلید ختم نبوت کا ہر منکر علیہ ما علیہ صراحۃً جاحد ہو یا تاویل کا مرید مطلقاً نفی کرے یا تخصیص بعید امیری قاسمی مشہدی مرزائی نبی خانی وازن شہید سب مرتد کافر مرتد علیہم لعنۃ العزیز الحمید (ان پر اللہ عزوجل کی لعنت ہو۔ ت) اور جو کافر ہو وہ ہرگز سید نہیں، اللہ تعالٰی فرماتا ہے:

انہ لیس من اھلک انہ عمل غیر صالح[2]

وہ تیرے گھر والوں میں نہیں بیشک اس کے کام بڑے نالائق ہیں۔ (ت)

نہ اسے سید کہنا جائز۔

منافق کو سید نہ کہو

رسول اللہ صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

لا تقولوا للمنافق سیّد فانہ ان یکن سیّدا فقد اسخطتم ربکم عزوجل[3] رواہ

منافق کو سید نہ کہو کہ اگر وہ تمہارا سید ہو تو بیشک تم پر تمہارے رب عزوجل کا غضب ہو (اس کو

---

[1] المواہب اللدنیۃ المقصد السابع الفصل الاول علامات محبۃ الرسول المکتب الاسلامی بیروت ۳/ ۹۵-۲۹۶
شرح الزرقانی علی المواہب اللدنیۃ " " " " دار الفکر بیروت ۹/ ۱۱ - ۳۱۰

[2] القرآن الکریم ۱۱/ ۴۶

[3] سنن ابی داؤد کتاب الادب باب لا یقول المملوک ربی وربتی آفتاب عالم پریس لاہور ۲/ ۳۲۳

ابوداؤد والنسائی بسند صحیح عن بریدۃ رضی اللہ تعالٰی عنہ۔

(ابوداؤد اور نسائی نے بسند صحیح حضرت بریدہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کیا۔ ت)

روایت حاکم کے لفظ یہ ہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

اذا قال الرجل للمنافق یا سید فقد اغضب ربہ عزوجل[1]

جو کسی منافق کو "اے سید" کہے اس نے اپنے رب کا غضب اپنے اوپر لیا۔ والعیاذ باللہ رب العالمین

پھر یہی نہیں کہ یہاں صرف اطلاق لفظ سے ممانعت شرعی اور نسب سیادت کا انتفاء عقلی ہو حاشا بلکہ واقع میں کافر اس نسل طیب وطاہر سے ہوتا ہی نہیں اگرچہ سید بنتا اور لوگوں میں براہ غلط سید کہلاتا ہو ائمہ دین اولیائے کاملین علمائے عاملین رحمۃ اللہ تعالٰی علیہم اجمعین تصریح فرماتے ہیں کہ سادات کرام بحمد اللہ تعالٰی خباثت کفر سے محفوظ و معصوم ہیں جو واقعی سید ہے اس سے کبھی کفر واقع نہ ہوگا، قال اللہ تعالٰی:

انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت ویطھرکم تطھیرا[2]

اللہ یہی چاہتا ہے کہ تم سے نجاست دور رکھے اے نبی کے گھر والو! اور تمہیں خوب پاک کردے ستھرا کرکے۔

تمام فوائد اور بزار وابویعلٰی مسند اور طبرانی کبیر اور حاکم بافادہ تصحیح مستدرک میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

ان فاطمۃ احصنت فرجھا فحرمھا اللہ وذریتھا علی النار[3]

بیشک فاطمہ نے اپنی حرمت پر نگاہ رکھی تو اللہ عزوجل نے اُسے اور اس کی ساری نسل کو آگ پر حرام کردیا۔

اہلبیت سے کوئی بھی جہنمی نہیں

ابوالقاسم ابن بشران اپنے امالی میں حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالٰی عنہما سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

سألت ربی ان لا یدخل احدا من اھل بیتی النار فاعطانیھا[4]

میں نے اپنے رب عزوجل سے سوال کیا کہ میرے اہلبیت سے کسی کو دوزخ میں نہ ڈالے اس نے میری یہ مراد عطا فرمائی۔

---

[1] المستدرک للحاکم کتاب الرقاق دارالفکر بیروت ۴/ ۳۱۱

[2] القرآن الکریم ۳۳/ ۳۳

[3] المستدرک للحاکم کتاب معرفۃ الصحابۃ دارالفکر بیروت ۳/ ۱۵۲

[4] کنزالعمال بحوالہ ابن بشران فی امالیہ عن عمران بن حصین حدیث ۳۴۱۴۹ موسسۃ الرسالہ بیروت ۱۲/ ۹۵

اہلبیت عذاب سے بری ہیں

طبرانی بسند صحیح حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے حضرت بتول رضی اللہ تعالٰی عنہا سے فرمایا،

ان اللہ غیر معذبک ولا ولدک ۱؎

بیشک اللہ تعالٰی نہ تجھے عذاب فرمائے گا نہ تیری اولاد کو۔

حضرت فاطمہ کی وجہ تسمیہ

ابن عساکر حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں،

انما سمیت فاطمۃ لان اللہ فطمہا وذریتہا عن النار یوم القیمۃ ۲؎

فاطمہ اس لئے نام ہوا کہ اللہ عزوجل نے اُسے اور اس کی نسل کو روز قیامت آگ سے محفوظ فرمادیا۔

اہلبیت آگ میں نہیں جاسکتے

قرطبی آیہ کریمہ ولسوف یعطیک ربک فترضی کی تفسیر میں حضرت ترجمان القرآن رضی اللہ تعالٰی عنہ سے ناقل کہ انھوں نے فرمایا،

رضا محمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ان لایدخل احد من اھل بیتہ النار ۳؎

یعنی اللہ عزوجل نے حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے راضی کردینے کا وعدہ فرمایا اور محمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی رضا اس میں ہے کہ ان کے اہل بیت سے کوئی دوزخ میں نہ جائے۔

نار دو قسم کی ہے، نار تطہیر کہ مومن عاصی جس کا مستحق ہو، اور نار خلود کافر کے لئے ہے۔ اہلبیت کرام

عــہ ذکرہ الہیثمی فی الصواعق حیث قال جاء بسند رواتہ ثقات انہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم قال لھا فذکرہ ۱۲ منہ (م)

عــہ ہیثمی نے صواعق میں اس کا ذکر کیا جہاں انھوں نے کہا سند کے ساتھ مروی جس کے تمام راوی ثقہ ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو فرمایا تو پھر اس حدیث کو ذکر کیا ۱۲ منہ (ت)

۱؎ المعجم الکبیر عن ابن عباس حدیث ۱۱۶۸۵ المکتبۃ الفیصلیۃ بیروت ۱۱/ ۲۶۳

۲؎ المواہب اللدنیۃ بحوالہ ابن عساکر المقصد الثانی الفصل الثانی المکتب الاسلامی بیروت ۲/ ۴۳

تنزیہ الشریعۃ بحوالہ ابن عساکر باب مناقب السبطین الفصل الاول دارالکتب العلمیۃ بیروت ۱/ ۴۱۳

۳؎ الجامع لاحکام القرآن (تفسیر القرطبی)، تحت آیۃ ولسوف یعطیک ربک دار احیاء التراث العربی بیروت ۲۰/ ۹۵

میں حضرت امیر المومنین مرتضی و حضرت بتول زہرا و حضرت سید مجتبی و حضرت شہید کربلا صلے اللہ تعالے علی سیدہم علیہم و بارک وسلم تو بالقطع والیقین ہر قسم سے ہمیشہ ہمیشہ محفوظ ہیں اس پر تو اجماع قائم اور نصوص متواترہ حاکم باقی نسل کریم تا قیام قیامت کے حق میں اگر بفضلہ تعالے مطلق دخول سے محفوظی لیجئے اور یہی ظاہر لفظ سے متبادر ہو اور اسی طرف کلمات اہل تحقیق ناظر، جب تو مراد بہت ظاہر اور منع خلود مقصود جب بھی نفی کفر پر دلالت موجود۔

شرح المواہب للعلامۃ الزرقانی میں زیر حدیث مذکور:

انما سمیت فاطمة هی فاما هی وابناها فالمنع مطلق واما من عداهم فممنوع عنهم نار الخلود.

واما ما رواه ابو نعیم والخطیب ان علیا الرضا بن موسی الکاظم بن جعفر الصادق سئل عن حدیث ان فاطمة احصنت فقال خاص بالحسن والحسین وما نقله الاخباریون عنه من توبیخه لاخیه زید حین خرج علی المامون وقوله اغرك قوله صلی الله تعالی علیه وسلم ان فاطمة احصنت الحدیث ان هذا لمن خرج من بطنها لا لی ولا لك فهذا من باب التواضع وعدم الاغترار بالمناقب وان کثرت کما کان الصحابة المقطوع لهم بالجنة علی غایة من الخوف والمراقبة و لا فلفظ ذریة لا یخص بمن خرج من بطنه فی لسان العرب ومن ذریته

بیشک فاطمہ رضی اللہ عنہا کا یہ نام ہے لیکن فاطمہ اور انکے بیٹے تو ان پر مطلقاً جہنم کی آگ ممنوع ہے لیکن انکے سوا کیلئے جہنم کا خلود ممنوع ہے۔ آپ پر اور ان پر اللہ تعالی کا سلام ہو اور لیکن جو ابو نعیم اور خطیب نے روایت کیا ہے کہ علی رضا بن موسی کاظم ابن جعفر صادق سے اس حدیث کے بارے میں پوچھا گیا کہ فاطمہ نے اپنی حرم گاہ کو محفوظ رکھا تو انھوں نے جواب میں فرمایا یہ حسن اور حسین کے لئے خاص ہے، اور وہ جو مورخین نے ان سے یہ نقل کیا کہ انھوں نے اپنے بھائی زید کو ڈانٹتے ہوئے فرمایا جب اس نے مامون پر خروج کیا اور کہا کیا تجھے حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے اس فرمان نے غرور میں مبتلا کیا ہے کہ فاطمہ نے اپنی حرم گاہ کو محفوظ رکھا ہے الحدیث، اس پر انھوں نے فرمایا یہ میرے اور تیرے لئے خاص نہیں بلکہ جو آپ رضی اللہ تعالے عنہا کے بطن سے پیدا ہوا یہ ان سب کے لئے ہے۔ تو یہ تواضع اور مناقب کثیرہ کے باوجود غرور نہ کرنے کے باب سے ہے جیسے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے لئے جنت قطعی ہے اس کے باوجود وہ خوف و مراقبہ میں مبتلا تھے، ورنہ تو ذریت کا لفظ عربی

داؤد وسلیمٰن الاٰیۃ وبینہم وبینہ قرون کثیرۃ فلا یرید ذٰلک مثل علی الرضا مع فصاحتہ ومعرفتہ لغۃ العرب علی ان التقیید بالطائع یبطل خصوصیۃ ذریتہا ومحبیہا الاان یقال ﷲ تعذیب الطائع فالخصوصیۃ ان لا یعذبہ اکراما لہا واللہ اعلم اھ[1] مختصرا ورأیتنی کتبت علی ہامش قولہ الاان یقال ما نصہ **اقول** ولا یجدی فان الوقوع ممنوع باجماع اھل السنۃ واما الامکان فثابت عند من یقول بہ اعنی خلاف ائمتنا الماتریدیۃ رضی اللہ تعالٰی عنہم فانہم یحیلونہ وقد تکلمت فی مسئلۃ علی ہامش فواتح الرحموت شرح مسلم الثبوت لبحر العلوم بما یکفی ویشفی فانی اجدنی فیہا امیل واصیل الی قول سادتنا الاشعریۃ رحمہم اللہ تعالٰی ورحمنا بہم جمیعا واللہ اعلم بالصواب فی کل باب۔

تعلق میں ایک پیٹ کی اولاد کے لیے خاص نہیں جیسے آیہ کریمہ ومن ذریتہ داؤد وسلیمٰن ہے، حالانکہ ابراہیم علیہ الصلٰوۃ والسلام اور داؤد وسلیمٰن علیہما السلام کے درمیان کئی قرون کا فیصلہ ہے، لہٰذا علی رضا اپنی فصاحت اور عربی لغت کی معرفت کے باوجود یہ خاص مراد نہیں لے سکتے۔ علاوہ ازیں فرمانبردار کی تقیید حضرت زہرا رضی اللہ تعالٰی عنہا کی اولاد کی خصوصیت کو باطل کردیتی ہے، مگر یوں کہا جاسکتا ہے کہ اللہ تعالٰی کو فرمانبرداروں کی تعذیب کا اختیار ہے لیکن حضرت زہرا رضی اللہ عنہا کے اکرام کے لیے ایسے عذاب نہیں دیتا۔ واللہ تعالٰی اعلم اھ مختصراً۔ میں نے زرقانی کے قول "الاان یقال" پر جو حاشیہ لکھا ہے اس کی عبارت یہ ہے **اقول** (میں کہتا ہوں) ان کا یہ بیان مفید نہیں ہے عذاب کا وقوع تو باجماع اہلسنت ممنوع ہے، باقی رہا امکان تو یہ اس قائل کے ہاں ثابت ہے جو ہمارے ائمہ ماتریدیہ رضی اللہ تعالٰی عنہم کے خلاف ہے کیونکہ یہ لوگ محال سمجھتے ہیں، میں نے اس مسئلہ پر کتاب مسلم الثبوت کی شرح بحر العلوم فواتح الرحموت پر حاشیہ میں کافی اور شافی بحث کی ہے میں نے وہاں اپنے کو سادات اشعریہ رحمہم اللہ کے قول کی طرف مائل پایا، اللہ تعالٰی ہم سب پر رحم فرمائے، واللہ تعالٰی اعلم (ت)

فتاوٰی حدیثیہ امام ابن حجر مکی میں ہے:

اذا تقرر ذٰلک فمن علمت نسبتہ الی آل

تو جب یہ ثابت ہوا تو جس کی نسبت اہلبیت نبی اور

---

[1] شرح الزرقانی علی المواہب اللدنیۃ المقصد الثانی الفصل الثانی دار المعرفۃ بیروت ۴/ ۲۰۳

البیت النبوی والسر العلوی لا یخرجه عن ذلك عظیم جنایته ولا عدم دیانته وصیانته ومن ثم قال بعض المحققین ما مثال الشریف الزانی او الشارب او السارق مثلاً اذا اقمنا علیه الحد الا کامیر او سلطان تلطخت رجلاه بقذر فغسله عنهما بعض خدمه ولقد برّ فی هذا المثال وحقق ولیتأمل قول الناس فی امثالهم الولد العاق لا یحرم المیراث نعم الکفران فرض وقوعه لاحد من اهل البیت والعیاذ بالله تعالٰی هو الذی یقطع النسبة بین من وقع منه وبین شرفه صلی الله تعالٰی علیه وسلم ان قلت ان فرض لانی اکاد ان اجزم ان حقیقة الکفر لا تقع ممن علم اتصال نسبه الصحیح بتلك البضعة الکریمة حاشاهم الله من ذلك وقد احال بعضهم وقوع نحو الزنا واللواط ممن علم شرفه فما ظنك بالکفر[1]

علوی حضرات کی طرف معلوم ہے تو اس کی بڑی جنایت اور عدم دیانت وصیانت اس کو اس نسبت سے خارج نہ کرے گی، اسی بات کی بنا پر بعض محققین نے فرمایا زانی یا شرابی یا چور سید پر حد قائم کرنے کی مثال صرف یہی ہے جیسے امیر یا سلطان کا کوئی خادم اس کے پاؤں پر لگی نجاست کو صاف کرے۔ اس مثال کو غور سے سمجھا جائے اور لوگوں کی اس بات پر بھی غور کیا جائے کہ نافرمان اولاد وراثت سے محروم نہیں ہوتی، ہاں اگر ان حضرات سے کفر کا وقوع فرض کیا جائے والعیاذ باللہ، تو اس سے وہ نسبت منقطع ہوجائیگی میں نے صرف فرض کرنے کی بات اس لئے کی ہے کیونکہ مجھے جزم کی حد تک یقین ہے کہ جو صحیح النسب سید ہو اس سے حقیقی کفر کا وقوع نہیں ہوسکتا اللہ تعالٰی ان کو اس سے بلند رکھے۔ بعض نے تو ان سے زنا اور لواطت جیسے افعال کو بھی محال کہا ہے بشرطیکہ ان کی نسبی شرافت یقینی ہو تو پھر کفر کے متعلق تیرا کیا خیال ہے۔ (ت)

---

[1] فتاوٰی حدیثیہ مطلب ما الحکمۃ فی خصوص اولاد فاطمہ بالشرف المطبعۃ الجمالیہ مصر ص ۱۲۴

شیخ اکبر اور اہلبیت

امام الطریقۃ لسان الحقیقۃ شیخ اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فتوحات مکیہ باب ۲۹ میں فرماتے ہیں :

فلما كان رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم عبدا محضا قد طهره الله و اهل بيته تطهيرا واذهب عنهم الرجس وهو كل ما يشينهم فهم المطهرون بل هم عين الطهارة فهذه الأية تدل على ان الله تعالى قد شرك اهل البيت مع رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم في قوله تعالى ليغفر لك الله ما تقدم من ذنبك وما تأخر، و اى وسخ وقذر من الذنوب فطهر الله سبحانه نبيه صلى الله تعالى عليه وسلم بالمغفرة مما هو ذنب بالنسبة الينا فيدخل الشرفاء اولاد فاطمة كلهم رضى الله تعالى عنهم الى يوم القيمة في حكم هذه الأية من الغفران. الى آخر ما افاد واجاد وثم كلام طويل نفيس جليل فعليك به رزقنا الله العمل بما يحبه ويرضاه آمين۔

جب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اللہ تعالے کے خاص عبد ہیں کہ ان کو اور ان کے اہل بیت کو کامل طور پر پاک کر دیا ہے اور ناپاکی کو ان سے دور کر دیا ہے اور رجس ہر ایسی چیز ہے جو ان حضرات کو داغدار کرے تو وہ پاکیزہ لوگ بلکہ وہ عین طہارت ہیں ، تو اللہ تعالے نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ اہلبیت کو طہارت میں شریک فرمایا ہے جس پر آیہ کریمہ لیغفر لک اللہ "اللہ تعالے نے آپ کے لئے پہلے اور پچھلے آپ کے خطایا معاف کر دئے یعنی گناہوں کی میل وقذورت سے آپ کو پاک رکھا ہے جو ہماری نسبت سے گناہ ہو سکتے ہیں تو تمام سادات حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالی عنہا کی اولاد اس حکم میں داخل ہے الخ، تک جو حضرت شیخ نے بہترین فائدہ مند کلام فرمایا یہاں آپ کا جلیل نفیس طویل کلام ہے تو آپ پر لازم ہے کہ اس کی طرف راجع ہوں اللہ تعالے ہمیں اپنے پسندیدہ عمل کا حصہ عطا فرمائے، آمین! (ت)

---

[1] الفتوحات المکیۃ الباب التاسع والعشرون دار احیاء التراث العربی بیروت ۱/۱۹۶

بدعقیدہ سید اگرچہ بعض کفر تبرائی جیسے راشد غالی رافضی بہتیرے محمد جونپوری مہدوی کچھ بہت عام نیچری مثل دہریئے وہابی غرض بکثرت کفار گمراہ منکرین ضروریات دین بھی سید کہلاتے میر فلاں لکھے جاتے ہیں۔

اقول کہلانے سے واقعیت تک ہزاروں منزل ہیں نسب میں اگرچہ شہرت پر قناعت والناس امناء علی انسابہم (لوگ اپنے نسبوں میں امین ہیں۔ ت) مگر جب خلاف پر دلیل قائم ہو تو شہرت بے دلیل نامقبول و علیل اور جو اس کے کفر سے بڑھ کر نفی سیادت پر اور کیا دلیل درکار کہ نجس ہے قال تعالٰی انما المشرکون نجس[1] (اللہ تعالٰی نے فرمایا: بیشک مشرک نرے ناپاک ہیں۔ ت) اور سادات کرام طیب و طاہر قال اللہ تعالٰی ویطہرکم تطہیرا[2] (اللہ تعالٰی نے فرمایا: اور تمہیں پاک کرکے خوب ستھرا کردے۔ ت) اور نجس و طاہر باہم متباین ہیں کہ ایک شئی پر صدق محال، جب علمائے کرام تصریح فرما چکے کہ سید صحیح النسب سے کفر واقع نہ ہوگا اور یہ شخص صراحۃً کافر تو اس کا سید صحیح النسب نہ ہونا ضرورۃً ظاہر۔ اب اگر اس نسب کریم سے انتساب پر کوئی سند معتمد رکھتا ہو تو امر آسان ہے ہزاروں اپنی اغراض فاسدہ سے براہ ادعا سید بن بیٹھے ع

غلہ تا ارزاں شود امسال سید می شوم

(اس سال سید بن جاؤں گا تاکہ غلہ ارزاں ہو جائے۔ ت)

رافضی سید رافضی صاحبوں کے یہاں تو یہ بائیں ہاتھ کا کھیل ہے۔ آج ایک رذیل سا رذیل دوسرے شہر میں جاکر رفض اختیار کرے کل میر صاحب کا تمغا پائے تو فلاں کا فرقہ کیا اور سب کہ خود ہی بیٹھا ہو یا اس کے باپ دادا میں کسی نے ادعائے سیادت کیا اور جب سے یونہی مشہور چلا آتا ہو، اور اگر بالفرض کوئی سند بھی ہو تو اس پر کیا دلیل ہے کہ یہ اسی خاندان کا ہے جس کی نسبت یہ شہادت نامہ ہے۔ علامہ محمد بن علی صبان مصری اسعاف الراغبین فی سیرۃ المصطفٰی وفضائل اہل بیت الطاہرین میں فرماتے ہیں:

ومن این تحقق ذلک لقیام احتمال زنا بعض النساء وکذب بعض الاصول فی الانتساب[3]

یہ کیسے ثابت ہوا جبکہ بعض عورتوں کی غلط کاری اور نسب بنانے میں بعض مردوں کے جھوٹ کا احتمال ہے۔ (ت)

---

[1] القرآن الکریم ۹/ ۲۸

[2] ؍ ؍ ۳۳/ ۳۳

[3] اسعاف الراغبین فی سیرۃ المصطفٰی وفضائل اہل البیت الطاہرین محمد بن علی صبان مصری

یہ وجوہ ہیں ورنہ حاشا للہ ہزار ہزار حاشا للہ نہ بطن پاک حضرت بتول زہرا میں معاذ اللہ کفر و کافری کی گنجائش، نہ جسم اطہر سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا کوئی پارہ کتنے ہی بعد پر عیاذاً باللہ دخول نار کے لائق۔ الحمد للہ یہ دو دلیل جلیل واجب التاویل ہیں کہ کوئی عقیدہ کفریہ رکھنے والا رافضی وہابی متصوف نیچری ہرگز سید صحیح النسب نہیں۔

دلیل اول

تین قیاس پر مشتمل،

(۱) یہ شخص کافر ہے اور ہر کافر نجس۔ نتیجہ، یہ شخص نجس ہے۔

(۲) ہر سید صحیح النسب طاہر ہے اور کوئی طاہر نجس نہیں۔ نتیجہ، کوئی سید صحیح النسب نجس نہیں۔

(۳) اب یہ دونوں نتیجے ضم کیجئے یہ شخص نجس ہے اور کوئی سید صحیح النسب نجس نہیں۔

نتیجہ، یہ شخص سید صحیح النسب نہیں۔

قیاس اول کا صغریٰ مفروض اور کبریٰ منصوص، اور دوم کا صغریٰ منصوص اور کبریٰ بدیہی تو نتیجہ قطعی۔

دلیل دوم

قیاس مرکب، یہ بھی تین قیاسوں کو متضمن، یہ شخص کافر ہے اور ہر کافر مستحق نار۔

نتیجہ، یہ شخص مستحق نار ہے اور نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے جسم اقدس کا کوئی پارہ مستحق نار نہیں۔

www.alahazratnetwork.org

نتیجہ، یہ شخص نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے جسم اقدس کا پارہ نہیں اور ہر سید صحیح النسب نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے جسم اقدس کا پارہ ہے۔

نتیجہ، یہ شخص سید صحیح النسب نہیں۔

پہلا کبریٰ منصوص قرآن اور دوسرے کا شاہد ہر مومن کا ایمان، اور تیسرا عقلاً و عرفاً واضح البیان۔

والحمد للہ الکریم المنان والصلوٰۃ والسلام الاتمان الاکملان علیٰ سیدنا و مولانا سید الانس والجان خاتم النبیین بنص القرآن وعلیٰ اٰلہ وصحبہ وتابعیھم باحسان وعلینا معھم یا اللہ یا رحمٰن اٰمین اٰمین یا رءوف یا حنان سبحانک اللّٰھم وبحمدک اشھد ان لا الٰہ الا انت استغفرک واتوب الیک واللہ سبحانہ وتعالیٰ

تمام تعریفیں احسان فرمانے والے اللہ کریم کے لئے تام و کامل صلوٰۃ و سلام ہمارے آقا و مولیٰ انسان و جن کے سردار، قرآنی نص سے خاتم النبیین اور آپ کی آل و اصحاب اور تابعین اور ان کے ساتھ ہم پر، یا اللہ یا رحمان، آمین آمین، اے شفقت و مہربانی فرمانے والے! تو پاک ہے اے اللہ! اور تیری ہی تعریفیں، گواہی دیتا ہوں کہ تیرے بغیر کوئی معبود برحق نہیں، تجھ سے بخشش کا طالب ہوں اور تیری طرف ہی رجوع، اللہ سبحانہ وتعالیٰ

اعلم وعلمه جل مجده اتم و احکم۔

بڑے علم والا اور اسی جل مجدہ کا علم نہایت تام اور نہایت قطعی ہے (ت)

کتبہ عبدہ المذنب احمد رضا البریلوی
عفی عنہ بمحمد المصطفٰی النبی الامی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم

محمدی سنی حنفی قادری ۱۳۰۱ھ
عبد المصطفٰی احمد رضا خان

تقریظ جناب مولانا شیخ احمد مکی مدرس مکہ معظمہ دام مجدہ

الحمد للہ الذی جعلنا من ذوی العقول ومنحنا بالرضا والقبول نسأله الصلوٰة والسلام کما ینبغی لجلال عظمة قدر نبینا وسیدنا محمد صلی اللہ علیه وسلم خاتم الانبیاء وسید کل رسول اشهد ان لا اله الا اللہ وحدہ لاشریك له المنزہ عن الکذب والافول والصلوٰة والسلام علی سیدنا محمد خاتم انبیائه واشرف رسله المبعوث الی کافة الخلق والی الاسود والاحمر هو الشافع المشفع فی المحشر صلی اللہ تعالٰی علیه وعلٰی اٰله واصحابه المصابیح الغرر وعلی الائمة المجتهدین الی یوم الیقین اما بعد فقد نورت جفنی باثمد هذا الجواب فیا طرب من جواب اصاب لا یاتیه الباطل من بین

تمام تعریفیں اللہ تعالٰی کے لئے جس نے ہمیں ذوالعقول بنایا اور رضا وقبول کا تحفہ دیا، اس سے ہم اپنے نبی و سردار محمد صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم جو انبیاء کے پچھلے اور تمام رسولوں کے سردار کی پُرجلال عظمتِ قدر کے شایانِ شان صلوٰۃ وسلام کا سوال کرتے ہیں، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ وحدہٗ لاشریک کے بغیر کوئی معبود برحق نہیں جو کذب اور بے جا بات سے پاک ہے، ہمارے سردار، اللہ تعالٰی کے انبیاء ورسولوں کے خاتم واشرف، جو تمام مخلوق کی طرف مبعوث، وہ محشر کے روز شفاعت کرنے والے جن کی شفاعت مقبول ہے سیدنا محمد پر صلوٰۃ وسلام اور ان کی آل واصحاب پر جو قابلِ قدر چراغ ہیں اور ائمہ مجتہدین پر قیامت تک، اما بعد میں نے اس جواب کے سرمۂ اثمد سے اپنی پلکوں کو منور کیا، کیا ہی خوشی ہے ایسے جواب باصواب سے کہ باطل اس کے قریب نہیں پھٹک سکتا، بلکہ یہ نری ہدایت ہے جو حق وصواب تک پہنچانے

بين يديه ولا من خلفه بل هداية مهداة الى الحق والصواب وكيف لا و هو للبحر الطمطام والحبر الفهام قدوة الفقهاء والمحدثين و زبدة الكملاء والمفسرين رياض البلغاء المتكلمين و مركز الفصحاء الماهرين جامع المتون وشارح الفنون التقي النقي نعمان الزمان مولانا الحاج الحافظ القاري الشيخ احمد رضا خان وان الت شموس افاضته على العٰلمين مشرقة وصمصام اجوبته لاعناق الملحدين قاطعة جزاه الله عنا وعن المسلمين خير الجزاء وجمع الله شمله مع الاوتاد و النجباء فلعمري ان هذا الجواب لا يقبله الا ذو قلب سليم ولا يخوض فيه بالباطل الا الملحد الزنديق الرجيم كما قيل ؎

الحمد لله ان الحق قد ظهرا
الاعلى اكمه لا يعرف القمرا
من فاضل نال من ابائه الشرفا
اروى سحاب ندا الجن والبشرا

والحق ان من يضلل الله فلا هادي له ومن يهده فلا مضل له اللهم اجعلنا متصفين بالافعال كما جعلتنا واصفين بالاقوال وارضنا وارض عنا بجاه سيدنا محمد والآل واحفظنا عن زلل الزائغين ومن همزات الشياطين و آخر دعوانا

والی ہے کیوں نہ ہو کہ ٹھاٹھیں مارتے ہوئے سمندر، انتہائی فہم والے ماہر، فقہاء اور محدثین کے مقتدا، کاملین و مفسرین کے نشان، بلیغ کلام والوں کے باغ، فصیح ماہرین کے مرکز، متون کے جامع، فنون کے شارح، پاکیزہ، متقی، نعمانِ وقت مولانا الحاج حافظ قاری الشیخ احمد رضا خاں کا یہ جواب ہے، ان کے فیض کا سورج تمام جہانوں پر چمکتا رہے اور ان کے جوابات کی تلوار ملحدین کی گردن کو کاٹتی رہے، اللہ ان کو ہماری اور تمام مسلمانوں کی طرف سے جزائے خیر عطا فرمائے اور اللہ تعالٰی ان کی مقبول خدمات کو اوتاد و نجباء کے ساتھ شمار فرمائے، مجھے اپنی عمر کی قسم اس جواب کو صرف سلیم قلب والے لوگ ہی قبول کریں گے اور اس میں باطل کی تلاش صرف ملحد و زندیق مردود کو ہی ہوگی، جیسے کسی نے کہا،

الحمد للہ بیشک حق ظاہر ہوا مگر اندھوں کے لئے
نہیں جو چاند کو نہیں پہچانتے، یہ ظہور ایسے
فاضل سے ہوا جس نے اپنے آباء و اجداد
سے شرف پایا، اس کی مجلس کے بادل نے جن و
بشر کو سیراب کیا۔

یہ حق ہے کہ جس کو اللہ تعالٰی گمراہ کرے اس کا کوئی ہادی نہیں اور جس کو وہ ہدایت دے اس کو گمراہ کرنے والا کوئی نہیں، اے اللہ ہمیں افعال میں ایسے متصف فرما جیسے تو نے ہمیں اقوال میں واصف بنایا، حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اور ان کی آل پاک کے وسیلے سے

ان الحمد لله رب العلمين نمقه بيمنانه
الراجي عفو ربه الخفي الباري احمد المكي
الچشتي الصابري الامدادي المدرس
بالمدرسة الاحمدية الواقعة في مكة
المحمية سنة ۱۳۱۶ھ.

ہمیں راضی بنا اور ہم سے راضی ہو، اور ہمیں گمراہوں کی گمراہی اور شیطانوں کی شیطنت سے محفوظ فرما، ہماری آخری التجا الحمد للہ رب العالمین کی حمد ہے، احمد مکی چشتی صابری امدادی مدرس مدرسہ احمدیہ نے ۱۳۱۶ھ میں اپنے دستخطوں سے مکہ مکرمہ میں جاری کیا۔ (ت)

محمد رضا خان قادری
محمد عبدالرحمن

محمد

۱۳۰۰
نصیر الدین حسن خاں

www.alahazratnetwork.org